صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 14 جون 2017ء بمطابق 18 رمضان المبارک 1438 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ O وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ O لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ O تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ O سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيمِ۔

ترجمہ: ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟۔ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور فرشتے ہر کام کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک امان اور سلامتی ہے۔ وآخِرُالدَّعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب اعظم خان درانی صاحب 14 جون، فخر اعظم وزیر، سردار ظہور احمد، الحاج ابرار حسین، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 18-2017 پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 5, honourable Minister, Senior Minister for Health.

اراکین: کیا آج کوئی آرڈر ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، آرڈر آج نہیں ہے۔ ہیلتھ منسٹر، پلیز۔ ہیلتھ منسٹر۔

جناب اعزاز الملک: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ، یہ چونکہ آج نہیں بنتا پوائنٹ آف آرڈر، جی جی۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 59 لاکھ 82 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 9 crore, 59 lac, 82 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Information Technology.

Cut Motions on Demand No. 5. Mr. Muhammad Ali!

جناب محمد علی: شکریہ سپیکر، میں ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Muhammad Sheeraz Khan!

جناب محمد شیراز: میں پانچ کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five crore only. Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, lapsed. Mr. Jafar Shah!

جناب جعفر شاہ: میں دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Said Mufti Jnan, lapsed. Mr. Sardar Zahoor, lapsed. Mr. Mehmood Bettani, Mehmood Bettani!

جناب محمود احمد خان: Withdraw یم جی۔

جناب اعزاز الملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس طرح نہیں ہوتا سر! یہ رولز ہوتے ہیں اور یہ بجٹ اجلاس ہے، اس طرح نہیں ہوتا اس طرح، جی جی، پوائنٹ آف آرڈر آپ مجھے آرڈر نہیں کر سکتے، میں دیکھوں گا کہ وہ بنتا ہے کہ نہیں بنتا، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔ ہاں جی، جی جی Withdraw، مسٹر سردار حسین بابک، سردار حسین بابک!

جناب سردار حسین: یو منت، ما دا دوہ لستونہ دغہ کڑی دی، بخښنہ غواړمہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 5؟

جناب سردار حسین: اؤ ډیمانډ نمبر 5 دے، اوس پہ دیکښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو نیکسٹ کر لیں۔

جناب سردار حسین: دا زما نہ دے، دا زما نہ دے۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد!

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! میں نو ہزار نو سو ننانوے روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thousand, nine hundred, ninety nine only. Mr. Abdulsattar, lapsed. Madam Uzma Khan, Madam Ruqia Hina!

محترمہ رقیہ حنا: میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Madam Aamna Sardar. Sahibzada Sanaullah!

صاحبزادہ ثناء اللہ: بیس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Mr. Muhammad Rashad Khan, Mr. Babar Khan, lapsed. Ji, Muhammad Ali! Mr. Muhammad Ali!

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر۔ د انفارمیشن ټیکنالوجی اهمیت د چا نه پټ پناه نه دے چې په ادارو کښې او د صوبې د ادارو د پرفارمنس او کارکردګئ د پاره هغه ګومره Important دے۔ منسټر صاحب چونکه ناست دے او دوئ بېشکه په دې سیکټر کښې به ئے ډیر کار هم کړے وی خو چونکه داسې موقع چرته نه ده راغلې چې اسمبلئ ته په هغې باندې چرته ډسکشن شوے دے یا دوئ خپل پرفارمنس رپورټ دلته پیش کړے دے ، نو زما ګزارش دے منسټر صاحب نه په آئی ټی په دې سیکشن کښې اوسه پورې څومره پیشرفت دې محکمې کړے دے که د هغې لږ وضاحت اسمبلئ ته اوشی نو ښه ده مونږ ته به هم پته اولګی۔

Mr. Speaker: Mr. Sheeraz Khan, lapsed. Mr. Fakhr-e-Azam Wazir. Syed Jafar Shah Sahib!

جناب جعفر شاه: تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ زه د آئی ټی په حواله سره منسټر صاحب نه به دا وضاحت غواړمه چې د آئی ټی بورډ ، د هغې پوره وخت اوشو چې It is in placed او د هغې سره فنډ هم ما اؤریدلی دی چې پروت دے خو هغه یوټیلائز کیږی نه، یو ارب روپئ دی یا Something like that، سټاف هم پوره دے ، د هغې کارکردګی څه ده ؟

Mr. Speaker: Mr. Sardar Zahoor, lapsed. Bettani, Sardar Hussain Babak Sahib!

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زما دیکښې نشته۔

جناب سپیکر: اچھا، میڈم ثوبیه شاهد۔

محترمه ثوبیه شاهد: جناب سپیکر صاحب! آئی ٹی میں ابھی تک ان کے جتنے ملازمین ہیں، دس دس بارہ سال ان کو کوئی ترقی نہیں ملی۔ ان کا کام بہت زیادہ ہوتا ہے اور لاسٹ ٹائم بھی ان کا بہت زیادہ مسئلہ رہا ہے اور نہ ہماری آئی ٹی کو اس صوبے میں جتنا اس کو آگے جانا چاہیئے، کوئی فروغ نہیں ملا اور نہ اس کو کوئی منسٹر صاحب اہمیت دے رہا ہے اور نہ اس کی کوئی ڈسکشن ہے، نہ کوئی اس کی میٹنگ ہوتی ہے، اس کو کوئی ہمارے صوبے میں توجہ نہیں دیا جا رہا۔

جناب سپیکر: جی سوری، عبدالستار، عظمیٰ، آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آئی ٹی منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گی۔ میرا سوال اس طرح سے ہے کہ آئی ٹی بورڈ بنایا گیا ہے تو مجھے یہ بتایا جائے کہ آئی ٹی بورڈ کی ضرورت تھی کیونکہ آئی ٹی کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے یہ تو Already existing تھا، کام کر رہا تھا، آئی ٹی بورڈ کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ کیا کسی کو Oblige کرنے کیلئے یا کسی کو ایڈجسٹ کرنے کیلئے یہ بنایا گیا ہے؟ یہ ذرا پلیز وضاحت کر دیجئے، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان، صاحبزادہ ثناءاللہ، سوری، صاحبزادہ ثناءاللہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر! د آئی ٹی پہ حوالہ باندې چونکہ خبرہ کول بنہ خبرہ دہ، بہترہ دہ چې مونږہ پہ دې باندې بنہ پورہ تفصیلي بحث هم اوکړو او هغہ کوم کمے چې دے هغہ پہ گوتہ کړو خو زما خپل ذاتي یو تجویز دا دے چې فرض کړہ دا دوہ درې داسې محکمې دي چې هغہ د عوامو سرہ ډیر نزدیکت خوري او نزدې والے خوري چې د هغې د وجې نہ فائدہ هم کیدے شي او نقصان هم عوامو تہ کیږي نو زما خپل ذاتي دا خیال دے چې دا نورې محکمې لږې دغہ کړو، دا دوہ درې گھنټې کہ لږ ټائم وي نو زما خو دې خپلو ملگرو تہ دا خواست دے چې هغہ چې چرتہ زیات د بحث ضرورت دے او واقعي پہ هغې کښې، نو پہ دې وجہ باندې زہ پہ دې باندې دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: جی جی، شہرام خان، آپ رشاد خان بات کر لیں۔

جناب محمد رشاد خان: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay, withdrawn.

سینئیر وزیر (صحت): ٹھیک شوہ جی۔ تھینک یو جی۔ جناب سپیکر صاحب! انتہائی Important ہے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے کیونکہ سب کو پتہ ہے کہ ٹیکنالوجی کے بغیر چلنا ناممکن ہے۔ آج اس اسمبلی میں دیکھ لیں ماشاءاللہ ہر ممبر کے سامنے ایک سکرین لگا ہوا ہے اور یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو پوری دنیا Adopt کر رہی ہے۔ میرے معزز دوستوں نے، ایم پی ایز صاحبان نے کوسچین کیا کہ ٹیکنالوجی بالکل Important ہے لیکن ابھی تک کیا Achieve ہوا؟ تو میں دو تین چیزیں کہہ دوں، پہلے تو آئی ٹی

ڈائریکٹوریٹ کا، کیونکہ وہ Existence میں تھا اور ٹریفک کنٹرول سسٹم اور ٹریفک ایف ایم، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے بنایا اس صوبے کا، Enablement of Municipal Corporation Services، عنایت اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس دن ہم نے ان کو Present بھی کیا اور ان کے ڈیپارٹمنٹ نے اس کو بڑا Appreciate بھی کیا کہ جتنا بھی پراسیس ہے یہ لوکل گورنمنٹ کا، ٹی ایم ایز کا یہ سارا Automate ہوگا، A to Z سارے پراسیسز Automate ہوں گے، ٹینڈرنگ پراسیس Automate ہوگا اور ان کے ایکسپرٹ نے اور باقی لوگوں نے کافی ڈیٹیل میں اس کو دیکھا اور ہم نے اس کو ایک پائلٹ پراجیکٹ کے تحت ان کو Introduce کروایا جو کہ عنایت صاحب نے کہا کہ جی اس کو ہم اس اے ڈی پی، باقی سارے ٹی ایم ایز میں لے کے جائیں گے، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ اس کو سپورٹ کرے گا، تو یہ ہم نے کیا۔ اس کے ساتھ ڈیزائنز اور ماسٹر پلان فار اسٹیبلشمنٹ اور آئی ٹی پارک ایبٹ آباد کا جو ہمارا Concept ہے، اس کو ہم Utilize کر رہے ہیں۔ اس کیلئے کمپنی سے بھی بات کی، اس سال جو ہم چین گئے تھے چیف منسٹر کی سربراہی میں، ہم نے وہاں پہ بھی کمپنیز سے بات کی کہ پشاور اور ایبٹ آباد، چونکہ سی پیک روٹ میں ایبٹ آباد آتا ہے تو ایبٹ آباد میں ہم آئی ٹی ٹاور، ہمارے پاس Already زمین ہے، کچھ پیسے ہم خود لگائیں گے اور کچھ پیسے وہاں کی جو کمپنیز ہیں، وہ کمپنیز اس میں انویسٹ کریں گی اور وہاں پہ آئی ٹی ٹاور، آئی ٹی بلاک اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، میاں صاحب!

سینیئر وزیر (صحت): اس میں جو ہے، اس کو ہم انویسٹ کر رہے ہیں۔ ICT facilitation centers اور ٹیکنیکل سپورٹ فار گورنمنٹ، کیونکہ ہمارے گورنمنٹ کے پراسیسز Automate ہو رہے ہیں، تھوڑا Slow ہے لیکن یہ پراسیس چل رہا ہے تو گورنمنٹ سروسز، گورنمنٹ سرونٹس کو ہم Train کرتے ہیں، ان کو ٹیکنالوجی کے حوالے سے ان کو ہم سکل ٹریننگ دے رہے ہیں تاکہ ان کو وہ نالج ہو جو کہ آج کل کے دور میں ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ E-enablement سپیشل برانچ پولیس کا کیا ہے، یہ پورے صوبے میں ہوا ہے، آٹومیشن آف پبلک سروس کمیشن، فیز ٹو ہوا ہے کہ پبلک سروس کمیشن جو ہے اس کو ہم Totally Automate کر رہے ہیں، کر چکے ہیں۔ اس میں چند ان کی چیزیں رہتی تھیں، یہ ملٹی

چوائس کو نسچنز جو ہوتے ہیں، اس کیلئے ان کا ڈیٹا بینک نے بنانا تھا جو کہ جس طرح این ٹی ایس ہے، جس طرح ایٹا ہے، اس کیلئے ہم ان کو بنا رہے ہیں تاکہ یہ این ٹی ایس یا باقی جو پرائیویٹ آرگنائزیشنز ہیں، اس کی بجائے آپ کا پبلک سروس کمیشن اور آپ کا ایٹا اتنا Strengthen ہو، پبلک سروس کمیشن تاکہ ان کے پاس یہ سارے کو نسچنز ہوں، اس پہ پراسیس ہوا ہے۔E-Governance Initiative ہے، مختلف ٹریننگز ہیں جس طرح مختلف ضلعوں میں آئی ٹی سنٹرز بنائے گئے ہیں جو ٹریننگز دے رہے ہیں، یوتھ اور ان کو Skill devour اور آئی ٹی بورڈ میں بھی ہے جہاں پہ ان کو ٹریننگ دی جا رہی ہے مائیکروسافٹ کی، Oracle کی، Cisco کی ٹریننگ دی جا رہی ہے اور سرٹیفیکیشن جو کہ ایک ایک سرٹیفیکیٹ لاکھوں روپے کا ہوتا ہے، خیبر پختونخوا اپنے یوتھ کو Provide کر رہا ہے۔اس کے ساتھ لائسنس سافٹ ویئر جو آپ کا پورے صوبے میں عام لائسنس کا جو Concept ہے سارا آٹو میٹ ہوا ہے اور اس کو ابھی کمپیوٹرائزڈ لائسنسز پورے صوبے میں دیئے جا رہے ہیں۔اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو آپ کا ریکارڈ Automate ہو جائے گا۔دوسرا آپ کا جو پورا پراسیس ہے وہ ٹرانسپرنٹ ہوگا، ریونیو بھی جنریٹ ہوگی اور جس کے پاس وہ پرانے کارڈز تھے، پرانی جوان کی کاپیز تھیں، وہ ساری کمپیوٹرائزڈ ہو جائیں گی، ایک ڈیجیٹل ریکارڈ ہوگا، پورے صوبے میں کہیں پہ بھی پولیس اس کو چیک کر سکے گی، اس کے حوالے سے یہ ہوا ہے، Strengthening of ST & IT Department ہوا ہے، بائیو ٹیکنالوجی ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ پہ ہم نے پیسے لگائے ہیں کہ مختلف یونیورسٹیز کس طریقے سے اس میں پیسے لگاتی ہیں، جو وہ ٹریننگز کرتی ہیں یا ریسرچ کرتی ہیں، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ اس کو فنڈ نگ کرتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ میں اگر آئی ٹی بورڈ پہ آجاؤں، بی بی نے کو نسچن کیا کہ آئی ٹی بورڈ کی کیوں ضرورت پڑی؟ پوری دنیا میں آئی ٹی بورڈ یا پنجاب میں دیکھ لیں، باقی صوبوں میں دیکھ لیں، آئی ٹی بورڈ ہے، وہ پرائیویٹ سیکٹر کو بھی ریگولیٹ کرتا ہے اور پبلک سیکٹر کو بھی ریگولیٹ کرتا ہے، ہمارے ہاں ابھی تک صرف وہ پرائیویٹ سیکٹر کو ریگولیٹ کرتا ہے، پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ وہ بزنس کرتا ہے، کمپنیز کو پروموٹ کرتا ہے، سپورٹ کرتا ہے، کوئی آئی ٹی کمپنیز اگر صوبے میں آنا چاہیں تو ان کو Space دیتا ہے، ان کو یوٹیلیٹیز میں سبسڈی ملتی ہے تاکہ Initially وہ Cost sharing ہو سکے تاکہ بزنسز ڈیویلپ ہوں اور وہ باہر سے بزنسز لائیں۔ابھی جو ہم چین گئے تھے جس میں آئی ٹی بورڈ کا

اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کا، میں ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں کہ جس طرح سیکرٹری آئی ٹی اور ایم ڈی آئی ٹی اور ان کی پوری ٹیم نے زبردست ایک کردار ادا کیا اور باقی ممبرز اس میں تھے جو انہوں نے خود ہی Observe کیا، بہت زیادہ پراجیکٹس ہم نے چائینیز کمپنیز کے ساتھ Sign کئے۔ ہمارا ٹیکنالوجی سٹی جو رشکئی میں ہے انڈسٹریل زون میں، ہم نے وہاں پہ ایک Area identify کیا ہے جو ٹیکنالوجی سٹی رشکئی کے نام سے ہے، وہاں پہ اسٹیبلشمنٹ آف، ایک تو آئی ٹی یونیورسٹی جو چین کی ایک یونیورسٹی ہے اس کے ساتھ ہم نے ایم او یو سائن کیا ہے اور ان شاء اللہ وہ آئیں گے۔ دوسرا جو ہم کر رہے ہیں کہ جی یہاں پہ مینوفیکچرنگ پلانٹس لگائے جائیں موبائل، لیپ ٹاپس کے تاکہ وہ ٹیکنالوجی سٹی میں آئیں گے کیونکہ یہاں پہ بہت زیادہ موبائل کی Usage ہوتی ہے اور لیپ ٹاپس کی Usage ہوتی ہے، Cameras کی Usage ہوتی ہے، تو چونکہ وہ چین کی ٹیکنالوجی ہے اگر وہ انڈسٹریلسٹس یہاں پہ آئے تو ان کے ساتھ ہماری ایم او یو سائن ہوا ہے اور تیسرا جو ہمارا ہے کہ سافٹ ویئر ڈیویلپمنٹ اور اس کا کہ جو وہاں پہ فرمز ان کو ہم جگہ دیں گے، Space دیں گے اور وہ باہر سے بزنسز آئیں گے یہاں پہ، پاکستان میں اور خیبر پختونخوا میں انویسٹ کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ Digital Youth Summit اس صوبے میں اور سب سے پہلے پاکستان میں ہم نے سٹارٹ کیا 2014 میں، ابھی تک تین ہو چکے ہیں جس میں مختلف صوبے کے لوگ آتے ہیں، وہاں پہ ٹیکنالوجی کے حوالے سے ڈسکشنز ہوتی ہیں، ہماری یوتھ کو نالج ملتا ہے، Skill ملتا ہے، Connection ملتا ہے باقی کمپنیز کے ساتھ، ورلڈ بینک اس میں ہمیں ٹیکنکل سپورٹ دیتا ہے جس کا ہم شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور ایک بہترین پروگرام ہے Civic Hackathon ایک Concept ہے جس میں یہ یوتھ، ہمارے جو نوجوان ہیں، یہ سافٹ ویئرز یا Hubs بناتے ہیں ہمارے ڈیلی جو پرابلمز ہیں، اس میں دو تین اس طرح کے Hubs بنائے ہیں مسیحا کے نام سے اور ایک دو اور ہیں جو ترکی میں اور باقی دنیا میں ان نوجوانوں نے انعام بھی جیتے ہیں، کوئی سیکنڈ آیا ہے کوئی تھرڈ آیا ہے دنیا میں، ان کو بڑی پذیرائی ملی ہے اور وہ Establish ہو رہے ہیں۔ پچھلے سال ہم نے 2100 Freelancer کو Train کیا، Freelancer کا مطلب وہ نوجوان جن کے پاس کوئی Skill ہے کمپیوٹر میں، کمپیوٹر کی ٹیکنالوجی میں وہ اپنے گھر میں ہی بیٹھے ایک گھنٹہ، دو گھنٹہ، تین گھنٹے باقی دنیا کے ساتھ بزنس کر سکتے ہیں، پیسے کما سکتے ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کی

Real stories ہیں کہ جن کے پاس پیسے پڑھائی کیلئے نہیں تھے اور 2100 بچے جو ہم نے Train کیے، اس میں انہوں نے پیسے بھی کمائے، اپنی فیملی کو بھی سپورٹ کیا، اپنی سٹڈیز کو بھی سپورٹ کر رہے ہیں اور ابھی آگے باقی لوگوں کو بھی Train کر رہے ہیں۔ وہ 2100 جو ہمارے Successful رہے، ابھی ہم نے یہ پلان بنایا ہے اور اب نیکسٹ مہینے سے سٹارٹ ہو جائے گا کہ ہم فیز وائز چالیس ہزار یوتھ کو Train کریں گے۔ اس میں Freelancing ہے، اس میں BPO ہے، اس میں مختلف اور Skills ہیں جس کی دنیا میں ضرورت ہے ان کمپنیز کو، تو بزنسز آئیں گے، یہاں پہ لوگ، کمپنیز بزنس لائیں گی، یوتھ ہماری سٹڈیز کے بعد ٹائم دے سکتی ہے، ان کے جو لیٹرز لکھنے ہوں، ان کو سافٹ ویئر بنانا ہو، ان کا اور کوئی پراسیس ہو، پاکستان میں بیٹھے وہ اپنا کام کر سکتے ہیں اور پیسے کمائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دو اور پروگرامز ہم نے لانچ کئے ہیں جو آپ کے ساتھ شیئر کرنا ضروری ہیں، اس ہاؤس کے ساتھ۔ Eearly Age Programme جو ہے، یہ امریکہ میں ہوتا ہے، پاکستان میں کہیں پہ نہیں ہے، انڈیا میں نہیں ہے، باقی جگہوں میں نہیں ہے اور یہ پاکستان میں ہم نے خیبر پختونخوا میں، ہمارے سرکاری سکولوں میں ابھی نہیں ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے کمپیوٹر لیبز ہیں، اس میں ہم Train کر رہے ہیں اپنے بچوں کو اور وہ Skills، ان کو Early Age Programming کی ٹریننگ دے رہے ہیں جو صرف Developed Countries میں، امریکہ میں اور چند اور ممالک میں ہے اور کہیں پہ نہیں ہے۔ ہمارے بچے جب یہ بڑے ہوں گے ان شاءاللہ تو ان کے پاس وہ Skill ہو گا جو آج سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ اس کے ساتھ Women Empowerment کا پروگرام ہے کہ ہم نے کوئی گیارہ سو خواتین کو Train کیا جس میں ایک ہزار چالیس خواتین سرٹیفکیٹس لے کے پاس آؤٹ ہو گئی ہیں، دوسرا بیچ ابھی Induct ہو گیا ہے اور ان دونوں پروگرامز کو ہم Scaleup کر رہے ہیں، پورے صوبے میں لے کے جا رہے ہیں جو کہ جتنے بھی یہ تیرہ سو آئی ٹی لیبز ہیں ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی، تو میں اپنی بات کو شارٹ کر رہا ہوں، اس طرح بہت ساری اور چیزیں ہیں جو آئی ٹی بورڈ اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے تو I hope یہ آپ کو Satisfy کرے گا ان شاءاللہ، سپیکر صاحب کہہ رہے ہیں کہ تھوڑا شارٹ کر لیں تو میں۔۔۔۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> سر! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! آپ نے بڑی ڈیٹیل میں بتایا، بہت شکریہ، دو بار آپ کا یہ Hack بھی ہو چکا ہے، دو بار Hack بھی ہو چکا ہے، اس کیلئے کیا سد باب کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): Recently دنیا میں بہت زیادہ بڑی بڑی کمپنیز، آئی ٹی میں Hackers ہوتے ہیں، وہ Hack کر لیتے ہیں، پوری بڑی بڑی کمپنیز کی ویب سائٹس Hack ہوئیں تو ان کو کروڑوں اربوں ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ جب ہمارا کوئی چند مہینے پہلے آئی ٹی بورڈ کا اس کا Hack ہوا تھا تو اس کو ہم نے Tackle کر لیا تھا، ہمارے پاس بہت تگڑے ماشاءاللہ لڑکے ہیں جو اس چیز کو Counter کرتے ہیں اور اس کو Safety provide کرنے کیلئے وہ دنیا میں چند ناموں میں سے ایک ہیں جو ہمارے ساتھ کام کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ ان کا وہی Skill ہم ڈیویلپ کر رہے ہیں تاکہ اور نوجوانوں کو وہ Train کر سکیں۔ تو الحمد للہ ابھی کوئی مسئلہ نہیں ہے And that care has been taken، میں آخر میں ایک بات، اور بی بی نے بات کی کہ کسی اپنے کو تو سپورٹ نہیں کیا جی، آئی ٹی بورڈ میں، میں ایک چیز کہہ دوں کہ آئی ٹی بورڈ میں جتنی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، Hundred percent میرٹ پہ ہوئی ہیں، Credible MD کو ہم لے کے آئے ہیں، Credible team کو ہم لے کے آئے ہیں، اس کی ایچ آر کمیٹی ہے، اس میں ٹاپ پرائیویٹ سیکٹر اور پبلک سیکٹر کے لوگ بیٹھتے ہیں، وہ پورا پینل ایسا انٹرویو اور ایسی سکروٹنی کرتا ہے کہ جس طرح کارپوریٹ سیکٹر کی کمپنیز کا ہوتا ہے تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور سارے لوگ میرٹ پہ آئے ہیں اور زبردست کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ شہرام خان! یہ تو ابھی ہمیں پتہ چلا آپ کی اس تقریر سے تو آپ کو چاہیئے تھا کہ اس کو کوئی پراپر ایڈورٹائزمنٹ یا کوئی پریس کانفرنس بھی کرتے، کچھ بتاتے بھی تو اچھی بات ہے کہ یہ موقع انہوں نے دیا اور آپ نے تھوڑا Explain بھی کیا۔ (مداخلت) جی جی، میں آتا ہوں جی ابھی تھوڑا، جی جی، آپ نے کٹ موشن، آپ نہیں تھے تو ہم نے اس کو وہ کیا۔

جناب عبدالستار خان: جناب! ابھی اگر کچھ ہو تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی نہیں ہو سکتا، دیکھو ہم نے آگے بھی جانا ہے۔

جناب عبدالستار خان: ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی پلیز Quick، بسم اللہ، آپ ابھی بات کر چکے ہوتے، بسم اللہ، آپ ابھی بات کر چکے ہوتے۔ بسم اللہ جی، Quick please۔

جناب عبدالستار خان: سر! یہ شہرام خان نے آئی ٹی کے شعبے کے بارے میں بڑی تفصیل میں ہمیں بریف بھی کیا لیکن تھوڑا افسوس مجھے اس بات کا ہے کہ ہمارے صوبے میں یوتھ کیلئے اور خاصکر سٹوڈنٹس کیلئے اس شعبے میں ان چار سالوں میں اے ڈی پی بک میں مجھے کوئی پروگرام نہیں ملا ہے۔ جناب سپیکر! سٹوڈنٹس کو، یوتھ کو تمام صوبائی حکومتوں نے اپنے پروگرام میں لیپ ٹاپ سکیم رکھی ہے، فیڈرل گورنمنٹ نے لیپ ٹاپ سکیم کا ایک پروگرام رکھی ہے جس میں ہماری یونیورسٹیز کے سٹوڈنٹس مستفید ہو رہے ہیں۔ گزشتہ حکومت نے اے این پی کے دور میں بھی پچاس ہزار کی ایک لیپ ٹاپ سکیم سٹوڈنٹس کیلئے اس صوبے کیلئے رکھی تھی، انہوں نے چار سال میں یوتھ کیلئے اور اس میں کیا پروگرام رکھا ہے؟ یہ میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: او کے جی، شہرام خان! پلیز۔

سینئر وزیر (صحت): میرے خیال سے ایم پی اے صاحب کی توجہ میری طرف نہیں تھی یا میں سمجھا نہیں سکا، Digital Youth Summit، یہ یوتھ کیلئے تھا اور ہے، تین دفعہ ہر سال یہ کرتے ہیں، میگا ایونٹ ہے جس میں ساری یوتھ کو ہم Internationally connect کرتے ہیں انویسٹرز کے ساتھ، کمپنیز کے ساتھ، Freelancer کے ساتھ، ٹیکنالوجی لوگوں کے ساتھ اور ان کو Job creations اور نالج ملتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ "درشل" کے نام سے ایک پروگرام ہم سٹارٹ کر رہے ہیں جو کہ سوات میں ہے کہ ساری یوتھ جو ہے وہ جائیں گے، Seven Divisional Headquarters وہاں پہ Co-working space ہو گی، وہاں پہ اپنا کام کر سکیں گے، کمپنیز کے ساتھ Connect ہو سکیں گے، یہ یوتھ کیلئے ہے۔ 2100 بندے جو سٹوڈنٹس ہم نے Train کئے، 2100 Freelancing کا وہ سارے یوتھ تھے، چالیس ہزار اور جو Train کر رہے ہیں یہ ساری یوتھ ہے، Hundred یونیورسٹیز، کالجز میں فری وائی

فائی کاConceptکاپراجیکٹ ہم نے Introduce کروایا ہے، ساری یوتھ کا ہے اور دس اور چیزیں ہیں اگر بتادوں۔

جناب سپیکر: جی محمد علی!

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر! یہاں پہ اگر ہم کوئی چیز لے کے آتے ہیں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہم ہمیشہ تنقید ہی کرتے ہیں۔ ہم نے صرف انفارمیشن کیلئے یہ سب کچھ کیا تھا۔ ابھی جو پریزنٹیشن منسٹر صاحب نے دی ہے، حقیقت میں ہمیں اس کا پتہ نہیں تھا، میں Appreciate کرتا ہوں، اس کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی پوری ٹیم کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اتنی Achievementپہ۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب!

Mr. Jafar Shah: Withdraw, Sir.

جناب سپیکر: Withdrawn۔ ثوبیہ شاہد! Withdraw کرتی ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر! Withdraw نہیں کر رہی، ایک بات کرنی ہے، سر! جو Official Website تھی، وہ Hackہو چکی تھی۔

جناب سپیکر: وہ تو کونسچن آگیا، وہ تو اس نے بتایا آمنہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے، Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: Withdraw کرتی ہیں،، Aamna Sardar withdrawn، کون رہ گیا جی؟

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 6, honourable Minister for Revenue, Ali Amin Gandapur!

بڑے عرصے بعد، ماشاءاللہ۔

جناب علی امین گنڈاپور (وزیر مالیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 14 کروڑ 53 لاکھ 92 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی آواز نہیں آ رہی ہے صاحب! آپ تھوڑا۔

وزیر مالیات: جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری اور املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ سر! یہ مائیک بہت نیچے ہے سر! مائیک بہت نیچے ہے، میری Height زیادہ ہے تو مجھے یوں ہونا پڑتا ہے اسلئے سپیشل مائیک لگایا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 01 billion, 14 crore, 53 lac, 92 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Revenue & Estate.

Cut motions on Demand No. 6. Muhammad Ali!

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر، میں ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Muhammad Sheeraz Khan! Withdrawn?

جناب محمد شیراز: No، میں چھ کروڑ کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔

جناب محمد شیراز: بڑی بے قاعدگیاں ہیں اس میں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six crore only. Mr. Sardar Hussain Sahib!

جناب سردار حسین چترال: میں ایک ہزار کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Malik Noor Salim!

Mr. Noor Saleem Malik: I beg to move a cut of rupees two thousand.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Salim Khan!

جناب سلیم خان: جناب سپیکر! میں پندرہ ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifteen thousand only. Mr. Saleh Muhammad Khan!

جناب صالح محمد: میں پانچ لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Mr. Izaz-ul-Mulk Afkari!

جناب اعزازالملک: Withdrawn کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مسٹر فخر اعظم وزیر، نہیں ہے، مسٹر شاہ حسین خان، سید جعفر شاہ صاحب، مسٹر قربان علی خان۔

جناب قربان علی خان: Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: Withdraw یم جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Sardar Zahoor, lapsed. Mr. Mehmood Ahmad Khan Bettani. Sardar Hussain Babak. Madam Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: نوہزار نوسوننانوے روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thousand, nine hundred, ninety nine only. Mr. Abdulsattar Khan.

Mr. Abdulsattar Khan: Sir, I beg to move a cut of one billion rupees on Demand No. 6.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one billion only. Raja Faisal Zaman Sahib.

راجہ فیصل زمان: میں سوروپے کی کٹوتی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sardar Aurangzeb Nalotha. Madam Ruqia Hina.

محترمہ رقیہ حنا: میں Withdraw کرتی ہوں، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Madam Aamna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: میں پچیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty five thousand only. Mian Zia-ur-Rehman.

میاں ضیاءالرحمان: جناب سپیکر صاحب! ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sahibzada Sanaullah.

صاحبزادہ ثناءاللہ: پچیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty five only. Mr. Muhammad Rashad.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Muhammad Ali.

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح بھائی شہرام ترکئی صاحب سے ہم نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ابھی تک کیا کر رہا ہے، انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ، اسی طرح ہماری ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے بھی، علی امین گنڈاپور صاحب چونکہ ہم شروع دن سے ہی، چیف منسٹر صاحب کی نو دس سپیچز مجھے یاد ہیں کہ سی ایم صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں بہت بڑا گند ہے، پٹواری نظام میں، تحصیلدار کے نظام میں اور خاصکر یہ جو ہمارا لینڈ ریکارڈ ہے، لینڈ ریکارڈ ہم کمپیوٹرائزڈ کر رہے ہیں پورے صوبے میں، تو میری گزارش منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ چار سالوں میں پٹواری سسٹم میں کیا اصلاحات آئی ہیں اور خاصکر یہ جو لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر رہے ہیں، اس شعبے میں کتنا کام ہوا ہے، اس کی ذرا وضاحت کی جائے۔

جناب سپیکر: شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میری وزیر مال صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ جس طرح محمد علی صاحب نے فرمایا کہ ان چار سال میں انہوں نے کیا بہتری لائی ہے؟ جس طرح آج سے چار سال پہلے محکمہ مال بدنام تھا، کم از کم پانچ سو، ہزار یا دو ہزار روپے پہ تو کام ہو جاتا تھا، موجودہ دور میں تو وہ جو پانچ سو، ہزار کا کام تھا وہ اب اس کا ریٹ بڑھ گیا ہے، اس قسم کے جو بھی غلط لوگ ہیں جو کاغذات میں ہیر پھیر کرتے ہیں، ان لوگوں کو، پیسوں پہ پوسٹیں بکتی ہیں، میں نے بذات خود اپنے حلقے میں اپنی تحصیل میں اس طرح کے کچھ پٹواری تھے جو غلط کام کر رہے تھے، میں نے خود کمپلینٹ کی کہ ان لوگوں کو کم از کم میری تحصیل میں ان کو نہ لگایا جائے۔ کوئی بھی لگائیں لیکن یہ بدنام ہیں، انہوں نے کافی غلط کام کئے ہیں۔ اس کے باوجود بیس لاکھ

روپے لیکر اس آدمی کو اسی میرے گاؤں میں اس کو لگا یا گیا۔ (شیم شیم کی آوازیں) پٹواری بیس لاکھ پہ، جس وقت میں نے کمپلینٹ کی تو مجھے یہ کہا گیا کہ آپ خود سمجھدار ہیں کہ حکومت کے آگے ہم کیا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ شکریہ۔ نیکسٹ سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین چترالی: جناب سپیکر! یہ ریونیو اور اسٹیٹ جو ہے انہوں نے جتنے پیسے مانگے ہیں، ایک تو گزارش یہ ہے کہ انہوں نے اتنے کمائے نہیں ہیں جتنا اس پر خرچ ہو رہا ہے۔ دوسری بات اس میں یہ کہ Land settlement ان کی پوزیشن یہ ہے کہ چترال میں Land settlement ہو رہی ہے اور اٹھارہ سال سے Continue ہے، اٹھارہ سال تک ایک ادارہ ایک ضلع کو Land settlement نہیں دے سکا تو اس کی کیا پوزیشن بنتی ہے؟ جس کی وجہ سے وہاں پہ ایک یونیورسٹی بن رہی تھی چترال یونیورسٹی جسے عمران خان نے بھی اعلان کیا اور سی ایم صاحب نے بھی، فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے بھی تھا، ہم نے Propose کیا کہ وہاں چودہ ہزار ایکڑ اراضی سٹیٹ لینڈ پڑی ہے، فائل ادھر آئی اور دو تین سال تک انہوں نے رکھی اور پھر انہوں کہا کہ بھئی ابھی اس میں Settlement نہیں ہوئی، ابھی کم از کم اس یونیورسٹی کے کیمپس کیلئے ایک ارب روپے چاہیئے، ایک ارب روپے کا ڈیمانڈ ہوا ہے، جس ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے ایک ارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے حالانکہ چار سو ایکڑ اراضی فری میں مل رہی تھی، وجہ اس کی یہ ہے کہ اٹھارہ سال تک Land settlement یہ نہیں کر سکے۔ دوسرا، ان کی وجہ سے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ دو طریقے ہوتے ہیں زمین لینے کے، ایک تو Compulsory acquisition ہے، دوسرا ہے Negotiation، انہوں نے Negotiation کو مکمل طور پر بند کیا ہوا ہے، Negotiation کو انہوں نے مکمل طور پر بند کیا ہوا ہے۔ اب فائل اسسٹنٹ تحصیلدار کے دفتر میں ایک مہینہ، اے سی کے دفتر میں ایک مہینہ، ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں دو مہینے، تین مہینے یہ کمشنر کے دفتر میں رہتی ہے تو کسی بھی سکول کو بنانے، روڈ کو بنانے کیلئے یہی ٹائم ہوتا ہے، جون کے بعد یہ جنوری تک یہ ان کی Settlement کیلئے پیسے دیئے جا چکے ہیں۔ چترال میں محترم شہرام صاحب کی طرف سے ہمیں وہ ملا تھا دروش ہسپتال اور بونی ہسپتال، دروش ہسپتال کے پیسے ملے یہاں سے ڈی سی کو، ڈی سی نے ایک مشورہ مانگا کہ کس طرح یہ پیسہ دوں، چھ مہینے تک انہوں نے لیٹر ادھر

رکھا، سمجھ میں یہ نہیں آتا۔ دوسرا یہ سر! کہ یہ ان کا جو سسٹم ہے، دنیا ترقی کر گئی ہے اور یہ وہ کھتونی، خسرہ نمبر، کھتونی نمبر، میرے خیال میں نہ یہ اردو کے الفاظ ہیں نہ یہ انگریزی کے ہیں، یہ کسی کے نہیں ہیں، یہ کوئی کمپیوٹرائزڈ سسٹم میں لانے میں کتنے پیسے ان کو بار بار ملتے رہے، اسی گورنمنٹ نے بھی دیئے لیکن اس میں یہ مکمل طور پہ ناکام ہو چکے ہیں۔ اسلئے میری گزارش یہ ہے کہ جناب کنسرنڈ منسٹر اس کا نظام یہ درست کریں اور تیسرا، جہاں پر Settlement ہوتی ہے سر! Continue settlement جس ایریا میں ہوتی ہے، آج ایک بھائی کے نام پہ لکھواتے ہیں وہ خوش کرتا ہے، دو دن کے بعد کمپلینٹ کر کے دوسرا بھائی خوش کرنے کیلئے آجاتا ہے تو اس کے نام پہ کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، شکریہ۔ ملک نور سلیم۔

<u>جناب نور سلیم ملک</u>: شکریہ جناب سپیکر! تبدیلی سرکار کے دلفریب نعروں کی طرح اس ڈیپارٹمنٹ میں بھی بہت سارے نعرے لگائے گئے، نئے پٹوار خانے، سروس ڈیلیوری سنٹرز، آٹومیشن آف سسٹم، بہت ساری باتیں کی گئیں لیکن بدقسمتی سے ہم نے پچھلے چار سالوں میں وہ تبدیلی نہیں دیکھی جس کے دعوے کئے گئے۔ تو میرا تو خیال ہے کہ اس محکمے کی ضرورت ہی نہیں ہے، حکومت میں کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کہ ریونیو کا محکمہ ہو، جب وہ ڈیلیور نہیں کر سکتا تو پھر اس کو رہنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ محکمے نے جتنے بھی وعدے کئے گئے پٹوار خانوں کے سلسلے میں، سروس ڈیلیوری سنٹرز میں، سسٹم آٹومیشن پہ، تو ان پہ کام کیوں نہ ہو سکا اور حکومت کی جو یہ ترجیح، ترجیح میں شامل تھا اس پہ کام کیوں نہ ہو سکا؟ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: سلیم خان۔

<u>جناب سلیم خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ ریونیو اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے چند گزارشات ہیں۔ جس طرح میرے محترم ممبر سردار حسین صاحب نے کہا کہ ضلع چترال میں تقریباً اٹھارہ سالوں سے Settlement کا کام وہ جاری ہے اور تقریباً Completion کے آخری مرحلے میں ہے تو سر! یہ کہ یہ Settlement کے کام ہیں، جتنے بھی ایمپلائز ہیں تقریباً کوئی دو ڈھائی سو، کیا یہ Settlement جب کمپلیٹ ہوگی تو ان ایمپلائز کو رکھیں گے یا ان کو فارغ کریں گے؟ کیونکہ یہ لوگ کام بہت بہترین طریقے سے

کر چکے ہیں اور ابھی ان کا تجربہ بھی ہے تو میری منسٹر صاحب سے گزارش یہی ہے کہ بہتر یہی ہو گا کہ ان کو ریونیو سائیڈ پہ لیکر ان کو اگر ایڈ جسٹ کریں تو یہ ڈیپارٹمنٹ کیلئے بھی بہتر ہو گا اور سارا کام وہ جانتے ہیں تو یہ میری گزارش ہے جناب سپیکر! تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: صالح محمد صاحب۔

جناب صالح محمد خان: جناب سپیکر! آج سے چار سال پہلے Election campaign میں پٹواری کلچر کے خاتمے کیلئے بڑے نعرے اور بڑے دعوے کئے جا رہے تھے اور عمران قائد تحریک انصاف نے زیادہ ہر تقریر میں یہ بات کہ جی پٹواری کلچر کا خاتمہ کریں گے اور اس طبقے سے عوام بہت تنگ آ چکے ہیں اور لوگ بڑے پر امید تھے لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج تک منشی کلچر اور پٹواری کلچر کا خاتمہ نہ ہو سکا، جو پوزیشن چار سال پہلے تھی آج بھی اسی پوزیشن پہ ہے۔ پھر منسٹر صاحب سے میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ چار سال پہلے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا تھا کہ صوبے کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا، چترال میں بھی کروڑوں روپے لگ گئے ہیں، باقی کچھ اضلاع میں بھی جو بندوبست کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں، نہ وہ بندوبست ہو رہا ہے اور نہ وہ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو رہا ہے، آخر چار سال ہمارے گزر گئے ہیں تو ایک سال آخری سال یا چھ سات مہینے رہ رہے ہیں، اگر چار سال میں نہ ہو سکا تو پچانوے پرسنٹ کام چھ مہینے میں کیسے ہو گا؟ اس کے ساتھ جناب سپیکر! سکی کناری ڈیم اور سی پیک پراجیکٹ پر وہاں لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے، ایک وہاں پر ریٹ نہیں مل رہے ہیں، مارکیٹ کے مطابق ریٹ وہاں پہ نہیں مل رہے اور وہاں پہ زبردستی قبضے بھی لے رہے ہیں اور وہاں پہ انتقال کا بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے، وہاں پہ لوگوں کو بڑی پریشانی ہے، تو میری منسٹر صاحب سے یہی گزارش ہے کہ ایک تو اس پٹواری کلچر کے خاتمے کیلئے خصوصی طور پہ اقدامات اٹھائیں اور ایک منسٹر صاحب یہ جواب دیں کہ چار سالوں میں منسٹر صاحب آپ نے کیا کیا ہے؟ چار سالوں میں آپ نے اس میں پٹواری کلچر کے خاتمے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے اور چار سالوں میں آپ نے کتنا بندوبست کیا ہے اور چار سالوں میں آپ نے کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا ہے؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سپیکر صاحب! تو تھری ایشوز ہیں، اس پہ میں بات کروں گا۔ ایک تو یہ کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا ایک، منسٹر! ذرا اٹینشن پلیز، توجہ نشتہ جی۔

جناب سپیکر: جی، پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب جعفر شاہ: منسٹر صاحب ذرا توجہ دے دیں، پلیز، لینڈ ایکوزیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زر گل خان صاحب! آپ بیٹھ جائیں اپنی سیٹ پر، مہربانی ہو گی، تھینک یو جی۔ قہقہہ آپ ادھر آ جائیں، ادھر آ جائیں، ادھر ویسی کرسی پر جی، یہ تو ہمارے پینل آف چیئر مین بھی ہیں نا؟

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! بڑی Disturbance ہے ہاؤس میں، یہ زر گل خان نے بڑا مسئلہ بنایا ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس طرح ہے کہ مختلف سرکاری عمارات کیلئے جس میں سکولز اور ہاسپٹلز شامل ہیں، اس کیلئے زمین کے حصول کا مسئلہ بہت گھمبیر ہے اور ان کے ریٹس اتنے ہیں کہ وہاں پہ مقامی لوگ تیار نہیں ہوتے اور یہ مسئلہ ابھی کافی عرصہ ہوا کہ یہ حل نہیں ہو سکا، اس سے کافی لوگ متاثر ہو رہے ہیں، سکول نہیں بن سکا، ہاسپٹلز نہیں بن سکے اور میں مثال دے رہا ہوں جی کہ صرف ہیلتھ اور ایجوکیشن میں نہیں ہے، ابھی انرجی اینڈ پاور میں، ابھی مٹلتان پراجیکٹ شروع ہے اور وہاں پہ بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے کیونکہ یہ ریٹ ان لوگوں کو بہت کم دے رہے ہیں تو ایک تو اس مسئلے کیلئے ان کو ابھی Steps لینے ہیں۔ دوسری بات جی Land disputs کے حوالے سے ہے، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ یہ سوات، ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ میں بہت ہے۔ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اور مقامی لوگوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آپ مہربانی کریں جی، یہ اسمبلی میں موبائل استعمال نہ کریں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ارباب صاحب! آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں ارباب صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: ارباب صاحب! ارباب جہانداد!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاہ: قہقہہ ارباب دے نو خہ اوکړو۔

جناب سپیکر: یہ آپ مہربانی کریں، میں آپ ساروں سے التماس کرتا ہوں۔ یہ بجٹ اجلاس ہے، اسمبلی کا بنیادی کام بجٹ پاس کرنا ہے، آپ مہربانی کریں اس میں دلچسپی لیں، باقاعدہ اس کو پڑھ بھی لیں اور جو بات کریں اس کو سن لیں۔ اگر اپوزیشن کے ہوں یا حکومتی ارکان ہوں، مہربانی ہوگی آپ تھوڑا ہاؤس کو آرڈر میں رکھیں۔ جی جی، خٹک صاحب! چیف منسٹر صاحب!

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! آپ کے پاس اختیار ہے، اگر کوئی سپیکر کا آرڈر نہیں مانتا، میرا خیال ہے ایک دو کو باہر نکال دیں، مسئلہ ختم ہو جائے گا، آئندہ کوئی نہیں کرے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! پلیز۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! داسې ده چې دا لینډ ایکوزیشن والا ډیر Important issue ده، گھمبیر ایشو ده۔ اوس په متلتان کښې لگیا ده جھگړه شروع ده۔ په سی پیک کښې په هزاره کښې جھگړه شروع ده۔ خلق خپلو زمکو ته په دغه سرکاری ریټ باندې زمکو ورکولو ته تیار نه دی نو زما به دا ریکویسټ وی چې د دې د پاره Immediate فوری اقدامات اوشی۔ دویمه خبره جی ما دا کوله د فارسټ ډیپارټمنټ او د خلقو، زما په یوه حلقه کښې د دوه زرو نه سیوا Disputes هغه په عدالتونو کښې د تیرو څلورو پینځوؤ کالو نه هغه لگیا دی او هغه حل کیږی نه، نو چې دغه مسئله کښې دوئ لږ غوندې Initiative واخلی۔ د هغې د پاره کمیشن جوړ کړی، لینډ کمیشن جوړ کړی چې هغه Disputes resolve کړی او د هغوی هغه مسئله حل شی۔ بل جی د کمپیوټرائزیشن خبره اوشوه۔ د پټوار خانو مسئله جی، څلورم کال دے جی زما په حلقه کښې د اے ډی پی یوه پټوار خانه منظوره شوې ده، 73 لاکھ روپئ د هغې Estimate دے او تر اوسه پورې پرې کار شروع نشو نو جی دا به کله کیږی؟

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب! د منسټر صاحب توجه به غواړو سپیکر صاحب! چې په ټانک کښې دوه سروس ډیلیوری سنټرز دی، مونږ د دوئ نه دا معلومات کوؤ چې دا به کله چالو کیږی او ورسره ورسره پټوارخانې سپیکر صاحب! درې خو تقریباً په آخری مراحلو کښې دی نورې پټوارخانې ټانک ته ورکړی دی خو هغه اے ډی پی کښې خالی One thousand rupees allocation ورته شوے دے۔ که مسنټر صاحب دا مونږ ته وضاحت اوکړی چې آیا دا به جوړیږی یا دا به Delete کیږی، دا کوم چې دا نوے اوس دا اتهه پټوارخانې رادرومی۔ ورسره ورسره سپیکر صاحب! که دا هم وضاحت اوکړی چې دا کوم په لینډ ریکارډ کښې دا کمپیوټر آپریټرز دی په دیکښې لږ Misunderstanding ډیر زیات دے پکښې 12 سکیل او 16 سکیل، په دیکښې Already یو انکوائری هم روانه ده، هغه هم وضاحت د ورسره ورسره اوکړی سپیکر صاحب! منسټر صاحب چې د دې به څه پوزیشن وی؟ ورسره ریکویسټ دا دے سپیکر صاحب! چې دا کوم پټواری دا فرد والا سسټم دے یا چې دا دوئ وائی چې مونږ کمپیوټرائزډ کوؤ۔ زمونږ حلقه کښې ئې دوه جوړ کړی دی چې آیا دا به آخری فنکشن به کله کیږی چې دا خلقو ته به کمپیوټرائزډ سسټم کله Available کیږی؟

جناب سپیکر: شکریه جی۔ ثوبیه شاهد۔

محترمه ثوبیه شاهد: تهینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! زه تپوس کوم چې پټواری، پټوار سسټم چې کوم وو، دوئ وائی چې دا به کمپیوټرائزډ شی په 90 Days کښې به اوشی او د پټوار کلچر به خاتمه اوشی خو تر اوسه پورې پټواری کلچر ختم نشو او نه زمونږ صوبه کښې کمپیوټرائزډ شو Even چې په دیر کښې خو هغه انتقالونه هم نشته هلته خو سټامپ پیپرز چلیږی۔ د حکومت ټائم ختم شو دا پینځم بجټ هم زمونږ پاس شو خو تر اوسه پورې په پټوار باندې کومه چې یو نعره وه، یو هغه وو، په هغې باندې هیڅ عمل اونشو او نور هم صرف دا اوشو چې د خرید و فروخت کمے اوشو۔ ریونیو نوره لاندې شوه او خلقو په هغې باندې سټاپ اوکړو او چې څوک ئې کوی نو هغه پټواریان په نور هائی لیول باندې لګیا دی۔ نو جناب سپیکر صاحب! دا زمونږ د صوبې د ټولو نه، د دې ګورنمنټ ناکامی ده او بله خبره چې په هغه سټینډنګ کمیټۍ ریونیو کښې زه ووم نو په

ملاکنډ کښې يو واقعه شوې ده چې پټواريانو هغه خلقو له پانچ او دس هزار روپئ ورکړې دی او د ريونيو هغه کوم کسان چې دی، هغوی پچاس پچاس لاکھ روپئ خپل ځان ته اچولی دی۔ هغوی په چيک باندې پيسې نه دی ورکړی بلکه کيش ئې خلقو له ورکړی دی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سر! تھینک یو مہربانی، سر! اس میں اس ڈیمانڈ پر میں نے جو کٹ موشن لائی ہے یقیناً اس میں بڑاGenuineایک مسئلہ میرے حلقے کے لوگوں کو درپیش ہے۔جناب سپیکر! یہ داسو ڈیم اور بھاشا ڈیم میں تقریباً95ہزار کنال زمین واپڈا لے رہا ہے، ورلڈ بینک، فیڈرل گورنمنٹ اور واپڈا لے رہا ہے ہم سے اور آٹھ کلو میٹر ایریا بھاشا ڈیم میں کوہستان کا آتا ہے جو ہماری باؤنڈری پہ ہے خیبر پختونخوا کی،اس میں میں جناب سی ایم صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ یہ مسئلہ وہاں پہ جو لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے مطابق زمین کو Acquire کرکے دینا واپڈا کو یا فیڈرل گورنمنٹ کو یا کسی بھیOrganکو ہماری صوبائی حکومت اور صوبائی محکمہ کی ذمہ داری ہے جس میںMain characterجناب سپیکر! ڈی سی کا ہوتا ہے، کلیکٹر ہیں وہ، پھر Price fixationکرنا ان کا کام ہے۔چار سال سے ہمارے مذاکرات رہے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ، میں مدعی ہوں ہمارے صوبے کی طرف سے،اس میں پرائس فکسیشن میں جوWholly solely role ہے،وہ ڈی سی کا اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔انہوں نے ہماری زمین کی قیمتیں جو طے کی ہیں جناب سپیکر! وہ مارکیٹ ریٹ سے کسی اصول کے تحت نہیں کیں۔میں آپ کو تھوڑا سا اس ہاؤس کو، منسٹر صاحب کو، میں چاہوں گا کہ اس میں ایک خاکہ دوں۔ایک ہی قسم زمین میں 95ہزار کنال زمین کی قیمت جو لگائی انہوں نے،ایک لاکھ اٹھارہ ہزار جس میں سے جناب سپیکر! صرف ایک قسم زمین میں میرے حلقے کے لوگوں کو داسو ڈیم میں 23ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔اسی طرح سکی کناری میں مانسہرہ کے ممبران بھی یہاں بیٹھے ہیں،وہاں پہ ان کو یہ مسئلہ پیش آرہا ہے،عوام اٹھے ہیں وہاں پہ اور ہمارے اکنامک کاریڈور میں سی پیک کے اس میں جو روٹ بنتا ہے ہمارے حویلیاں سے لیکر تھاکوٹ تک، وہاں پہ بٹگرام کے لوگ اٹھے ہیں، ان قیمتوں کو ہمارے ریجن کے لوگ نہیں مانتے،وہ مارکیٹ ریٹ سے بہت زیادہ کم ہیں،اسی وجہ سے ہماری خیبر پختونخوا کی زمین ہم سے لیکر مالکان زمین سے لیکر یہ مفت میں واپڈا کو یا ورلڈ بینک والوں کو دے رہے ہیں،

اس وجہ سے میں نے جان بوجھ کر، مطلب یہ ایک ارب روپے کی کٹ موشن لایا ہوں اور اگر میرے حلقے کے لوگوں کی، خیبر پختونخوا کے لوگوں کی زمین کی قیمت 27 ارب روپے میرا محکمہ اگر ایک علاقے کے لوگوں کو نقصان دے گا تو میں ان کو مطلب چار ارب روپے دینے کی مطلب بحیثیت رکن اسمبلی اس کیلئے اجازت نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر: بہت اچھا، بہت اچھا، ٹھیک ہے جی، میرے خیال میں یہ جو ایشو ہے آپ پھر اس کو ایڈریس کر لیں اور یہ سیریس ایشو ہے، یہ مانسہرہ میں بھی ہے، سکی کناری کا بھی ہے اور ادھر بھی ہے یہ۔ نیکسٹ پلیز، راجہ فیصل زمان صاحب!

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سر! میں سب سے پہلے اپنے آنریبل منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ نظر آئے ہمیں کیونکہ بڑے عرصے سے، (تالیاں) میری خواہش تھی اور نظر آ گئے، دوسرا یہ ہے سر! کہ آپ خود دیکھیں کہ سب سے Important یہ چیئر ہے، اس چیئر کو بھی نہیں پتہ کہ کس کس ڈیپارٹمنٹ میں کیا کیا ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے؟ ہمیں کوئی کاپی نہ دیں کم از کم آپ کے آفس کو کاپی آنی چاہیئے کہ ہم کونسا اچھا کام کر رہے ہیں؟ کل آپ کے نوٹس میں بھی ہو کہ شاید آپ بھی ان کی مدد کر سکیں، میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال انہوں نے ٹارگٹس رکھے تھے 49 ارب کے، پھر انہوں نے Revise کر کے 32 ارب رکھ دیئے، پھر بھی وہ یہ 29 ارب تک پہنچے وہ بھی Achieve نہ کر سکے، شارٹ فال بیس ارب کا ہے، یہ شارٹ فال کی وجہ سپیکر صاحب! میں نے آپ کو پچھلی دفعہ بتایا تھا کہ انتقالات لوگ نہیں کرا رہے آپ کی فیسز کی وجہ سے، وہ اب آپ نے پھر بڑھا دی ہیں تو وہ لوگ، آپ کو فیسز زیادہ متوقع نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ راجہ صاحب! آپ نے یہ فگرز کہاں سے لئے ہیں؟

راجہ فیصل زمان: ہں جی؟

جناب سپیکر: یہ فگرز آپ نے کہاں سے لئے ہیں؟

راجہ فیصل زمان: یہ بجٹ کے فگرز ہیں سر۔

جناب سپیکر: بجٹ کے فگرز ہیں؟

راجہ فیصل زمان: جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

راجہ فیصل زمان: انہوں نے Revise کیا ہے سر! دوسری بات یہ ہے جو Simple بات ہے، میں ان چیزوں میں نہیں پڑتا کہ کس نے کیا لیا، کس نے کیا دیا؟ میں منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ اب بھی پٹواری اپنے حلقوں میں نہیں بیٹھتے، وہ ڈسٹرکٹس میں بیٹھتے ہیں، یہ شکایت ہے اور دوسری آخری بات یہ کرتا ہوں سر! ہم ایم پی ایز ہیں اور ہمارے حلقوں کے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم پٹواری کو ٹرانسفر کرا سکتے ہیں اب بھی، لیکن ہم جب ڈی سی کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے اوپر سے فون آیا ہے، یہ اوپر کی جگہ کا ہمیں نہیں پتہ اوپر والی جگہ کونسی ہے؟ ادھر تک نہ ہم پہنچ سکتے ہیں نہ ہماری پہنچ ہے، میں روزے سے ہوں، میں آپ سے سچی بات کر رہا ہوں۔ مجھے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ ایک تو وہ دفتر کو ٹائم دیں، اگر چار سال نہیں دیا تو آخری سال ہی دے دیں اور کم از کم دفتر میں لوگوں کو آسانی سے مل جائیں کہ لوگوں کے مسائل حل ہو سکیں، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی اوکے۔ نیکسٹ، آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ بہت ساری چیزیں جو میں کہنا چاہ رہی تھی وہ ہو گئی ہیں، میں Repetition میں نہیں جاؤں گی لیکن ایک تھوڑی سی جو شکایات پھر بھی مل رہی ہیں کہ کمپیوٹرائزیشن ہو گئی، جن علاقوں میں کمپیوٹرائزڈ ہو گیا وہاں پہ بھی لوگ گلہ مند ہی ہیں، وہ بھی اتنے کوئی خوش نہیں ہیں تو اس کے اوپر بھی تھوڑی سی روشنی ڈالیں اور اگر بریفنگ وغیرہ کا ہمارے لئے کوئی اہتمام کر دیا جائے، کریں تو بہت اچھی بات ہے تاکہ ہمیں تمام محکموں کی کارکردگی کا پتہ چل جایا کرے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، نیکسٹ ضیاءالرحمان صاحب!

میاں ضیاءالرحمان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ سپیکر صاحب! میں بھی جس طرح عبدالستار خان صاحب نے بات کی ہے اور محترم صالح محمد خان صاحب نے بات کی ہے تو سی پیک کے جتنے پراجیکٹس بھی ہیں جی، جس طرح داسو ڈیم کی بات ہوئی ہے، دیامیر بھاشا ڈیم کی بات ہوئی ہے تو اسی طرح میں سکی کناری کی

بات کروں گا کہ وہاں پر بھی سپیکر صاحب! لوگوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، میں یہ کہوں گا کہ تقسیم سے قبل انگریزوں نے بھی لوگوں کے ساتھ اتنا ظلم نہیں کیا اور آپ کو پتہ ہے کہ لوگ اپنے قبرستان کی بھی قربانی دے رہے ہیں، اپنے گھروں کی قربانی بھی دے رہے ہیں، اپنے مکانوں کی، گھروں کی، زمینوں کی ہر چیز کی قربانی دے رہے ہیں، مساجد کی قربانی دے رہے ہیں لیکن سپیکر صاحب! ملک کیلئے اتنی بڑی اگر وہ قربانی دے رہے ہیں تو کم از کم ان کو کسی حد تک اس کا ازالہ بھی ہونا چاہیئے، ان کے جو معاوضے ہیں، وہ ٹھیک ٹھاک ہونے چاہئیں لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے جی، بالکل برائے نام معاوضہ ہے اور اس پر کل ایک اور ظلم ہوا ہے کہ زبردستی موضع کاغان میں سکی کناری ڈیم کیلئے زبردستی وہاں پہ زمین لی گئی ہے تو اس میں سپیکر صاحب! صاف بات ہے جو کلیکٹرز ہیں، ان کو قائل کر لیا ہے۔ چونکہ انویسٹرز ہیں، بہت بڑے ان کے پاس پیسے ہیں تو کلیکٹر نے ان کو قائل کر لیا ہے، تو تحریک انصاف کی حکومت میں ہم گورنمنٹ سے یہ امید کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو انصاف دیا جائے گا، میں نے پہلے سپیکر صاحب! ایک میٹنگ تھی اس میں تین موضع ہیں سکی کناری ڈیم کی "سواں، پارس اور کاغان" تو انہوں نے زبردستی زمین لینی شروع کی، میں نے کلیکٹر صاحب کو کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپ کو جہاں سے بھی زمین چاہیئے تو ان شاءاللہ میں دوں گا، لوگوں سے آپ کو بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن آپ پہلے لوگوں کے مسئلے تو حل کریں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

میاں ضیاء الرحمان: ان کی Compensation جو ہے جائز Compensation ہو، بروقت ان کو ملے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ صاحبزادہ ثناءاللہ!

میاں ضیاء الرحمان: تو اس کے بعد تو کوئی بھی انکار نہیں کر رہا ہے، لوگ تیار ہیں قربانی دینے کیلئے، تو میں جس طرح ستار خان نے بات کی ہے۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

میاں ضیاء الرحمان: منور خان صاحب! مجھے بات مکمل کرنے دیں، تو میں بھی سپیکر صاحب! یہی اپیل کروں گا کہ خدارا لوگ ہر قربانی دیں گے، یہ میں گارنٹی دیتا ہوں لیکن ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔ وہ

اس ملک کیلئے اتنی بڑی قربانی بھی دیں اور ان کے ساتھ زیادتی بھی ہو، یہ میرے خیال میں کسی طور پہ بھی انصاف نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ جو بات کر رہے ہیں، سی ایم صاحب بات کر رہے ہیں اس پہ، سی ایم صاحب، چیف منسٹر صاحب! پلیز۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر! یہ مسئلہ بہت اہم بھی ہے اور بہت سیریس بھی ہے کیونکہ ہمیں ڈیمز بنانے ہیں، کالجز بنانے ہیں، یونیورسٹیز بنانی ہیں اور یک سالہ پر جو زمین لی جاتی ہے وہ ناانصافی ہے اور چونکہ قانون میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ یک سالہ پہ لی جائے، قانون میں لکھا ہوا ہے جو میں نے دیکھا ہے کہ مارکیٹ ریٹ پر لوگوں کو Payment کی جائے گی لیکن جو ہمارے ڈپٹی کمشنرز ہیں، جو آفیسرز ہیں، وہ یہ کام کرنے کو تیار نہیں کیونکہ مارکیٹ ریٹ کو کیسے Assess کیا جائے؟ اگر ہم یہاں پر ایک کمیٹی بنا لیتے ہیں میرا خیال ہے کہ کس طرح وہ Assessment کا طریقہ کیونکہ آج اگر میں ڈی سی ہوں اور میں کہتا ہوں کہ یہ 100 روپے مارکیٹ ریٹ ہے، کل کوئی اٹھ کے آجائے گا کہ نہیں یہ تو 80 روپے کا تھا تو Assessment پھر کون کرے گا؟ اور وہ جو آفیسر ہے، احتساب اور نیب اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو اس کیلئے ریگولر کوئی ایسا طریقہ جس سے کل ناانصافی بھی نہ ہو اور کل جو آفیسر زیا جو بھی اس پہ کام کرے، اس کو بھی تکلیف نہ ہو تو میرے خیال میں اسمبلی کی کمیٹی بیٹھے، کوئی صحیح طریقہ نکال لے تاکہ Safe بھی ہو اور لوگوں کیساتھ زیادتی بھی نہ ہو اور آفیسرز جو ہیں ان کو بھی تکلیف نہ ہو کیونکہ اگر میں As a DC بیٹھا ہوں تو میرے خیال میں میں بھی مارکیٹ ریٹ پر نہیں کروں گا کیونکہ مارکیٹ ریٹ کا کوئی وہ ہے ہی نہیں تو ایک طریقہ کار ہو، آپ لوگ بیٹھیں اور میں سپورٹ کروں گا، ایسا سسٹم نکالیں تاکہ ٹرانسپیرنٹ ہو، کسی کیساتھ زیادتی نہ ہو اور ناانصافی نہ ہو کیونکہ یہ مسئلے ہر ڈسٹرکٹ میں ہیں، چاہے سکول بنانا ہو، کچھ بھی بنانا ہو، یک سالہ بہت کم ہوتا ہے۔ دوسری بات، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ جو مارکیٹ ریٹ کو ٹھیک کرنے کیلئے میں نے ان کو انسٹرکشن دی تھی شروع میں کہ آپ جو Actual مارکیٹ ریٹ ہے، وہ ڈی سی ریٹ پر کر دیں کیونکہ Actual اگر وہ ہو جائے تو یہ مسئلہ آدھا حل ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی ہمارے Elected لوگ، ہمارے اپنے نمائندے ہمارے پیچھے پڑ گئے کہ یہ زیادہ ہے یہ کم ہے حالانکہ مجھے پتہ ہے کہ کہاں کونسا ریٹ

ہے ؟ اگر آپ لوگ تیار ہیں تو ہم تیار ہیں کہ اس ریٹ کو مارکیٹ ریٹ پر ڈی سی کر دیں تاکہ لوگ ٹیکس بھی صحیح دیں اور حکومت کو بھی پیسے ملیں اور کسی کیساتھ زیادتی نہ ہو تو میرے ساتھ تو یہی ایک راستہ ہے کہ آپ لوگ بیٹھیں اور مارکیٹ ریٹ کے مطابق DCs ریٹ بنادیں اور ہمارے کمشنرز۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں ہمارے خیال میں ایک ہماری کمیٹی بھی تھی۔۔۔۔

جناب وزیر اعلیٰ: اس میں ہم نے پورا سروے کیا تھا، کنسلٹنٹس ہائر کئے تھے کہ گورنمنٹ کے ریونیوز بھی بڑھ جائیں گے اور جو لوگوں کا معاوضہ ہے وہ بھی صحیح ملے گا لیکن پھر ہم لوگ بات کرتے ہیں لیکن پھر اس پر کھڑے نہیں ہو سکتے تو پلیز پھر اس پہ کھڑے رہنا کیونکہ یہ ایک راستہ ہے اور کوئی راستہ نہیں، کوئی بہتر اور راستہ آپ کے پاس ہو تو ضرور بتادیں۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب، اپوزیشن لیڈر بات کرنا چاہتا ہے، مولانا لطف الرحمان!

مولانا لطف الرحمان قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! چیف منسٹر صاحب نے بات کی ہے اور اچھی بات کی لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Already negotiation کا، Private negotiation کا ایک طریقہ کار موجود ہے اور اگر اس پر عمل کیا جائے تو یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ طریقہ کار، اس کی ایک کمیٹی ہے، جس ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر زمین لینی ہے، اس حوالے سے اسی ڈیپارٹمنٹ اور اس کے ساتھ Negotiation کا ایک طریقہ کار موجود ہے۔

جناب وزیر اعلیٰ: یا ڈی سی ریٹ بنادے تو ہو سکتا ہے، Safe ہو سکتا ہے۔

قائد حزب اختلاف: لیکن اچھی بات ہے اگر کوئی اس حوالے سے کمیٹی بن سکتی ہے تو یہ مسئلہ بنیادی طور جو زمین کا ہے، وہ حل ہو جائے گا، یہ بنی چاہیئے، ساری اسمبلی یہاں بیٹھی ہے، مشکلات یہ سب کیلئے ہیں۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! یہ بات بالکل صحیح اسلئے ہے کہ میں خود بھی مانسہرہ گیا تھا تو وہاں لوگوں کی بڑی سکی کناری کے حوالے بہت سی ایسی باتیں تھیں اور وہ ڈی سی بھی کہتا ہے کہ میں، جس طرح چیف منسٹر صاحب نے بات کی، میرے خیال میں ہم اس پر ایک سپیشل کمیٹی بناتے ہیں، ہم نے ایک کمیٹی بنائی بھی تھی، اس کی رپورٹ کو بھی ہم دیکھ لیں گے جس میں منور خان صاحب! آپ بھی تھے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس میں میں سر! تھوڑی وضاحت کروں۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس پر کافی کام ہو چکا تھا ڈسٹرکٹ لیول پر، جناب سپیکر! جیسے آپ نے کہا کہ کمیٹی بن گئی تھی پھر اس پر ڈسٹرکٹ لیول سے، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے بھی لوگ آئے تھے، وہاں پر انہوں نے Opinion دی تھی، یہ سی ایم صاحب نے دی تھی اور مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ Private negotiation، Private negotiation میں پھر بھی وہی مسئلہ ہوتا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ اگر کل ان کے ساتھ دس لاکھ کی زمین ہے اور میں چالیس لاکھ کی کنال کر دوں تو پھر کل مجھے پریشانی ہو گی، یک سالہ، پانچ سالہ پر آپ نے کیوں نہیں کیا، تو یہ مسئلہ ابھی کمیٹی بنی ہوئی ہے، تھوڑا اس کو اگر آپ Expedite کر لیں تو میرا خیال ہے کہ اس کا حل نکل آئے گا سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، وہی کمیٹی اس کو ہم Expedite کر سکتے ہیں، میرے خیال میں اس پر اب۔۔۔۔۔

نوابزادہ ولی محمد خان: سپیکر صاحب! یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی، نوابزادہ صاحب، Nawab Sahib, please quick۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب! سی ایم صاحب یوه خبره اوکړه چې که تاسو په دیکښې یوه کمیټي جوړوئ نو هغه یو جي پروسیجر دے ، د هغې نه هیڅ مطلب هم نه جوړیږی او خبرې چې څومره پورې دی هغه لیټ کیږی به۔ چونکه یکساله باندې څنګه چې سی ایم صاحب اووئیل د دې نه علاوه که کمیټی جوړه شی هر څه چې وی هغه ریټ بدلیږی نه۔ زمونږه ګزارش دا دے چې کوم په موجوده صورت کښې حال کښې د هغې به په یکساله باندې هغه ریټ جوړیږی نو هغه چائنا والا هم وائی چې مونږه پیسې ورکړی دی او کمشنر ته د زمونږه دا خواست اوکړی چې یره سی ایم صاحب چې هغوی لا دا ورکړی چې بهئی شو پورې چې زر تر زره دا Payment کیږی چې دوئ خلقو ته اوکړی، خلقو مکانونه نې هم اورغړول، خلق دغسې ناست دے جی۔ زمونږه ګزارش به دا وی چې خلقو ته به دغه یکساله باندې Payment اوکړی خو Payment د ورته اوکړی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! تاسو که خبره کوئ۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! ډیره زیاته مهربانی۔ دا کمیټی چې څومره زر جوړه شی نو ډیره ښه به وی خو دیر بالا، ډیر پائیں هلته چونکه پټوار سسټم نشته او تاسو ته پته ده چې زمونږه خلق زیات خلیج کښې دے او آبادی زیاته ده زمکه کمه ده او د زمکې ریټ د ټولو نه زما په خیال د اسلام آباد او د پیښور او د حیات آباد نه زمونږه د دیر بالا او د دیر پائیں ریټونه اوچت دی۔ لهذا زما به دا درخواست وی چې د دې دواړو ضلعو نه څوک چې کله دا کمیټی کښینوئ، دې دواړو ضلعو نه پکښې زمونږه یو نمائنده، منتخب نمائنده خامخا کښینوئ ځکه چې هغه ته به د خپلو حالاتو پته وی نو د دغه مسئلو سره مونږه مخامخ روان یو۔

جناب سپیکر: چې مطلب بیا ډائریکټ دغه ته ځی هں۔ قہقہہ سردار حسین صاحب، جی جی۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب! میری کٹ موشن اور میں بھی موجود تھا لیکن پتہ نہیں میرا نام Escapeہو گیا۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ میں نے دو دفعہ آپ کا نام لے لیا لیکن آپ شاید سن نہیں پائے۔

جناب سردار حسین: میں یہاں موجود تھا،Anyhow, no problemوزیر اعلیٰ صاحب نے کمیٹی کے حوالے سے جو بات کی، یہاں پر میرے خیال میں تمام ممبران کو یہ مسائل اسی لئے بھی درپیش ہیں کہ مختلف حلقوں میں کالج بنانا، سکول بنانا، ہاسپیٹلز بنانا یا لینڈ پر چیز، آپ کا بھی واسطہ پڑا ہو گا، ہم سب کا واسطہ پڑا ہے اور یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا، چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے تجویز مانگی ہے، میری نظر میں مقامی پر چیز کمیٹی ہونی چاہیئے جس کمیٹی میں ڈی سی بھی ممبر ہو، اسسٹنٹ کمشنر بھی ممبر ہو، مقامی تحصیلدار وہ بھی ممبر ہو، ساتھ ساتھ ٹرانسپیرنسی کیلئے قریبی ہائی یا ہائر سیکنڈری سکول کا جو پرنسپل ہو، وہ بھی اس کمیٹی کا ممبر ہو، اسی طرح نیب کو ہم ریکویسٹ کر لیں، مقامی سطح پر جو بھی سائٹ لینڈ پر چیز ہو تاکہ وہ اپنا نمائندہ بھیجے As a co-opt member.، احتساب کمیشن بھی اپنا ممبر بٹھائے، انٹی کرپشن بھی اپنا ممبر بٹھائے گا تو ان کے سامنے جس ایریا میں لینڈ کی جو قیمت ہو گی، ظاہر ہے وہاں بھی معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کا ریٹ کتنا ہے اور جو مقامی مارکیٹ ہے وہاں پر ریٹ کتنا ہے تو اس کمیٹی کے سامنے جب دو ریٹ بنیں گے تو میرے خیال، Otherwiseتو دس سال لگتے ہیں، پانچ سال لگتے ہیں، چھ سال لگتے ہیں اور اسی طرح سالوں سال یہ مسئلہ

جو ہے، یہ ہم سیکشن فور کر لیتے ہیں، میں مثال دیتا ہوں ہمارے علاقے میں پانچ سال پہلے، پانچ سال پہلے سکشن فور ہوا ہے یعنی پولیس سٹیشن بنانی ہے حکومت نے، پانچ سال میں اسی پولیس سٹیشن کیلئے فنڈ ایلوکیٹ نہیں ہو سکا، اب جس کی زمین پر سیکشن فور لگا ہے، وہ بے چارہ اپنی زمین بیچ نہیں سکتا، اب پانچ سال پہلے کے آپ ریٹ دیکھیں، حکومت نے اگر اب بھی ریٹ دینا ہے تو پانچ سال کا پہلے والا ریٹ اسی لینڈ اونر کو ملے گا، یہ تو میرے خیال میں، ظاہر ہے حکومت کے پاس اختیار ہے لیکن یہ زیادتی ہے، تو اسی حوالے سے تو میری تجویز ہے باقی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے، جب سے یہ نئی حکومت آئی ہے تو ہم سن رہے تھے، پٹواریوں کے حوالے سے بڑے چرچے ہوتے تھے کہ پٹواری جو ہے وہ رشوت لیتے ہیں، کھلے عام رشوت لیتے ہیں، چار سال اسی حکومت کو ہو گئے منسٹر صاحب کو بھی پتہ ہو گا اور وہ نوٹ بھی فرما لیں۔ میرے خیال میں جو میں دیکھ رہا ہوں پٹواری اب بھی رشوت لے رہے ہیں، تبدیلی یہ آگئی ہے کہ پہلے پٹواری دفاتر میں رشوت لیتے تھے اور ابھی پٹواری رات کو اپنے حجروں میں اور اپنے ڈیروں میں اور اپنے گھر پر رشوت لے رہے ہیں، یہ تبدیلی آئی ہے۔ باقی تو رہی بات، بار بار ہم سنتے ہیں کہ حکومت کہتی ہے کہ ہمیں نشاندہی کریں، ہمیں نشاندہی کریں، Whistle-blower قانون بھی یہ اسمبلی میں لے آئے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاؤں گا، خیبر بینک کے مسئلے میں خیبر بینک کے پانچ ملازمین نے Whistle-blow کیا، انہوں نے انفارمیشن دے دیئے، کرپشن کے ثبوت دے دیئے، احتساب کمیشن نے اس پر نوٹس لے لیا حکومت نے کیا کیا؟ حکومت نے ان پانچ ملازمین کو ملازمت سے نکال دیا تو باقی لوگ دیکھتے ہیں کہ جاب سیکورٹی نہیں ہے، ان کی زندگی کی سیکورٹی نہیں ہے تو کسی کا دماغ خراب ہے کہ وہ کرپشن کی نشاندہی کرے گا، لہذا یہ بات کہنا کہ کرپشن ختم ہو گئی ہے، ہاں کرپشن کے طریقے مختلف شروع ہو گئے ہیں ورنہ بتاؤ منسٹر صاحب! کہ پٹواری نہیں لے رہے ہیں، کہاں پر نہیں لے رہے ہیں، یہ ضلع کا نام بتائیں، تحصیل کا نام بتائیں تاکہ ہم مان لیں، ہم بھی اسی صوبے کے لوگ ہیں، تمام ممبران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو منسٹر صاحب اگر اس چیز کی وہ کریں۔ دوسرا یہ بتایا جائے کہ جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے، فیصل صاحب نے نشاندہی کی، ٹیبل ریٹ پر جو پراپرٹی ٹیکس ہے اس میں اضافہ ہوا، نتیجہ کیا نکلا؟ کہ جو Aggregate صوبے میں جو ریونیو جنریٹ ہو رہا تھا، وہ کم پڑ گیا، اب ظاہر ہے گاؤں میں یہ غریب علاقے ہیں، دہشتگردی کا مارا ہوا صوبہ ہے،

غریب لوگ اپنے لئے دس مرلے اور ایک کنال زمین جو ہے وہ گھر کی تعمیر کیلئے لے رہے ہیں، اب جو پراپرٹی ٹیکس ہے، گورنمنٹ جو ٹیکس ہے اس میں اتنا اضافہ ہوا، اتنا اضافہ ہوا ہے کہ لوگ بھی حیران ہیں تو یہ بھی ریکویسٹ ہے وزیراعلیٰ صاحب سے، حکومت سے کہ وہ اس ریٹ کے اضافے پر اگر نظرثانی کر لیں تو میرے خیال میں ایک تو پیسہ سرکل میں آجائے گا، دوسرا سالانہ جو ریونیو جنریٹ ہونا ہے، اسی ریونیو میں اضافہ ہوگا اور لوگوں کو بھی سہولت ہوگی، تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رشاد خان، رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سپیکر صاحب! محکمہ مال جو ہے یہ ان محکموں میں شامل ہے جن سے عوام کا زیادہ سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے۔ فرد، کھتونی، یہ انتقالات کا جو طریقہ کار ہے اور اس میں مطلب چار سالوں سے، چار سالوں سے جس طرح لوگ رل رہے ہیں، جو ان کو پریشانیاں ہوتی ہیں وہاں پر تو سپیکر صاحب! سی ایم صاحب نے بات کی، جو Negotiation پرائیویٹ اور سرکار جو زمین لینے کیلئے جو ہوتی ہے، وہ بھی میں اس میں بات کرنا چاہ رہا تھا۔ دو طریقہ کار ہے سپیکر صاحب! جو قانون کے مطابق ہیں، جو پالیسی ہے، ایک سرکار کا ریٹ ہوتا ہے جو یکسالہ ڈی سی کمیٹی کا چیئرمین ہوتا ہے اسی میں Decide ہوتا ہے اور یکسالہ نکال کر ریٹ مختص کیا جاتا ہے۔ دوسرا کمیٹی کا سربراہ بھی ڈی سی ہی ہوتا ہے جو زمین کا مالک، پٹواری، تحصیلدار اور محکمہ جو وہ زمین لینا چاہتا ہے، وہ سارے متفق ہو کر Private negotiation کرتے ہیں جس میں زمین کی جو اصل مالیت ہوتی ہے مارکیٹ میں، وہ سامنے آجاتی ہے لیکن سپیکر صاحب! کوئی بھی سرکاری آفیسر جو ہے وہ Private negotiation جو پالیسی میں شامل ہے اس عمل سے کتراتا ہے اور سی ایم صاحب نے خود کہا کہ جنہوں نے بھی کیا وہ لوگ جیل میں ہے تو میرے خیال سے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کمیٹی کو جو قانون میں شامل ہے اس کو تحفظ دے، وہ کوئی ایسی حرکت تو نہیں کرتی کہ وہ Private negotiation کریں اور اس پر ہاتھ ڈالا جائے تو اس حوالے سے سپیکر صاحب! اسی سے ملتا جلتا جو پٹواری کلچر ہے، جو پٹواری راج ہے جس کو ختم کرنے کے دعوے کیے گئے، نعرے لگائے گئے، سپیکر صاحب! ابھی بھی وہ پٹواری کلچر، جو پٹواری راج ہے، وہ ابھی بھی قائم ہے اور اس کی Simple سی مثال یہ ہے کہ پٹواری اپنی مرضی سے پوسٹنگ کراتا ہے، اس کو پرواہ ہی نہیں ہے، اپنی من پسند جگہ وہ منتخب

کرتا ہے اور پھر ڈی سی یا محکمہ یا حکومت اس کو وہی پر تعینات کر دیتی ہے۔ سپیکر صاحب! پٹواری، میں آپ کو ایک مثال دوں کہ محکمے کی میں نااہلی کی بات کر رہا ہوں کہ 2015 میں شانگلہ میں سیلاب آیا، زلزلہ آیا کافی تباہی مچی، تمام پٹواریوں نے انکار کر دیا کہ ہم سروے نہیں کریں گے، ان کو اپنی وہ عزت کی جو فکر تھی کہ احتساب کمیشن وغیرہ یہ کریں گے، کوئی کارروائی کریں گے اور جو ہماری صحیح نشاندہی ہوگی اسی پر ہمیں مورد الزام ٹھہرایا جائے گا اور ہمیں ہتھکڑی باندھی جائے گی، سپیکر صاحب! مجھے دو منٹ اس پر بات کرنے دیں کیونکہ یہ محکمے کی ذمہ داری ہے اور اس سے میرے حلقے کے جو لوگ ہیں وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں، آٹھ ماہ تک تو کوئی سروے کرنے کیلئے وہاں جانے کو تیار نہیں تھا اور محکمے نے کوئی ایسی کوشش نہیں کی جس سے وہ اصل مسئلے کی طرف پہنچتے۔ سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: شکریه جی، ټائم مختصر دے۔

جناب محمد رشاد خان: میں مختصر وہ نشاندہی کرنا چاہتا ہوں، ہمارے وہاں پر شانگلہ میں دو گراؤنڈز منظور ہوئے ہیں بشام میں اور لیلونئی میں، ابھی تک محکمے نے وہ زمین کی نشاندہی جو ہے اس میں کبھی ایک جگہ کبھی دوسری جگہ، تو محکمہ کو چاہیئے کہ وہ ایسی چیزیں جس سے ترقی کا عمل متاثر ہو، اس کو چاہیئے کہ وہ پہلے کرے کمپیوٹرائزڈ، کمپیوٹرائزڈ جو ریکارڈ تھا زمینوں کا، اس کا پچھلے بجٹ میں ہم نے سنا اور سب سے پہلے شاید پہلے بجٹ میں اس کا دعویٰ کیا گیا، چار سال گزرنے کو ہیں، یہ اگر ہمیں وہ منسٹر صاحب بتادیں کہ اس کام کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ کریم خان! کریم خان!

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): شریکه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! دا Acquisition Act چې دے نو هغه امنډمنټ غواړی دې وخت سره۔

جناب سپیکر: څه شے ؟

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: زما دا Suggestion دے چې دا Indian Acquisition Act چې کوم دے، هغه د سټډی کړے شی۔ هغې کښې د دې خبرې مدعا، د Resist کولو مدعا پکښې شته دے۔ د دې نه مخکښې یو مسئله راغلې وه چې په کرنل شیر انټرچینج باندې چې کوم Acquisition کیدو، په هغې کښې

خلق جیل له لاړل۔ نو هغې کښې ما لږ ډیره سټډی کړې وه۔ نو Indian Acquisition Act چې دے نو هغه د چا نه چې زمکه واخستلې شی هغه له First priority ورکوی۔ نو که هغه سټډی کړے شی او زمونږه په خپل Acquisition Act کښې امنډمنټ اوکړو دا مسئله به بالکل حل شی جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔ جی، صاحبزاده ثناء الله صاحب! ماشاءالله ته دومره، دغه مې ډیر اوکړو۔ زه بسم الله جی، دوه منټه۔ Please two minutes۔

صاحبزاده ثناءالله: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه خو وایم جی دلته دا خبره کیږی د پټواری نظام، دا زما په، زه حیران شم په دیر کښې خو نه پټواریان شته او نه پټواری نظام شته۔ حقیقت دا دے دلته د کمپیوټر خبره کیږی، هلته ساده اندراج تر اوسه پورې لا نه دے شوے۔ زما جی درخواست دا دے چې که فرض کړه یو څو پټواریان صاحبان خو شته خو زه جناب سپیکر صاحب! یو عرض کوم۔ دا زمونږ د دې منسټرانو صاحبانو د امتحان ورځ ده، داسې برناحقه ئې مه پاس کوئ پریږده چې لږ چې لږه خبره په یو خبره باندی اوشی نو دا به ډیره ښه وی چې لکه د کارکردګئ په لحاظ باندې چې کومو صاحبانو دا تنخواه حلاله کړې ده، که حرامه ئې خوړلې ده چې په دې باندې لږه خبره ورسره اوشی۔ زما جی عرض دا دے چې دا وزیر موصوف د دا یو خبره ما ته اوکړی چې تر اوسه پورې د دیر بالا او د دیر پائیں په حواله باندې، دوئ د دیر د زمکو په حواله باندې تر اوسه پورې چرته په دې پینځه کاله کښې یو میټنګ کړے دے او که کړے ئې دے نو د هغې په نتیجه کښې دوئ ته به بیا معلومات هم وی چې په دیر کښې څومره سرکاری زمکه ده، چې شته او که نشته دیر کښې، ځکه چې یو څو میاشتې مخکښې جناب سپیکر صاحب! ما سی ایم صاحب ته یو درخواست ورکړے وو، ما نه وو ورکړے هغه درخواست د تحصیل بار مشترکه راغلے وو، د ټولو پارټو دستخطونه وو پرې د وکیلانو صاحبانو۔ تاسو یقین کوئ سرکاری زمکې خرڅې شوی دی، د انکوائرئ د پاره مونږه درخواست کړے وو خو لا تر حال د هغې هیڅ پته اونلګیده۔ زمونږ سرکاری زمکې هلته هم نشته دے ډیرې کمې دی خو که دی هم نو هغه د خلقو د کانونو د پاره هغه مقامی انتظامیې چې خرڅې کړی دی، مونږ

سره ئې ثبوتونه دی، په Written کښې مو راوړی دی خو تر ننه پورې د هغوی خلاف هیڅ قانونی کارروائی نه ده شوې۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ علی امین گنڈاپور صاحب! علی امین گنڈاپور صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا خبره جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، وہ باتیں آپ کی بالکل سب آگئیں جی، اس وقت۔ علی امین گنڈاپور!

جناب علی امین گنڈاپور (وزیر مال): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں یہ جو Land Acquisition کا مسئلہ ہے اس پہ ذرا بریف کردوں۔ اس کے حوالے سے سر! ہم نے اس چیز کو دیکھ کر آتے ہی پہلے پہلے وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات پہ ایک کمپنی کو کنسلٹنٹ ہائر کرکے یہ کام دیا تھا کہ ریٹ کو Evaluate کیا جائے لیکن اس کمپنی نے جب Rate evaluate کیا تو کچھ ضلعوں میں تو یہ مسئلہ ہے کہ وہاں پر کوئی ڈیمز بنتے ہیں، Acquisition بہت زیادہ ہوتی ہے، تو وہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ ریٹ زیادہ ہو، مارکیٹ کے مطابق ہو لیکن کچھ ایسے اضلاع بھی ہیں جہاں پہ ہمارے ہی ممبران صاحبان نہیں چاہتے کہ وہاں پر ریٹ زیادہ ہو کیونکہ انتقالات ہوتے ہیں اور اس میں جب ریٹ زیادہ آئے تو فیس زیادہ آتی ہے اس کی، تو اسی اسمبلی کے فلور پہ ادھر ہی بیٹھے ممبران، Elected ممبران کے کہنے پر پریشر کی وجہ سے ہمیں وہ چیز Implement نہیں کرنے دی گئی جبکہ ہمارے پاس وہ چیز پڑی ہوئی ہے، ہمارے پاس Enhance rates موجود ہیں۔ یہ آج فیصلہ کرلیں اس بات کا کہ اس پہ راضی ہیں، کل سی ایم صاحب اس کو Implement کر دیں گے اور ان شاءاللہ وہ ریٹ مارکیٹ ریٹ کے ساتھ تقریباً برابر ہے اور اس پہ بہت محنت ہوئی ہے ایک سال۔ اس کمپنی نے وارنٹی دی ہے کہ ان کا جو ریٹ ہے ان شاءاللہ انہوں نے فٹ وائز اور میٹر وائز روڈ کے ساتھ بھی کیا ہے اور آگے پیچھے بھی کیا ہے تو انہی کی وجہ سے رکا ہے وہ۔ اس کے اوپر ایک کمیٹی والی آپ بات کر رہے ہیں، وہ یہ کرلیں، بالکل میں ان کے ساتھ ہوں اس میں اور ان شاءاللہ سی ایم صاحب خود بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اس میں Implement کرنے کیلئے تیار ہیں۔ باقی جو اس حوالے سے کہتے ہیں کہ جی مارکیٹ ریٹ ڈی سی کردے تو اس میں Already کافی کیسز چل رہے ہیں اور کوئی بھی بندہ ہمیں سمجھنے کو تیار نہیں ہے اس چیز کو کیونکہ ریٹ جو ہے وہ انتقال کے حوالے سے ہے اور جب انتقال ہو جاتا ہے تو میں اسی ریٹ کی بجائے کوئی اور ریٹ اگر دوں کسی کے لینڈ کیلئے تو کل اس پہ اعتراض آتا ہے تو یہ اس

کیلئے کمیٹی بن جائے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔اس کے علاوہ جو ہمارے ایم پی اے صاحب نے بات کی سی ایم صاحب کی پہلی سپیچ کے حوالے سے کہ انہوں نے سپیچ کی تھی اور اس میں انہوں نے بہت سی چیزیں Identify کی تھیں، پچھلی حکومتوں میں رہ کے کیا ہوتا آیا ہے، میں فخر سے کہتا ہوں کہ اس سپیچ میں مجھے بھی یاد ہے انہوں نے ایک نام لیا تھا کہ ایک پٹواری ہے سعید کنگ جو کہ مافیا ہے یہاں پر اور وہ پچھلی حکومتوں میں بیٹھ کے منسٹر چینج کر دیا کرتا تھا اور ان کو شاید معلوم نہیں ہے کہ ہم نے اس کو پہلے چھ مہینوں میں نوکری سے نکال دیا ہے، وہ اب محکمہ مال کا Even employee بھی نہیں رہا، تو مافیا ختم کرنے کا ہمارا مشن تھا اور اس کا یہ ثبوت ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جی پٹواری ہیں، جو ان کے حلقوں میں بیٹھتے نہیں ہیں، وہ اپنے دفاتر میں، تو دفاتر تو ان کے بنائے نہیں گئے، پٹوار خانے بنائے نہیں گئے تھے، جب ہماری حکوت آئی ہے تو ہم نے 100 پٹوار خانے جو ہمارے شیڈول میں شامل تھے ہم نے وہ سارے مکمل کر لئے ہیں۔اس کے بعد بجٹ کے حالات کو دیکھ کر، پیسوں کو دیکھ کر جو کہ ہم سسٹم کو کمپیوٹرائزڈ کر رہے ہیں تو ایک ٹائم میں ہم دو چیزیں نہیں کر سکتے کہ ہم سنٹرز بھی بنائیں، وہ بھی Slow ہیں ہمارے کافی، پیسے نہیں ہیں اتنے حکومت کے پاس اور ساتھ پٹوار خانے بھی بنائیں لیکن پہلی دفعہ KPK میں ہماری حکومت نے پٹواریوں کو Per month جو ہے وہ ہر مہینے رینٹ دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے لئے ایک ایسی جگہ ڈھونڈیں کہ جو حلقے کے اندر ہو، اس حلقے میں وہ موجود بیٹھے ہوں وہاں پر، یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر جنہوں نے اعتراض کیا ہے اس بات پر یہ آن ریکارڈ بتا دیں کہ ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو انہوں نے کتنی Applications دی ہیں کہ ان کے پٹواری وہاں نہیں بیٹھتے اور اگر ان کی Applications وہاں گئی ہوئی ہیں، تو ڈپٹی کمشنرز کو یہاں بلایا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ آپ کیوں یہ نہیں کر رہے۔پٹواریوں کے تبادلے کے حوالے سے بھی یہ ساری پاؤرز جو ہیں ہم نے ڈپٹی کمشنرز کو دی ہوئی ہیں اسی لئے تاکہ ضلع کا مسئلہ ضلع میں حل ہو جائے، تو یہ سارے جو جن کو شکایتیں ہیں، یہ آن ریکارڈ بس لے آئیں اور یہ بتائیں کہ کونسا ڈپٹی کمشنر ان کے کہنے پہ ایکشن نہیں کر رہا؟ جو میری معلومات ہیں، اس کے مطابق ہم نے 372 پٹواری سسپنڈ کیے ہیں اب تک شکایات کی بنیاد پر اور اس میں کچھ لوگوں نے گواہی نہیں دی بعد میں اسی وجہ سے کچھ بچ گئے اور 72 Almost پٹواری Terminate کیے ہیں تقریباً، کافی تحصیلدار Terminate

ہو چکے ہیں پہلی دفعہ اس حکومت میں، نئے تحصیلدار کافی Terminate ہوئے ہیں اس حکومت میں، جو ثبوت ہے اس بات کا کہ ہم پٹواری کلچر کا خاتمہ کرنے آئے ہیں یہاں پر، ورنہ اس سے پہلے بھی یہ سب کہہ رہے ہیں کہ پیسہ چل رہا تھا تو پٹواری Terminate کیوں نہیں ہو رہے تھے، تحصیلدار Terminate کیوں نہیں ہو رہے تھے؟ 80 کروڑ روپیہ آن ریکارڈ ہم نے دوبارہ وصول کرکے عوام کو دیا ہے، یہ میں آن فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں کہ ہم نے عوام کو واپس کرایا ہے۔ اس کے علاوہ جو بات ہو رہی ہے کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے، جو لینڈ جس کو ہم کمپیوٹرائزڈ کر رہے ہیں، اس میں ماشاءاللہ یہ بہت سپیڈ سے جارہا ہے یہ کام اور اس کے اندر جو ایک بڑا مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ یہ ٹیکنکل کام ہے، اس میں جلد بازی نہیں ہو سکتی، ہم نے Ensure کرانا ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہ ہو، اس کے اندر ماشاءاللہ ہمارا تقریباً پہلا فیز جو تھا 12 ڈسٹرکٹس، اس میں ہر ڈسٹرکٹ میں 80 پرسنٹ پلس کام ہو چکا ہے، کچھ 100 پرسنٹ بھی ہو چکا ہے۔ اس میں دو مسئلے آرہے ہیں، سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہماری جو میٹنگ ہوئی ہے، مسئلہ انہوں نے حل کر دیا ہے، ایک ہمارے سنٹرز جو ہیں وہ سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ والے تھوڑے Slow ہیں ابھی تک نہیں بنے جو جو بن گئے ہیں ان شاءاللہ ان کا کام ہو چکا ہے۔ دوسرا ہمارا مسئلہ تھا ہمارے سافٹ ویئر کا کیونکہ پورے صوبے کیلئے ہمیں بڑا سافٹ ویئر چاہیئے، جس سافٹ ویئر کے اوپر ہم پورے صوبے کو اکٹھا کر سکیں، اس کیلئے اس بجٹ میں ہمیں 300 بلین دے دیا گیا ہے اور ان شاءاللہ بہت سے ایسے اضلاع اس وقت ہیں جن میں مردان Even نوشہرہ کا جو 100 پرسنٹ کام ہو چکا ہے ہمیں صرف سافٹ ویئر کی کمی ہے اور ساتھ ہی ہماری بلڈنگز کمپلیٹ نہیں ہیں تو ہم آپ کو Ensure کر رہے ہیں کہ جو 12 اضلاع فیز ون کے ہیں وہ تو سارے کے سارے اس حکومت میں شفٹ ہو جائیں گے اور جو باقی ہیں فیز ٹو والے ان کا کمیشن 2020 ہے لیکن ان شاءاللہ ہمیں پوری امید ہے کہ ان میں سے بھی ہم کافی بہت اسی حکومت میں شفٹ کر لیں گے۔ اس کے علاوہ کچھ اور ممبران صاحبان نے جو بات کی ہے، چترال یونیورسٹی کی بات کی انہوں نے، تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ چترال یونیورسٹی جو ہے وہ جہاں پہ یہ بات کر رہے ہیں وہ تو ہماری حکومت کے پلان میں ہی شامل نہیں ہے، ہماری یونیورسٹی کیلئے زمین بھی دی جا چکی ہے اور چترال شہر کے ساتھ یونیورسٹی پہ کام بھی شروع ہے تو میں ذرا ان سے کہوں گا کہ تھوڑا اپنے علاقے میں پھر بھی لیا کریں، شہر میں سارے پشاور میں ہی رہتے

ہیں، یہ لوگ جاتے نہیں ہیں حلقوں میں، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ یونیورسٹی بننے والی ہے اور کام شروع ہے اس کے اوپر۔ باقی سر! دو چیزیں اور جو بڑی Important ہیں، وہ یہ ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑا Strictly اس کے اوپر ایکشن کیا ہوا ہے، پہلی دفعہ جب بھی کوئی زمین کا انتقال کرتا ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کال جاتی ہے اس کو کہ اس سے پیسے لیے گئے ہیں یا نہیں لیے گئے اور اس کے بعد یہاں پہ ایک ممبر صاحب نے جو بات کی ہے کہ 20 لاکھ روپے لیے گئے، تو میں ان سے کہتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں یہاں پر کہ یہ بھی ڈپٹی کمشنر کو بلالیں جو بھی ہے ان کا اور یہ بھی آجائیں اور یہاں پہ حلف دے دیں کہ کس نے پیسے لیے ہیں، ہم تو یہ کام نہیں کرتے اور یہ کہہ رہے ہیں، پہلے ہم پانچ سو روپے دے رہے تھے اب اس کے بارہ اٹھارہ دے رہے ہیں تو رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں، یہ تو خود مان رہے ہیں کہ یہ جہنمی ہیں کہ رشوت دے رہے تھے، تو رشوت کیوں دیتے ہیں لوگ؟ آخر میں ایک بات یہ کروں گا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی اگر ایم پی اے جس پہ اس کے حلقے کے لوگوں کو یقین ہو، یقین ہو اس بات کا کہ وہ کرپٹ نہیں ہیں تو اس کے حلقے میں کوئی پٹواری اسے کسی بھی ووٹر سے اس کے بندے سے پیسے نہیں لے سکتا لیکن جب اس کے بندے کو پتہ ہو گا، حلقے کے بندے کو پتہ ہو گا کہ میرا ایم پی اے بھی کرپٹ ہے تو پھر وہ جب پیسے دے گا تو وہ شکایت نہیں کرے گا، تو میری گزارش ہے کہ اچھی باتوں پہ تنقید کیا کریں اور تھوڑا سا یہ جو کلچر ہے، پٹوار کلچر یہ ہم نے نہیں بنایا، یہ ہمیں وراثت میں ملا ہے ان حکومتوں سے جو انہوں نے گزاری ہیں، اپوزیشن والوں نے گزاری ہیں پٹواریوں نے کیا کیا، کس کو چلایا، کونسی حکومتوں نے کیا کیا، یہ سب کو معلوم ہے، ان شاء اللہ جو وعدے ہم نے کیے تھے وہ پوری بھی کریں گے ہم اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ رپورٹ کے مطابق پٹوار کلچر اور کرپشن میں بہت زیادہ کمی آئی ہے۔ تھینک یو ویری مچ، اگر انہوں نے واپس لینا ہے تو لے لیں ورنہ ووٹنگ کرالیں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، جی۔ جی بتائیں، ہاں جی اس پہ ووٹنگ کرلیں۔ جی جی، بس۔ جی جی، ڈاکٹر حیدر صاحب!

<u>ڈاکٹر حیدر علی پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم:</u> مائیک پلیز، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں ریونیو منسٹر صاحب کی توجہ Land Acquisition Act کے حوالے سے ایک اور

اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔Land Acquisition Act کے تحت زرعی اور آبی زمین جو ہے اس میں ہدایت ہے کہ اس کو بچایا جائے اور جو بنجر یا بے کار زمینیں ہیں، ان کو حکومتی استعمال یا جو بلڈنگ کوڈ ہے، اس کے تحت بھی یہ ہے کہ اس کو استعمال میں لایا جائے۔ پاکستان ایک زرعی معیشت ہے اور پچھلے تیس چالیس سال میں زرعی زمین بیس فیصد سے زیادہ سکڑ چکی ہے اور ہم نئی نہریں بنا نہیں سکتے اور جو ہمارے پاس پہلے سے زرعی زمین موجود ہے۔ میری ریکویسٹ ہے کہ کمشنرز صاحبان کو یہ کہہ دیا جائے، Strictly direct کر دیا جائے کہ جو زرعی زمین ہے اگر حکومت کو ضرورت ہے تو اس کو بچائے اور جو بنجر زمینیں ہیں، جو بے کار زمینیں ہیں بلڈنگز کیلئے اور حکومتی ضروریات کیلئے ان کو کام میں لایا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا، اس کو میں ووٹ کیلئے ڈالتا ہوں، جو اس کٹ موشن کے حق میں ہوں گے پہلے۔۔۔۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی!

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر۔ زما خو دا تجویز دے چې که خوک خواهش لري چې مونږ پرې ووتنګ کوؤ نو بې شکه هغوی د او کړی۔ څنګه چې ما د شهرام صاحب متعلق دغه شانتې د دوئ متعلق کټ موشن صرف په دې یو نیت باندې راوړے وو چې دلته د هغه کارکردګی رپورټ پیش کړے شی۔ حقیقت دا دے د منسټر صاحب په ډیرو خبرو باندی زه پوهه هم نه شومه خو اخلاص ئې خپل په ځائې وو۔ (قہقہے اور تالیاں) اخلاص حالانکه جناب سپیکر صاحب! زه، زه پرې ان شاء الله پوهه شومه، په کرپشن پوهه شوم، په پټواری پوهه شوم او په چترال زه خو په څلورو ټکو پوهه شومه خو Appreciate کومه ئې اخلاص ئې په خبرو کښې وو۔ زه Withdraw کومه جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، محمد علی شاہ باچا! محمد علی شاہ باچا! محمد علی شاہ باچا!

سید محمد علی شاہ: محمد علی پرې پوهه نشو هغه ورسره ډیر نزدے ناست دے مونږ به پرې دلته څه پوهه شو جی۔ دوباره د لږ وضاحت او کړی که مطمئن شو خو کښیبنو او مطمئن نشو ووټنګ له به ئې۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے چې دا به ووټ ته واچوؤ جی۔

سید محمد علی شاہ: هں جی؟

جناب سپیکر: په دې باندې به ووټ دغه اوکړو۔

(شور)

سید محمد علی شاہ: نه څه وضاحت۔

جناب سپیکر: میں نے آگے بھی جانا ہے، ہم ووٹ کیلئے ڈالتے ہیں۔ بس اب جی جو اس کٹ موشن کے حق میں ہوں گے وہ اس، (مداخلت) ایک منٹ، آپ بیٹھ جائیں جی، بس ابھی ووٹ کیلئے ڈالتے ہیں کیونکہ آپ نے کہا ہے تو میں ووٹ کیلئے ڈالتا ہوں، ہمیں ٹائم بھی بچت کرنا ہے نا آگے۔

Now, I put this cut motion to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

(Laughters)

Mr. Speaker: Confused, confused. Yes, yes,

Those who are in favour of ، څوک چې د دې کټ موشن په حمایت کښې دی

it may say 'Yes'.

Members: Yes.

جناب سپیکر: اود ریږئ، آپ پلیز Stand کیونکہ ابھی ہم کاؤنٹ کریں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ پلیز، جو اس کے حق میں ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں تاکہ ہم اس کو کاؤنٹ کر سکیں۔ جو کٹ موشن کے حق میں ہیں، کٹ موشن کے حق میں ہیں، جو کٹ موشن کے حق میں ہیں، جو کٹ موشن کے حق میں ہیں، جو کٹ موشن کے حق میں ہیں آپ تو کٹ موشن کے، کٹ موشن کے حق میں ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: ابھی جو اس کے مخالف ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: 27, 60. The cut motion is defeated and Demand is granted. Item No. 7-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان خان! جی، شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! ممبرز-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: The Demand is granted، ہم نے کہا ہے Demand is granted۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! ہاؤس کی طرف سے یہ بھی اعتراض آیا کہ ان کو چند باتیں سمجھ نہیں آئیں تو منسٹر صاحب کی دو چار باتیں میں آپ کو Repeat کرکے بتاتا ہوں کہ-----

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں، آپ نے سنی ہو نگی، آپ نے سنی ہو نگی کہ آپ یہ بتائیں کہ آپ کو کیا، کیا آپ کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ پچاس سے زیادہ پٹواری Dismiss ہو گئے ہیں؟ کیا آپ کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ چھ تحصیلدار Dismiss ہوگئے؟ کیا آپ کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ سات نائب تحصیلدار Dismiss ہوئے؟ منسٹر صاحب کا کہنا ہے کہ اگر ایم پی اے کمپلینٹ کرے گا تو پتہ چلے گا، اگر ایم پی اے کمپلینٹ کرے گا تو پتہ چلے گا۔ اچھا اب مجھے بتائیں کس ایم پی اے کو یہ نہیں پتہ کہ اس کے حلقے میں پٹواری کرپٹ ہے، کس ایم پی اے کو یہ نہیں پتہ کہ پٹواری کرپٹ ہے اور ایم پی اے شکایت کیوں نہیں لگاتا؟ یہ بات آپ کی سمجھ میں آگئی تھی۔ قہقہہ

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7، آئٹم نمبر 7، آنریبل منسٹر فار ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔ آئٹم نمبر 7 پلیز۔ آپ ادھر کھڑے ہو جائیں، آپ کی سیٹ ادھر ہے۔

(تالیاں)

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 7 کروڑ 36 لاکھ 4 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees One billion, 7 crore, 36 lac, 4 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Excise & Taxation and Narcotics Control.

Cut motions on Demand No. 07.

اس کے بعد نیکسٹ پھر دوسرا پروگرام شروع کریں گے۔ (قہقہے) جی محمد علی شاہ، محمد علی، سوری محمد علی۔اس میں آپ کو موقع دے دوں گا،اس کے اندر آپ کو موقع دے دوں گا۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر! میں دس لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Syed Muhammad Ali Shah Bacha.

سید محمد علی شاہ: زہ خپل کټ موشن واپس کومہ جی۔

جناب سپیکر: جی محمد شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: سر! زہ کټ موشن واپس کوم خو زما یو ریکویسټ دے چې کوم ډیر اهم ایشوز دی خاصکر پبلک هیلتھ دے دا نور بلدیات دی نو هغه کم از کم بلډوز کوئ مہ، زما دا ریکویسټ دے چې کوم خاص دغه دی۔ زہ خپل کټ موشن واپس کوم۔

جناب سپیکر: واپس اخلئ۔ مسٹر سردار حسین نہیں ہیں، نہیں ہیں۔ سلیم خان!

جناب سلیم خان: سر! منسٹر صاحب میرے بہت محترم ہیں،ان کی خاطر میں Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: منسٹر صاحب کو کیا کہیں ہم لوگ؟ Withdraw کرتے ہیں ہم لوگ۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اعظم خان درانی نہیں ہیں، مسٹر صالح محمد!

جناب صالح محمد: سر! کٹ موشن واپس لینا چاہتا ہوں اور ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر اعزاز الملک افکاری۔

جناب اعزاز الملک: واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مسٹر فخر اعظم وزیر، مسٹر شاہ حسین خان الائی، مفتی سید جانان، سردار ظہور احمد۔ مسٹر محمود خان بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! منسټر صاحب ته زمونږ ته دا ریکویسټ دے چې دے د مونږ خالي په دې پوهه کړی چې دوئ پوره کال کښې څومره آمدن او څومره اخراجات، نور کټ موشن مونږ ټول اپوزیشن، منسټر صاحب ډیر ښه سړے دے خو دے به مونږ ته سر، سپیکر صاحب! تقریر په اردو کښې کوی لکه شا ته کال ئے چې کړے وو۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زه د ایک هزار روپئ کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Madam Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! منسٹر بہت ہی اچھے ہیں اور اسلئے ہم اس کو واپس لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر! منسٹر صاحب کی طبیعت اور اس کی ملنگ شخصیت، پچھلے سال بھی ہم نے کہا تھا کہ ہم اس کو Contest نہیں کرتے اور میں واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا، میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! ایک روایت چل پڑی ہے، سب واپس لے رہے ہیں تو منسٹر صاحب کی آنر میں I withdraw my cut motion.

(تالیاں)

جناب سپیکر: رقیہ حناء، میڈم رقیہ حناء۔

محترمہ رقیہ حناء: واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Aamna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: سر! کچھ چھوٹی موٹی باتیں ہیں وہ میں Written form میں منسٹر صاحب کو دے دوں گی اوران کے آنر میں ہم واپس لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں ضیاءالرحمان صاحب۔

میاں ضیاءالرحمان: سپیکر صاحب! میں بااخلاق، درویش اور فقیر صفت منسٹر صاحب کو سلام پیش کرتا ہوں اوران کے احترام میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ چونکه دا منسټر صاحب زما خیال دے د عمر په لحاظ هم او د سینیارټی په لحاظ هم په ټولو کبنې د عمر په لحاظ مشر دے نو مونږ ټول د دوئ احترام کوؤ او دا کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! چونکہ منسٹر صاحب بااخلاق ہیں، عزت کرتے ہیں تو اس وجہ سے، خواتین کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں تو اس وجہ سے یہ کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں اور قہقہے)

Mr. Speaker: Welldone, welldone.

(Applause)

جناب سپیکر: جی، سی ایم صاحب، جناب پرویز خٹک صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ): محترمہ نے بات کی ہے تو اس کا کیا مطلب کیا صرف یہی عزت کے لائق ہیں؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: محمد رشاد خان، محمد رشاد۔

جناب بابر خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اس میں نہیں ہے آپ کا، ہے؟

جناب بابر خان: جی۔

جناب سپیکر: اچھا، اس کے بعد آپ۔

جناب بابر خان: سپیکر صاحب! زه ئې هسې هم واپس اخلم خو لږ د منسټر صاحب تعریف اوکړم ډیر زیات ښه سړے دے چې دا نور هم د دوئ په شان شی۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: مسٹر محمد رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب! منسټر صاحب ډیر شریف سړے دے او مخکښې علی امین ګنډاپور صاحب خفه شولو او د هغوی وجې نه ووتنګ وو نو هغوی له هم پکار ده چې اسمبلئ ته د بار بار مطلب راځی، دا دلته د دوئ دفتر، په دې صوبه کښې بنی ګاله ته د تلو نه زیات ذمه واریانې ئې زما په خیال دلته په صوبه کښې دی نو داسې به د جمشید خان شان هر سړے به خپل هغه تحریک واپس اخلی۔ زه صرف جی هغه، محکمې چې کوم ټیکسز هغه اهداف وو کوم چې تاسو هغه کوم ځان ته مقرر کړی وو، مخکښې بجټ کښې په دې باندې ډیر بحث شوے وو۔ د هغې باره کښې ما وئیل که جمشید خان مونږ لږ پوهه کړی۔ دویم دا جی اهم مسئله ډیره ضروری مسئله۔ زمونږ دلته خلق رجسټریشن کوی خپل دې صوبې کښې او بیا دا ګاډی چې کله ځی، پنجاب ته ځی یا سندھ ته ځی، هلته دوئ باندې دوباره هغه چې کوم دغه دی دا ټیکسز وی، هغه دوباره هغه Pay کوی نو دا مسئله د ډیر عمر نه روانه ده اوسنئ نه ده۔ په غټو ګاډو کښې په وړو ګاډو کښې زمونږ ګاډو ته ډیر، زمونږ نمبر پلیټ ته ډیر سپک کتلې کیږی۔ نو زه د منسټر نه دا تپوس کومه چې د دې د پاره صوبائی حکومت یا محکمې تر اوسه پورې څه اوکړل او دې سره زه خپل د کټوتئ تحریک هم واپس اخلم۔

جناب سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر۔ زما هم دغه سوچ وو چې کوم شهرام صاحب او علی امین ګنډاپور صاحب خپل د ډیپارټمنټ حوالې سره یو کارکردګی رپورټ ئې مخې ته ایښودے وو چونکه د دې ډیپارټمنټ متعلق کوئسچنې هم کمې راځی

اسمبلی فلور ته، داسې کال اټینشن وغیره هم ډیر کم راځي۔ نو عرض زمونږ دا ووچې دا منسټر صاحب د دلته کارکردګۍ رپورټ پیش کړی خو ملګرو ټولو د ده په حق کښې Withdraw شوی دی نو د منسټر صاحب که د ډیپارټمنټ کارکردګي دلته بیان نشي نو د ده خپله پرسنلي کارکردګي وی نو لهذا زه په خپله Withdraw کیږم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نیکسټ، پلیز۔ سردار حسین بابک صاحب! زما په خیال تاسو د ټولو په ځائي خبره اوکړئ نو۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں ابھی تک صرف اسی لئے انتظار کرتا رہا کہ تمام ممبران کہتے ہیں کہ میاں صاحب جو ہیں وہ بڑے شریف النفس ہیں، اچھے ہیں، تو میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ میں بھی اگر جلدی لے لوں تو خدانہ کرے ان کو نظر نہ لگ جائے تو "نظر ماتي" کیلئے میں نے چیز موؤ کی ان شاءاللہ ایسی کوئی بات نہیں رہے گی لیکن یہ ہے کہ ضرور نوٹس میں میں پہلے بھی میاں صاحب کے لایا تھا جب ہماری حکومت تھی تو جو ٹوبیکو سیس ہوا کرتا تھا، ٹوبیکو سیس بونیر میں تین Constituencies سے اور تینوں حلقوں میں برابر تقسیم ہوتا تھا لیکن بدقسمتی سے، مجھے پتہ ہے اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہوگا لیکن بدقسمتی سے جب انصاف والوں اور اسلام والوں کی حکومت آئی ہے تو آپ پچھلے 2008 سے 2013 کا ریکارڈ اٹھائیں، بونیر میں جتنا بھی ٹوبیکو سیس ہوا کرتا تھا، وہ تین مختلف Constituencies پہ Equally distribute ہوتا تھا، ابھی آپ اٹھائیں تو آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ مساوات اور اسلام اور انصاف کے تقاضے کہاں تک پورے ہو رہے ہیں؟ تو صرف یہی، اور دوسرا میرا یہ تھا کہ ابھی ماشاءاللہ آخری بجٹ بھی پاس ہو گیا ہے، چار بجٹ تو ہو گئے ہیں ہم نے آپ کو سنا نہیں، (قہقہے) کسی نے آپ کو نہیں سنا ہے، پھر میری یہ خواہش تھی کہ میں ذرا پوچھوں کہ یہ جو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ہے، اس کے ریونیو میں کتنا اضافہ ہوا ہے یا Overall چار سال میں آپ لوگوں نے ابھی تک کیا کچھ کیا ہے؟ ان شاءاللہ اس کے بعد میں، ابھی سے واپس لیتا ہوں لیکن ان دو نکتوں پر اگر آپ ذرا بات کر لیں تو ہمیں خوشی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سردار حسین بھائی نے جو بات کہی، میں صرف ٹوبیکو سیس کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ یہ اس کا ایک طریقہ کار ہے اور جن علاقوں میں جتنا ٹوبیکو ہوتا ہے یعنی تین حلقے ہیں، میرے حلقے میں سب سے زیادہ وہاں Tobacco growers ہیں، اس کے حلقے میں دوسرے نمبر پر ہیں اور مولانا مفتی غفور کے حلقے میں نہ ہونے کے برابر ہیں اور یہ ہر سال Analyze کرتا ہے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اور وہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ، Crop reporting کے ذریعے وہ یہاں آتی ہے اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ساتھ ملکر جس طرح صوابی میں یہ جھگڑا چل رہا ہے، اس کی حکومت میں اسلئے یہ ہوا تھا برابر میں تقسیم کہ ان کے سارے ممبر زان کے اپنے تھے، وہاں یہ تقسیم نہیں تھی اور اس وجہ سے یعنی پچھلی گورنمنٹ میں اگر یہ ہوا ہوگا مجھے پتہ نہیں ہے لیکن اس کا ایک طریقہ کار ہے اور ایک فارمولے کے مطابق یہ چل رہا ہے اسلئے وہی طریقہ ٹھیک طریقہ ہے اور جتنے بھی Growers ہیں کیونکہ ٹوبیکو سیس کا مقصد ہی یہی ہے کہ جن علاقوں میں یہ Cultivate ہوتا ہے، ان کی تناسب سے یہ رقم ان لوگوں کو دی جاتی ہے، میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب، میاں جمشید صاحب۔

(تالیاں)

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): یره محمود خانه! ته هم مونږ نه پرېږدې کنه۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ٹھیک ہے، بابک صاحب نے ٹھیک کہا، بولیں آپ لوگوں کی چار سال سنتے رہے ہیں۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی کارکردگی کے بارے میں درج ذیل تفصیلات یقیناً میرے Colleagues کیلئے اطمینان کا باعث ثابت ہوں گے اور یہ محکمہ ہذا کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہماری حکومت نے اٹھارہویں ترمیم کے تناظر میں KPRA کا قیام عمل میں لایا، سیلز ٹیکس اینڈ سروسز کی مد میں اربوں روپوں کی اضافی آمدن سے صوبے کی مالی حالت بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ (تالیاں) جب ہم آئے 2013 میں تو ہمیں ایف بی آر کی، ایف بی آر کے تھرو ملتا تھا چار بلین روپیہ، ابھی 2017 تک وہ ہم لے گئے چار ارب سے دس ارب روپے تک وہ ہم دے رہے ہیں اور ان شاء اللہ جب 2018 مالی سال ختم ہوگا تو یہ ٹارگٹ 13.5 بلین تک ہم پہنچائیں گے ان شاء اللہ۔ (قہقہے اور شور)

صبر خبره واؤرئ مړه، بنه دې نه علاوه، اس کے علاوہ جو ایکسائزڈیپارٹمنٹ ہے، جب ہم آئے تو دو ارب روپے جو تھا وہ ٹارگٹ تھا، دو ہزار سے ہم لے گئے 3.5 بلین تک، کارکردگی، اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ (قہقہے اور شور) شکریہ، میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو مجھے عزت دی اللہ آپ کو اس سے ہزار گنا زیادہ عزت دے دے۔ والسلام۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، جی محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ باچا۔

<u>سید محمد علی شاہ</u>: یو یو ګاډی اعلان ټولو د پاره اوکړئ میاں صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Since all the honourable Members have withdrawn their-----

<u>جناب اعزازالملک</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: سوری، اعزازالملک افکاری۔

<u>جناب اعزازالملک</u>: معزز منسټر صاحب خپله کارکردګی پیش کړه او ټوله محکمه الحمد لله په خندا خندا چلوی او زما سره ئې هم یو کار کړے دے زما په حلقه کښې چې صرف د هغې وضاحت اوکړی۔ څکه چې ایم پی اے په مشوره باندې یو کلاس فور کیړی او ډیر اهم غریب سړے ئې پاتې کړے دے او خپل د یو دوست ملګرے ئې اخستې دے د هغه ځوئی، نو دا کار ئے کړے دے که بیا ئې نه کوی نو دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔ بیا به ئې نه کوی۔

<u>وزیر آبکاری و محاصل</u>: بیا به نه کومه۔

(قہقہے)

<u>Mr. Speaker:</u> Since all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

معززاراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے، لہذا میں قاعدہ 148 کی ذیلی قاعدہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 18-2017 کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کے بغیر منظور کرتا ہوں۔ جی جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ما لہ لږہ موقع را کړہ، ما لہ لږہ موقع را کړہ۔

جناب سپیکر: جی بابک! بات کرو جی۔

جناب سردار حسین: نہ نہ، ګورہ دا خو دا سې ہم نہ دہ کنہ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: دا مارشل لاء خو نہ دہ کنہ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: مارشل لاء نہ دہ کنہ، مارشل لاء نہ دہ، مارشل لاء نہ دہ، ما لہ یو منټ موقع را کړئ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: ریکویسټ کوم، ګورہ دا خو مونږ دا منو، میں مانتا ہوں کہ آپ کے پاس یہ اختیار ہے، میں یہ کہوں گا کہ پھر یہ اختیارات کا ناجائز استعمال ہے، یہ بجٹ ہے، چار سال ہو گئے چار سال، اپوزیشن کو اسی حکومت نے دیوار سے لگایا، ہمارے پاس صرف یہ ایک بجٹ سیشن رہتا ہے اور یہی موقع ہمارے پاس رہتا ہے جس میں ہم اپنے حلقوں کے، اپنی پارٹیوں کی نمائندگی کا حق ادا کر سکیں، اب وہ حق بھی ہم سے لے رہے ہیں، ایمرجنسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔

جناب سردار حسین: نہیں نہیں، ایمرجنسی کونسی ہے؟ آپ کے پاس اختیار ہے، رولز میں آپ کے پاس اختیار ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پاس اختیار بھی ہے اور میں نے اسمبلی سے وہ کیا ہے، آپ مجھے بات کرنے دیں پلیز۔

(مداخلت) سردار حسین صاحب! آپ نے جو بات کی ہے، میں نے اسمبلی سے یہ شیڈول پاس کروایا۔

(مداخلت)   آپ مجھے دیکھیں، آپ مجھے بات، اب میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔   (مداخلت)
نہیں پلیز آپ بات سن لیں، آپ بات سن لیں، میں تو بات کر لوں پھر آپ بات کر لیں۔   (مداخلت)
نہیں میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے شیڈول پاس کیا ہوا ہے اسمبلی سے، شیڈول کی منظوری آپ لوگوں نے دی ہے، میں نے شیڈول پاس کیا ہوا ہے اسمبلی سے۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: مجھے موقع دے دے نا، مجھے تو بات کرنے کا تو موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: بات کا تو آپ موقع دے دیں نا۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب سردار حسین: دیکھیں سپیکر صاحب! یہ بجٹ ہے اور اسی بجٹ نے اور اسی ہاؤس نے پاس کرنا ہے، اسی بجٹ کو اسی ہاؤس نے پاس کرنا ہے۔ ہم دیکھ بھی رہے ہیں کہ سارے بجٹ میں حکومت نے اپوزیشن کو دیا کیا ہے؟ ہم آپ کو کسٹوڈین سمجھتے ہیں اسی لئے ان اجلاسوں میں آتے ہیں، ہم آپ کو کسٹوڈین سمجھتے ہیں اسی لئے اس اسمبلی کے وقار کو برقرار رکھنے کیلئے اپنا ایک کردار ہے، ایک پولیٹکل کارکن کی حیثیت سے اور ایک ممبر کی حیثیت سے ادا کرتے ہیں لیکن مجھے بتایا جائے کہ کونسی ایمرجنسی، یہ رولز میں تو لکھا ہے کہ Days, Days، مجھے پتہ ہے جب آپ نے ہمیں بلایا، میں نہیں آیا، مجھے پتہ تھا، میں نے مولانا لطف الرحمان کو کہا بھی کہ جانا نہیں چاہیئے، نلوٹھا بھی نہیں آیا اور میں بھی نہیں آیا، یعنی جو بجٹ تیار ہو رہا تھا اسی بجٹ میں حکومت نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ ہم سے مشاورت کر لے، ہمیں ساتھ بٹھائے، پھر بجٹ کو پاس کرنے کیلئے اور پھر حکومت اپنے طریقے سے پاس کرنے کیلئے ہمیں بٹھا کر یہی کرنا تھا اسلئے میں نہیں آیا تھا۔ پھر بھی آپ نے اپنا شیڈول رکھا، یہ شیڈول حکومت کا شیڈول تھا ورنہ آج ابھی عید میں کتنے دن رہتے ہیں، یہ سارے صوبے کیلئے ایک بجٹ نے پاس ہونا ہے، اسی بجٹ پہ بحث نہیں ہو گی، اسی بجٹ پر تجاویز نہیں آئیں گی تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سات کٹ موشنز تک تو تجاویز آ گئیں، یہ باقی جو کٹ موشنز ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بنا بنایا بجٹ آ کے اس اسمبلی سے پاس ہو گا، لہذا سپیکر کا یہ رویہ، حکومت کا یہ طریقہ، اسمبلی

کا یہ طریقہ، یہ جمہوری بھی نہیں ہے، یہ آمرانہ طریقہ ہے اور ہم اس طریقے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب! بھرپور مذمت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں بالکل وضاحت کرنا چاہتا ہوں، نمبر ون، نمبر ون ایک منٹ، میں سب سے پہلے، نہیں سکندر خان! آپ بات کرلیں، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر (وزیر آبپاشی)}: سپیکر صاحب! بابک صاحب نے تو اعتراض اٹھایا لیکن میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی یہ اسمبلی رہ چکی ہے، ان کی حکومت بھی رہ چکی ہے، اس میں تین تین دن میں بھی بجٹ پاس ہو چکے ہیں تو ایسے بھی وہ نہیں ہے۔ (تالیاں) یہ ماضی میں بھی اس کے Precedents موجود ہیں تو اس حوالے سے ان کو وہ نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے تو ٹائم دیا اور اس میں ان کو پہلے سے یہ Realized کرنا چاہیئے تھا اور Selected کٹ موشنز کے اوپر، ڈیمانڈز کے اوپر ان کو کٹ موشنز پیش کرنے چاہئیں تھیں لیکن اب چونکہ ایک شیڈول ہے اور وہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی جو آپ نے بلائی تھی، سارے پارلیمنٹری لیڈرز کو بلایا، اس میں ڈسکس ہوا اور اس میں طے ہوا شیڈول، تو اس کے بعد میرے خیال میں ابھی ادھر اگر اس بات کو اٹھایا جائے تو یہ اس لحاظ سے زیادتی ہے۔ بابک صاحب کہہ رہے تھے کہ یہ نہیں تھے لیکن لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب موجود تھے، ان کے نمائندے موجود تھے، تو اس حوالے سے یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ جی Individual وہ ہو، آپ نے اپنا نمائندہ بھیجا تھا تو اس حوالے سے وہ تھا اور میرے خیال میں یہ ماضی میں کیونکہ Precedent ہے تو اس کیس میں اس کے اوپر وہ نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! زمونږه بابک صاحب لږ جذباتي شوے دے۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا صاحب۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! مونږه بالکل تاسو له درغلي وو صرف د شیډول د حده پورې مونږه ډسکشن کړے دے۔ چې شیډول تاسو مونږ ته مخې ته کیښنودو د شیډول د حده پورې زمونږه اپوزیشن لیډر دے، زمونږه مشر دے۔ زه ورسره درغلے یمه، مونږه پرې باقاعده ډسکشن کړے دے خو صرف د شیډول تر حده

پورې مونږه کړے دے۔ دا مونږه نه دی کړی چې یره تاسو ډیمانډز بلډوز کړئ یا بل دا، د شیډول تر حده پورې اوس هم په خپل شیډول باندې ولاړ یو او مولانا صاحب هم دا دے مخامخ ناست دے۔ د شیډول تر حده پورې مونږه مطمئن یو خو کم ازکم دا پکار ده چې اووه که دغه ډیمانډز راغلل نو دا سې یو Selective ډیمانډز د مخې ته کیږدی او پکار ده چې په هغې باندې ډسکشن اوشی، د هغې نه پس تاسو چې کومه کارروائی کول غواړئ۔

جناب سپیکر: جی مولاناصاحب، سکندر خان۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): سر! یہ تواس وقت ان کو ڈسکس کرنا چاہیئے تھا، جب شیڈول ڈسکس ہو رہا تھا اس وقت ان کو یہ احساس ہونا چاہیئے تھا کہ اس میں یہ ہو گا اور اس وقت ان کو وہ کرنا چاہئیے تھا، ایسے اس میں وہ نہ کریں کیونکہ پہلے شیڈول میں اگر آپ دو دن رکھتے ہیں تو اس میں پھر اس کے مطابق ہی وہ ہو گا۔ اس میں Obviously جب ٹائم گزر جائے گا تو سپیکر صاحب کو اپنا اختیار استعمال کرنا پڑے گا اور یہ میرے خیال میں رولز کے مطابق ایک بات ہے، اس کے اوپر ان کو اعتراض نہیں کرنا چاہیئے جی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: مولاناصاحب۔ جی، مولاناصاحب۔

مولانالطف الرحمان قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! دا سې ده چې دا کومه خبره چې محمد علی شاه باچا اوکړه چې Selective هغه پکښې واخلو، په هغې باندې بحث اوشی۔ بیا ټهیک ده بیا د هغې نه پس تاسو خپل هغه کارروائی اوکړئ۔

جناب سپیکر: جی جی، بالکل مطلب چې دے زمونږه روژه هم ده او ټائم هم دغه کوؤ۔

قائد حزب اختلاف: لا ټائم شته کنه، لا ټائم شته۔

جناب سپیکر: تاسو چې کوم ډیپارټمنټس دغه وئیلی وو مونږه په هغې باندې Agree یو خو بیا مونږ ته اندازه اولګیده چې څه خلق پرې نه دی Agree۔ په دې وجه زه په هغې باندې لاړمه۔ جی میډم، جی میډم نګهت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! ایک تو جو بھی پارلیمانی لیڈرز نے جا کے آپ سے Decide کیا، سب سے پہلے تو میں یہاں پہ ایک تو آپ کی چیئر کا ہمیں بہت زیادہ احترام ہے لیکن آپ نے تمام ٹائم مردوں کو دیا لیکن عورتوں کو صرف تین تین چار چار منٹ دے کر ان کی تقاریر بھی کاٹ دیں، چلیں وہ بھی ہم نے کہا ٹھیک ہے لیکن ابھی جو کٹ موشنز ہیں جیسے ہوم پہ ہم نے چھوڑ دیا سب کچھ، میں نے تو صرف دس موشنز پر بات کرنے کی اجازت مانگی ہوئی ہے نا، اس میں ہم ہیلتھ پہ اگر بات نہیں کرتے ہیں جو کہ Important ہے، اگر ہم ایجوکیشن پہ بات نہیں کرتے ہیں، اگر ہم پولیس پہ بات نہیں کرتے ہیں، اگر ہم پبلک ہیلتھ پہ بات نہیں کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب! تو یہ بہت بڑی ایک زیادتی ہو گی کیونکہ ہیلتھ پہ بات کرنا اسلئے ضروری ہے کہ جو کچھ آج ہو رہا ہے ڈاکٹروں کے ساتھ، جو کہ آج جو زیادتیاں ہو رہی ہیں ڈاکٹرز ہاسپیٹلز میں، پولیس کی مار کٹائی کی وجہ سے وہ ہاسپیٹلز میں پڑے ہوئے ہیں، تو سر! اس میں کیا ہو گا، اس میں کون ایکشن لے گا؟ تو وہ ہم بات سی ایم تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ مذاکرات کی طرف آئیں۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب، میں Basically، ابھی تو میں نے مطلب اناؤنس کیا ہے سارا اور ہم چاہ رہے تھے کہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے کوئی بات کریں تو کوئی طریقہ ہونا چاہیئے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، ہم اسی کرسی کا تو احترام کرتے ہیں تو آپ احترام ضرور کرو گے۔ کونسی ایمرجنسی ہے، کونسی ایمرجنسی ہے، کونسی ایمرجنسی ہے؟ آپ ہمیں وقت دو، آپ ہمیں ٹائم دو۔

جناب سپیکر: نہیں دیکھیں، دیکھیں آپ کا طریقہ بالکل نامناسب ہے سردار حسین صاحب، میں آپ کی پارٹی کا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میرے جو الفاظ، میرے جو الفاظ غیر پارلیمانی ہوں گے، ان کو Expunge کیا جائے، میرے جو الفاظ، میرے جو الفاظ پارلیمانی نہیں ہوں گے، اس کو Expunge کر لیں، میرے الفاظ اگر پارلیمانی نہیں ہوں گے تو Expunge کر لیں لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں، یہ کونسا طریقہ ہے؟

جناب سپیکر: میں بالکل آپ، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے جس Attitude سے آپ Behave کرتے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے، یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ اس طرح، دیکھیں، بجائے اس کے آپ کوئی Suggest کر

لیں، اس کی جگہ آپ جس قسم کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، مناسب نہیں ہے۔ آپ مجھے بتائیں کیا Suggest، جس طرح محمد علی شاہ باچانے Suggest کیا، جس طرح مولانا صاحب نے Suggest کیا اور آپ ایک طرف سے بات کرتے ہیں۔ Ji, Demand No. 8. Minister for Law, on behalf of Chief Minister.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 65 کروڑ 44 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ وقبائلی امور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ہاں جی، میں صرف مولانا صاحب! چونکہ میں کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہوں، میں تمام اس کو چلاؤں گا۔ میں نے اپنے اس کے مطابق تمام پارلیمانی پارٹیز لیڈرز کو بلایا، ان سے مشاورت کی، ایک انڈرسٹینڈنگ ڈیویلپ ہوئی۔ مجھے اگر آپ ایک Suggestion دیں کہ یہ طریقہ ہے تو وہ ٹھیک ہے لیکن اس میں تو ایک طریقہ ہوتا ہے بات کرنے کا، اس پر مجھے افسوس ہے بہر حال آپ مجھے بتائیں، مولانا مجھے Suggest کریں کہ کیا اس میں ہم ابھی کر سکتے ہیں تاکہ آج ہم باقاعدہ یہ ایجنڈا ابھی پورا کریں۔ جی شاہ فرمان، شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): سپیکر صاحب! میں ایک منٹ، میں بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! جناب سپیکر! یہ جو بجٹ کے دوران شیڈول جاری ہوا یا اس وقت جس ایشو کے اوپر بحث ہے، میں صرف جناب سپیکر! آپ کے سامنے ایک ایشو رکھنا چاہتا ہوں۔ اس اسمبلی کا ریکارڈ موجود ہے، اس اسمبلی کے اندر پارٹی ممبران کی تعداد بھی موجود ہے، سب سے پہلے وہ ریکارڈ نکالا جائے کہ کس پارٹی کے کتنے ممبرز ہیں اا وران کو کتنا ٹائم ملا اور پھر Individual ریکارڈ، Individual ریکارڈ آپ منگوائیں اور اس ہاؤس کو بتادیں کہ Individually کس کو کتنا ٹائم ملا۔ میں سمجھتا ہوں کہ لیڈر آف اپوزیشن مولانا صاحب ہیں لیکن لیڈر آف اپوزیشن کا کردار بابک صاحب ادا کر رہے ہیں۔ اگر پوری اسمبلی میں سب سے زیادہ ٹائم بابک صاحب کو ملا ہے تو بجٹ کے اس شیڈول میں ان کو اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ میری گزارش ہے کہ

دونوں چیزیں ہاؤس کے سامنے لائی جائیں کہ اگر پارٹی کے ممبران چار ہیں اور سب سے زیادہ ٹائم ملا ہے اور Individuallyاگر ایک ممبر کو سب سے زیادہ ٹائم ملا ہے تو ہاؤس کو پتہ ہو تا کہ سپیکر پر اعتراض کرنے سے پہلے حقیقت اس ہاؤس کے سامنے آپ کو لانی ہو گی مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مولانا لطف الرحمان صاحب! مولانا لطف الرحمان صاحب!

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! ما مخکښې هم خبره اوکړه چې دیکښې تاسو Selective Demands چې کوم کړی دی او په هغې باندې ډسکشن اوشی-----

جناب سپیکر: تاسو کوم لکه کوم دوه درې ما ته اووایئ تاسو که لکه د مثال په طور ایجوکیشن، هیلته او لوکل ګورنمنټ وایئ۔

قائد حزب اختلاف: ایجوکیشن دے، هیلته دے، ایریګیشن دے او پولیس دے، دا څلور پینځه ډیپارټمنټس باندې، د هغې په Demands for grant باندې تاسو ډسکشن اوکړئ۔

جناب سپیکر: جی چیف منسټر صاحب! چیف منسټر صاحب!

قائد حزب اختلاف: پبلک ہیلتھ۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب، جی عنایت خان!

نکتہ اعتراض

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں دوبارہ اسی بات کو دہراؤں گا، آپ کی توجہ چاہتا ہوں سپیکر صاحب! آپ نے مجھے وقت دیا ہے، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، یہ اگر Possible ہے کہ Selective Departmentsکے اوپر جو ڈسکشن ہے، وہ آپ Manageکر سکیں گے اور جو آپ کے ساتھ جو اسمبلی کا اپنا دورانیہ ہوتا ہے، وہ بھی رولز آف بزنس کے اندر Fixہوتا ہے کہ اسمبلی کے ایک سیشن میں آپ کتنے گھنٹے بیٹھ سکتے ہیں، وہ آپ Calculateکریں اپنے اسمبلی سٹاف سے پوچھ کر کہ کتنے گھنٹے بیٹھ سکتے ہیں، اس کے اندر اگر آپ Manageکر سکتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے Selective Departments، لیکن میرا خیال ہے اور میں Sureہوں اس پر کہ اس رولز آف بزنس کے اندر آپ ایک سیشن کے اندر جتنے

گھنٹے بیٹھ سکتے ہیں، اس میں آپ نے Already تین گھنٹے Exhaust کر دیئے ہیں And you have only one hour، تو اب آپ یہ جو چالیس پچاس کٹ موشنز ہیں، کیا یہ ڈیمانڈز ڈسکشن کے ساتھ گرانٹ ہو سکیں گے؟ اس دن یہ کارروائی مجھے نہیں لگتا ہے کہ آپ نہیں کمپلیٹ کر سکیں گے، اسلئے آپ نے جو Decision لیا ہے وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: انیسہ، انیسہ زیب۔ میڈم انیسہ زیب۔ میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنی ترقی): Thank you, Mr. Speaker Mr. Speaker, we have great respect for the honourable Opposition Members، ہمیں ان کا بہت خیال ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی Input بہت Important ہے لیکن اس چیز کو Realize کرنا پڑے گا کہ آپ کی پاورز Although Inherent ہیں لیکن اگر آپ ایک دفعہ Guillotine آرڈر کرتے ہیں تو پھر Selective نہیں ہو سکتا، اگر وہ کسی جگہ چاہتے ہیں کسی خاص منسٹری میں تو وہاں تک جانے کیلئے دو صورتیں ہیں یا تو اپوزیشن کے ممبرز جنہوں نے کٹ موشنز پیش کی ہیں، وہ Straightaway اس بات کا اعلان کریں کہ وہ اپنی کٹ موشنز Withdraw کرتے ہیں ایک ہی go میں اور ہم تیزی سے اس پر ووٹنگ کریں اور پھر ہم Selective positions پر پہنچ کر جس منسٹری میں یہ چاہتے ہیں، سوشل سیکٹر ہے، ایجوکیشن ہے یا لوکل گورنمنٹ ہے، اس پر ہم ان کی کٹ موشنز، لیکن ایک دفعہ آپ Guillotine اناؤنس کر دیں اس کے بعد پھر یہ Selective پھر نہیں ہو سکتا Under the rules Mr. Speaker.

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 18-2017 پر بحث و رائے شماری

جناب سپیکر: جی میں اس طرح کرتا ہوں کہ کچھ ڈیپارٹمنٹس میں آخر میں، میں اس کو آخر میں لیتا ہوں تاکہ میں تھوڑا ایجنڈا آگے بڑھا لوں، یہ چار پانچ ڈیپارٹمنٹس ہیں چار پانچ، (مداخلت) ایک منٹ جی، اچھا یہ تو اناؤنس ہو چکا ہے، اس کو میں کرتا ہوں، آگے پھر میں دو تین آپ کہتے ہیں اس کو میں Reconsider کروں گا لیکن پہلے میں، The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 01 billion, 65 crore, 44 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Home?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 9.آٹھ نمبر کو چھوڑ دیا۔ Adviser to the honourable Chief Minister.

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں On behalf of Chief Minister تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 2 کروڑ 45 لاکھ 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion, 2 crore, 45 lac, 15 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Prisons? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 10, honourable Minister for Law.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 39 ارب 73 کروڑ 36 لاکھ 61 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 39 billion, 73 crore, 36 lac, 61 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Police?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Interruption)

جناب سپیکر: چلو آپ، یہ تو وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ ہو گیا پھر آپ کو موقع دے دیں گے، اس کے اوپر آپ بالکل بات کرلیں گے، آخر میں میں موقع دوں گا اس کیلئے۔ ڈیمانڈ نمبر 11، آنریبل منسٹر فار لاء۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 13 کروڑ 82 لاکھ 17 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل اور انصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 4 billion, 13 crore, 82 lac, 17 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect Administration of Justice? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 12.

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 ارب 99 کروڑ 38 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 11 billion, 99 crore, 38 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Higher Education, Archives & Libraries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، سوری سوری۔

جناب سردار حسین: علی امین گنڈاپور سے مخاطب جی آپ کچھ فرما رہے تھے؟آپ کچھ فرما رہے تھے؟

جناب سپیکر: جناب سردار حسین سے نہیں آپ بات کریں، میرے ساتھ بات کریں، آپ ادھر بات کریں نا، میں ادھر ہوں۔

جناب سردار حسین: ما وئیل چې سپیکر صاحب! اول، اول د راباندې په ګرانه ګرانه پاس کول او اوس ئې راباندې په آسانه آسانه پاس کوئ لږه لږه موقع خو راله پکښې راکړه۔ زمونږ غرض دا نه وو، په دې پوهیږو، په دې پوهیږو۔

جناب سپیکر: زه تاسو له، ګوره لږ ټائم به هم برابر کړو او تاسو له به چانس درکړم بالکل چې تاسو خبره کول غواړئ۔ جی، ڈیمانڈ نمبر 13، اس کو چھوڑوں، ڈیمانڈ نمبر 14۔

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ On behalf of the Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 88 کروڑ 67 لاکھ 80 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات اور تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: جی راجہ فیصل زمان صاحب! راجہ فیصل زمان!

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! اس پر ہم بات کرنا چاہتے تھے اور اس میں کٹ موشنز بھی لائے ہوئے تھے اور یہ وہ ڈیپارٹمنٹ ہے کہ جس میں سب کو پرابلم ہے، اس میں آپ کی بلڈنگز بھی آتی ہیں، سکولز بھی آتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنا نقطہ نظر پیش کرلیں، پلیز۔

راجہ فیصل زمان: جی؟

جناب سپیکر: اپنا نقطہ نظر پیش کرلیں، جو بات آپ کرنا چاہتے ہیں۔

راجہ فیصل زمان: میرا مقصد یہ ہے سر! کہ ہم سب جتنے ایم پی ایز ہیں، ان کی جتنی یہ خاص طور پر سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ اس سے Related ہے اور میرے حلقے میں بھی کچھ ایسی سکیمز اناؤنس کی گئی ہیں جن کا آگے

آنے والے الیکشن سے بھی تعلق ہے۔ سر! میرے حلقے میں 3ارب اور 10 کروڑ کی سکیم کا اعلان ہوا ہے مجھے تو خوش ہونا چاہیئے، میرے حلقے میں 25 کروڑ کی سکیم کا اعلان ہوا ہے، میرے حلقے میں ڈھائی کروڑ کی سکیم کا اعلان ہوا ہے، مجھے منسٹر صاحب سے Explanation چاہیئے کہ اس کی اونرشپ میرے حلقے میں مجھے ملے گی؟ اور دوسرا یہ کہ جو فنڈنگ ہماری نہیں ہو رہی، پچھلے دو تین سال سے جو کام رکے ہوئے ہیں، ان کے حوالے سے وہ ہمیں کلیئر کریں۔ میں تو سر! آپ سے، منسٹر صاحب سے اور آپ سے یہ ایشورنس چاہتا ہوں کہ جو ایم پی اے جس حلقے کا ہے، اس حلقے میں اس کو اونرشپ ملنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: سلیم خان، سلیم صاحب، چترال۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ جو ہے جی، سب سے اہم Role اس کا، پورے اگر ایجوکیشن کو لے لیں، ہیلتھ کو لے لیں یا روڈز سیکٹر کو لے لیں یا جو بھی سیکٹر ہے، ان سب میں سی اینڈ ڈبلیو کا بڑا اہم کردار ہے جی اور سی اینڈ ڈبلیو کے مختلف اضلاع کے اندر جو کام چل رہے ہیں، اس وقت اس حوالے سے ہمارے کافی گلے شکوے ہیں، پراجیکٹس اناؤنس ہو کر تین چار سال گزر چکے ہیں وہ کمپلیٹ نہیں ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سر! میرے حلقے میں ایک روڈ سی اینڈ ڈبلیو کے تھرو وہ اے ڈی پی میں آیا تھا دو سال پہلے، اس کے اوپر کنسلٹنٹس مقرر ہو چکے تھے اور کنسلٹنٹس نے اپنا پی سی ون اور سارا کچھ تیار کر کے Submit بھی کیا ہوا تھا تو اس دفعہ جب اے ڈی پی بک ہم نے دیکھی تو وہ روڈ نکل چکا ہے، چترال گرم چشمہ روڈ، اس میں Bridges بھی ہیں From Morr to Shoghore، سر! تو میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں محترم ایڈوائزر صاحب سے کہ کیا وجوہات ہوئیں کہ یہ روڈ جو ہے اے ڈی پی میں آنے کے بعد پھر اس کو نکال دیا گیا، اس کے علاوہ سر! ایجوکیشن کی جتنی بھی بلڈنگز چل رہی ہیں، وہ Incomplete ہیں اور خصوصاً سر! ہمارے حلقے میں مسئلہ یہ ہے کہ ورکنگ سیزن بہت کم ہے اور جب کام کا وقت آتا ہے مئی جون تو اس دوران ہمیں پیسے نہیں ملتے، جب پیسے ملتے ہیں تو جون آجاتا ہے پھر پیسے لیپس ہوتے ہیں۔ پھر جب Revival کا ٹائم آتا ہے تو اس میں پانچ چھ مہینے اور لگتے ہیں، تو اسی وجہ سر! یہ کام جو ہیں تو Timely complete نہیں ہوتے۔ محترم چیف منسٹر صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو اس طرح سرد

علاقے ہیں یا پہاڑی علاقے ہیں، ان کیلئے الگ کوئی طریقہ کار کوئی ٹائم فریم ہونا چاہیئے پیسے ریلیز کرنے کا پھر کام ان ڈیپارٹمنٹ سے لینے کا، تو یہ Just میرے مشورے تھے، یہ ریکویسٹ میں نے کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ۔ جناب سپیکر! سلیم خان صاحب کا میں پہلے جواب دینا چاہوں گا۔ جناب سپیکر! چترال میں ابھی 95 کروڑ روپے کا Fully funded پراجیکٹ دیا گیا ہے For Roads and Bridges اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے، ہم بڑی محنت سے پورا سٹاف، ان کو بھی پتہ ہے اس کے اوپر کام کر رہے ہیں اور دو ڈھائی مہینوں میں ہم تقریباً 45 کروڑ روپے کے Bridges ہیں اور 50 کروڑ روپے کے I think روڈز ہیں، Fully funded ہیں، ہم ان کو کمپلیٹ کریں گے۔ جو دو سکیمز کا یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے اے ڈی پی میں تھیں اور نکل گئیں، وہ چیف منسٹر صاحب کی ہدایت تھی کہ کوئی سکیم جو اے ڈی پی میں تھی وہ ڈراپ نہیں کرنی، اگر کسی غلطی کی وجہ سے ڈراپ ہوئی ہیں تو We will look into it اور اس کو ہم Rectify کریں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔ جناب سپیکر صاحب! راجہ صاحب میرے بھائی ہیں، میرے کلاس فیلو بھی ہیں اور یہ واحد ممبر ہیں جن کے حلقے میں روڈ بن رہے ہیں اور یہ دوسری دفعہ اعتراض کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! کوئی 36 ہزار کروڑ یا اس طرح انہوں نے بات کی ہے۔ 36 ارب روپے کا روڈ ہے جو ہم چائنا میں MoU کر کے آئے ہیں، جو اسلام آباد سے ایک ڈائریکٹ ٹنل ہم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو Directly کے پی کے کا واحد یہ روٹ ہو گا، Proper Road روڈ جو کے پی کے سے اسلام آباد کے اندر جائے گا اور اس کے اوپر سٹڈی ہو رہی ہے اور وہ Reflect ہوا ہے اور ایک اور روڈ جو 3 ارب 10 کروڑ کا راجہ صاحب کہہ رہے ہیں جناب سپیکر! یہ ترناوا ٹو کوہالہ روڈ ہے، یہ وہ علاقہ ہے جو اسلام آباد کیپٹل کے ساتھ جڑتا ہے لیکن پسماندگی کا اس علاقے کا حال یہ ہے کہ یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ کوہستان سے بھی زیادہ پسماندہ وہ علاقہ ہے اور ٹورازم کے حوالے سے بہت ہی خوبصورت علاقہ ہے۔ پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی نے اسلئے اس روڈ کو اس کے اندر Propose کیا اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں خوشی سے، میں پہلے بھی راجہ صاحب کے حلقے میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے سکیمز

دی ہیں، راجہ صاحب کو ساتھ لے جا کر ہم نے افتتاح کئے ہیں، آئندہ ان شاءاللہ تختی بھی راجہ صاحب کی لگائیں گے اور ان کو ساتھ لے کر جائیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 02 billion, 88 crore, 67 lac, 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Special Assistant, to the honourable Chief Minister for C&W, Akbar Ayub Sahib!

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جی۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 15۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: On behalf of the honourable Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 71 کروڑ 34 لاکھ 87 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 03 billion, 71 crore, 34 lac, 87 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of refair of Roads, Highways, Bridges Buildings and Structure? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 16.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: میں آپ کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں اور سی ایم صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہیں، ہمارے دور حکومت میں، سی ایم صاحب کی توجہ کی تھوڑی ضرورت ہے، ہمارے دور حکومت میں جو JICA Funded سکیم تھی، ایف ایم آر روڈز اسی پراجیکٹ میں تمام اضلاع کو اپنا اپنا شیئر جو تھا، وہ دیا گیا تھا، بونیر کو بھی اپنا شیئر دیا گیا تھا، اسی طرح نوشہرہ، مردان، چارسدہ اور تمام اضلاع کو، 2013 میں یہ سکیم ہمارے دور حکومت میں Last میں شروع ہوئی تھی۔ پی سی ون کے مطابق وہ کام ہو رہا تھا لیکن 2013 کے بعد بدقسمتی سے اسی پراجیکٹ سے یعنی اسی پراجیکٹ کی Ongoing سکیم پر اور پراجیکٹس پر جو مختلف اضلاع میں Suppose ہمارے بونیر میں تقریباً 50 کلومیٹر روڈ تھا یا 55 کلومیٹر روڈ تھا، اس پر کٹ لگایا گیا، اس سے چودہ پندرہ کروڑ روپے لائے گئے، اسی طرح تمام اضلاع سے، تمام اضلاع سے۔ سپیکر صاحب! چونکہ وہ Donor funded سکیم تھا اور ظاہر ہے جب Donors یہاں پر آتے ہیں، Funding کرتے ہیں، ان کے پراجیکٹس کمپلیٹ ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں، وہ Encourage ہوتے ہیں، اب وہ کام تو ہو گیا ہے، حکومت نے تقریباً اسی پراجیکٹ سے، اس ایف ایم آر سے 55 کروڑ روپیہ Deduct کیا ہے 55 کروڑ روپیہ، اور ہماری معلومات کے مطابق ان 55 کروڑ کی Deduction پر نوشہرہ میں روڈز ہیں، اس کے کچھ روڈز جو ہیں وہ مکمل ہو چکے ہیں اور کچھ روڈز کی تکمیل ابھی جاری ہے، تو ابھی تو کچھ نہیں ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے حکومت کے پاس اختیار تھا اور حکومت کے پاس اختیار ہے لیکن اگر ہم یہ پوچھیں کہ یہ کونسا طریقہ تھا، یعنی بونیر سے ساڑھے آٹھ نو کروڑ روپے Deduct ہو گئے Deduct، اب ہوا کیا ہے کہ وہ جو Blacktoping ہوئی تھی، Blacktoping، Blacktoping جو ہوئی تھی، کناروں پر جو پی سی سی کرنی تھی اور جو Drains کرنے تھے، وہ ابھی باقی رہ گئے ہیں، تو میرے خیال میں یہ انتہائی نامناسب تھا، یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا، اگر وزیراعلیٰ صاحب اسے زیادتی سمجھتا ہے، اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ محترم بابک صاحب نے جو فرمایا جناب سپیکر! یہ جتنی بھی سکیمز تھیں اور تقریباً 90% سکیمز 95% سکیمز پچھلے دور کی تھیں، تمام کا Scope of work

مکمل کیا گیا ہے جناب سپیکر! اور جو کچھ پیسے کی Savings کی تھی، ان سے کچھ نوشہرہ میں اور Different اضلاع میں سکیمز ڈالی گئی ہیں، کوئی Scope of work کو بیچ میں Disrupt نہیں کیا گیا۔ جو اس کے پی سی ونز تھے، Approved تھے، ان کاموں کو مکمل کیا گیا ہے اور جناب سپیکر! اس وقت بھی تقریباً تمام سوائے کوہستان میں ایک Bridge رہ گیا ہے جس کا جاپانی ایمبیسڈر اور وزیر اعلیٰ صاحب بہت جلد اس کا افتتاح کریں گے۔ اس کے علاوہ تمام سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں، پراجیکٹ کمپلیٹ ہو گیا ہے، ڈالرز، Yen rupee parity میں اس وقت ہم نے ان کو پیسے دینے ہیں، انہوں نے ہم کو پیسے نہیں دینے ہیں جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Mr. Shah Farman, Demand No. 16.

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4ارب 42 کروڑ 37 لاکھ 83 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: جی، بیٹنی صاحب! محمود بیٹنی۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ شاه فرمان صاحب هغه ورځ خبره کړې وه مونږه د ده مننه کوؤ چې د جنوبی اضلاع خاصکر د ټانک خبره ئې کړې وه، مونږه د ده شکریه ادا کوؤ۔ د شاه فرمان صاحب نوټس کښې یوه خبره راولم، سی ایم صاحب ته هم پته ده۔ سپیکر صاحب! هغه ډهائی کروړ روپئی Rehabilitation په مد کښې پبلک هیلتھ ټانک ته ریلیز شوی دی، تقریباً یو نیم دوه کاله کیږی او د فنانس نه ډائریکټ ریلیز شوی دی، په هغې باندې کله د ناظم لانجه وی کله د نائب ناظم لانجه وی۔ یو ورته وائی چې زه به سکیم ورکوم، بل ورته وائی چې زه به سکیم ورکوم۔ شاه فرمان صاحب ته مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې دوه نیم کروړه روپئ دې له ډائریکټ ریلیز شوی دی، دوه کاله ئې کیږی هغه پیسې پرتې دی۔ سی ایم صاحب په نوټس کښې هم راوسته او ستاسو هم چې کم از کم په Need basis تاسو ورته اووایئ چې په کوم وی، خو دا نه ده سپیکر صاحب! یو ورته وائی چې دا پیسې زما دی، بل ورته وائی زما دی او بل د دغو

پیسو تحقیقات د اوشی سپیکر صاحب! چې دا پیسې فنانس نه ډائریکټ څنګه راغلې او ډائریکټ پبلک هیلتھ ته څنګه لاړې؟ تقریباً یو نیم دوه کاله کیږی او دوه واړې پکښې ډی ډی سی کینسل شوې ده او د کمشنر خوا ته انکوائری ده او سبا له که بله ورځ ئې بیا ډی ډی سی هغستې ده۔ کم از کم په دې د نوی سکیمونه اوشی، هغه خالی د دې د پاره چې Rehabilitation په زړو سکیمونو باندې پیسو ته طریقه جوړوی دا شاه فرمان صاحب ته ریکویسټ دے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بس ایک دو تین باتوں کا آپ جواب دے دیں گے۔ جی شیر از خان!

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم یہ اسمبلی میں تو نظر آ جاتے ہیں لیکن اگر دفتر میں جائیں، تو میرے خیال میں نہیں ہوتے، اصل میں ان کی یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہم پانی پر سیاست نہیں کریں گے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ پانی پر سیاست ہو رہی ہے اور پہلے بھی ہو رہی تھی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ میرے حلقے میں اس وقت پانی قحط کی سالی ہے اور 2012-13 کی سکیمیں ابھی تک فنکشنل نہیں ہوئیں، یہ منسٹر صاحب کے محکمے کی کارکردگی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ وہ انتہائی قابل ہیں، وہ ہر فن مولا ہیں، ہر ایک چیز کا اسی وقت جواب دے دیتے ہیں لیکن اپنے محکمے کا ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے کہ میرے محکمے میں کیا ہو رہا ہے؟ میں نے ان کو یہ تجویز دی تھی، اس ہاؤس میں میں نے ایک قرارداد پاس کی تھی کہ کم از کم پرائمری سکول میں اور ٹیوب ویل میں ٹائم فریم دینا چاہیئے کہ کم از کم چھ ماہ کے اندر اندر ہر ایک پرائمری سکول تیار ہو، اگر ایک ٹیوب ویل ہے تو وہ چھ ماہ کے اندر تیار ہو لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی، کم از کم چار سال گزر گئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلیم خان!

جناب محمد شیراز: اسی طرح جناب سپیکر صاحب! میں دو تین۔۔۔۔

جناب سلیم خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد شیراز: کوئسچن اس ہاؤس میں لیکر آیا، میرے سامنے کرپشن وغیرہ ظاہر تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ ڈھائی تین سال ہم نے تاریخیں بھگتیں اور آخر میں اس کا نتیجہ کیا نکلا کہ نہ چاچا آیا اور نہ چاچا گیا۔

جناب سپیکر: سلیم خان! پلیز۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، محترم شاہ فرمان صاحب سے میری ایک ریکویسٹ یہ ہے کہ چترال میں پینے کے پانی کا سر! بہت زیادہ مسئلہ ہے، ہر گاؤں کے لیول پر آپ نے خود آکر دیکھا ہوا ہے، سیلاب نے بھی کافی سارے Pipes damage کئے ہیں۔اس کے علاوہ ہر گاؤں میں پینے کے پانی کا مسئلہ ہے، تو سر! Recently کوئی ایک پانچ سکیمیں ٹینڈر ہوئی تھیں، اخبار میں آئی تھیں، اس کے بعد پھر سر! ان کو کینسل کر دیا گیا۔ جب ہم نے ایکسیئن سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس کی Administrative approval روک دی گئی ہے، نہیں ہے ہمارے پاس، اس کو ہم نہیں کر سکتے۔ تو سر! Kindly آپ سے اور چیف منسٹر صاحب سے میری سپیشل ریکویسٹ ہے کہ پسماندہ علاقے ہیں، ان کو کم از کم آپ Priority دے دیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: قربان خان!

جناب قربان علی خان: شاہ فرمان خان ته لږ غوندې ریکویسټ کومه۔ زه نن ډیر داسې بنه لائټ موډ کښې یمه او د زړه زور مې هم ختم شوے دے۔ نو دا بابک صاحب وائی چې نوبنار، دا نوبنار نوبنار هر وخت کوی نو لږ غوندې زه هم ستا سو خبره شاه فرمان خان ته وایم چې دا زما حلقه په نوبنار کښې ده، ما ته ګورې څه نشته دے او زما یو چالیس ملین روپئی دی نو تا سو پلیز هغه لږ چیک کړئ څکه چې ما ته پته نشته دے چې هغه چرته اولګیدې۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان، شاہ فرمان خان۔

جناب قربان علی خان: ډیره مهربانی صاحب۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اب آپ بیٹھ جائیں، بس شاہ فرمان خان، ٹائم، ہمیں آگے جانا ہے، پلیز پلیز محمد علی، Quick یار، میں نے اسلئے موقع دیا تاکہ ان کو تھوڑا تھوڑا وہ ہو جائے۔ جی جی۔

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر! شاه فرمان صاحب ته زه یو تجویز لرم جی خاصکر د دې اپر دیر خپلې حلقې حوالې سره او دا خبره ما مخکښې هم دلته د اسمبلی کوئسچن په شکل کښې راوړې ده خو هغه شاه فرمان صاحب ترې بیا دا مطلب واخلی چې دے چرته فنډ غواړی۔ شکر دے سپیکر صاحب! مونږ چې په

دې دور کښې څومره سکیمونه وړی دی، نو په دې هم شکر پکار دے دا پوره دی خو دا ده چې حلقې ډیرې غټې دی نو هلته که مونږ فنډ ورکوؤ بیا نو نوی سکیمونه له توجه ورکوؤ. زما په حلقه کښې 35 سکیمونه د پبلک هیلتھ ډیپارټمنټ دی. په 35 سکیمونو کښې 31 سکیمونه خراب دی او د هغې توجه ما شاه فرمان صاحب ته څو څو په موقعو باندې هم ورکړی دی. سیکرټری صاحب سره هم زما ملاقاتونه اکثر کیږی. زما ګزارش دوئ ته دا دے جی چې دوئ د ډیپارټمنټ ته دا هدایت ورکړی چې دوئ د لاړ شی او دغه ایریا دا سکیمونه د اوګوری چې د دې Reason څه دے. دا ولې دا سکیمونه نامکمل دی، پیسې په هغې وتې دی. مثال په طور سپیکر صاحب! که په پیښور کښې یو سکیم کیږی، نو په کروړ روپو هم سکیم کیږی خو هغه غرونو علاقه کښې په څلور کروړو روپو هم سکیم نه کیږی. چې ته به پینځه شپږ کلومیټره لرې نه چینې نه به ته اوبه راوړې. نو زما ګزارش دا دے چې دوئ د ډیپارټمنټ ته هدایات ورکړی چې کوم سکیمونه زمونږه غیر فنکشنل دی چې د هغې د ټهیک کولو د پاره کوشش اوکړی.

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان، پلیز پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب، صاحبزادہ صاحب! پلیز بیٹھ جائیں۔

جناب بخت بیدار: مهربانی سپیکر صاحب. ستاسو په توسط سره زه شاه فرمان صاحب نه دا تپوس کومه چې په دیر اپر او دیر لوئر کښې ګریویټی هر ممبر له پیسې ورکړی دی، حصه ورکړې ده، آیا زه ئې د میرې مور څوئې یم یا ئې دشمن یمه چې ما له نه راکوی. (شور) دغه درخواست مې دے.

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو بیٹنی صاحب نے بات کی، بالکل صرف ساؤتھ نہیں ہے بلکہ اس طرف بھی مجھے اندازہ ہے، مردان کے رستم ایریا میں، بونیر کے اندر بھی جہاں Need base ہے اس کیلئے پیسے ہم نے رکھے ہیں۔ جہاں پر کوئی سیاست نہ ہو اور جہاں ابھی

بجلی بھی نہیں پہنچی، اس کیلئے ان شاءاللہ عید کے بعد میں وزٹ کروں گا۔ چیف منسٹر صاحب سے بات ہوگئی ہے، ان کے پاس ٹائم ہو تو وہ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور ادھر ہم ان شاءاللہ سسٹم انسٹال کریں گے۔ جہاں پر لوگوں کو توقع بھی نہ ہو اور یہ بالکل Indiscriminately اس طرح ہوگا کہ اس کے اندر کوئی پالیٹکس اور سیاست کی بات نہیں ہوگی۔ شیر از صاحب نے جو شکایت کی ہے، میں اس کا یہی جواب دے سکتا ہوں کہ اگر Calculate کریں تو پبلک ہیلتھ کے سب سے زیادہ پیسے صوابی لے گیا ہے، صوابی میں شیر از صاحب پیاسا ہے، اس کا مجھے نہیں پتہ کہ کیوں؟ لیکن بہر حال میں صرف آپ کو بتا رہا ہوں۔ دوسرا بڑا ڈسٹرکٹ پبلک ہیلتھ کے حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک بات، میں شاہ فرمان خان! ایک جو شیر از نے بات کی ہے، بالکل جو گدون کا علاقہ ہے اس میں بالکل قحط ہے اور بہت سیریس پانی کا ایشو ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اچھا، جو شیر از صاحب کی ضرورت ہوگی، وہ چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کریں گے، کمٹمنٹ کرتے ہیں کہ وہ ہو جائے گا لیکن میں ویسے آپ کو بتا رہا ہوں کہ دو بڑے ڈسٹرکٹس جس میں پبلک ہیلتھ کا پیسہ سب سے زیادہ لگا، صوابی کے اندر لگا اور دوسرا چترال کے اندر لگا اور ایک چترال کے آنریبل ممبر نے شکایت لگائی اور ایک صوابی کے ممبر نے شکایت لگائی، اب میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے کہ قہقہہ جس جس ضلع میں سب سے زیادہ، بہر حال میں آپ کے جو قربان خان نے بات کی ہے، اگر آپ کو کوئی پیسے ملے ہیں روکے گئے ہیں، میں دیکھ لوں گا کدھر رکے ہیں، وہ آپ کے ساتھ کمٹمنٹ ہے، وہ آپ کے ساتھ کمٹمنٹ ہے، آپ کے ساتھ بھی کمٹمنٹ ہے اور محمد علی صاحب! یہ میں کیا کہوں، وہ کہتے ہیں کہ "دا هم زما او ستا هم زما ، او زما هم زما" اب آپ کو چار پانچ کیٹگریز سے فنڈز ملتے ہیں، اب میرے حصے کے جو فنڈز ہیں وہ بھی آپ لے جائیں۔ ڈیپارٹمنٹ آپ کا Analysis کر کے بتادے گا کہ کتنا فنڈ آپ کو چاہیئے اور کیوں چاہیئے، نہ تو عنایت صاحب سے بات کرتے ہیں کہ آپ اپنے حصے کا فنڈ ان کو دیتے ہو کہ نہیں؟ لیکن ایشو آپ کا Identify ہو جائے گا۔ شکریہ، جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد شیراز: اور میرے سوال کا کیا بنا؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اچھا، میں آپ کو، آپ کے ضلع کو پیسے ملے ہیں، آپ کے ضلع، اچھا۔۔۔۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اچھا اچھا، میں سکندر خان، سکندر خان۔۔۔۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سکندر خان۔۔۔۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: انہوں نے سوال میرے سے کیا ہے، جواب آپ دے دیں تو اچھا ہو گا۔ ہو جائے گا آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 04 billion, 42 crore, 37 lac, 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 17, honourable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 30 کروڑ 98 لاکھ 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب، ایک منٹ میں موقع دیتا ہوں، دیتا ہوں آپ سب کو۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! د منسٹر صاحب توجه غواړم، د چیف منسټر صاحب۔ په 14-2013 کښې د سی ایم صاحب او منسټر صاحب دوئ مهربانی چې پانچ کروړ روپو ئې خالی په اربن ایریا ستی د پاره ځلور ټیوب ویلز ورکړی وو

سولر۔ اوس مونږ منسټر صاحب ته خالی دا ریکویسټ کوؤ چې 2013-14 او اوس د 2018 والا بجټ پیش کیږی چې دا کوم سولر ټیوب ویلز دی چې دا چالو شی۔ کم از کم سپیکر صاحب! هغه څلور ټیوب ویلز دی او په دیکښې سپیکر صاحب! درې باندې ئې سولر لګولی دی، بالکل ناقص سولر ئې لګولی دی۔ منسټر صاحب ته خالی دا ریکویسټ دے چې خالی چالو ئې کړه راته چې دا اوبه خلقو ته ورکړی۔ Already ټیوب ویلونه وتلی دی او یو هغې کښې Damage شوے دے۔ منسټر صاحب! په هغې کښې دا ده چې پیسې هم تلی دی، د 2013-14 سکیم دے چې خالی دے دا مهربانی اوکړی چې دوئ انسټرکشنز ورکړی، ټیم د اولیږی چې خالی دا اوبه ورته چالو شی نور هر شے Ready دے، دا څه پکښې ټیکنیکل پرابلمز دی چې دا راته چالو شی۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! مهربانی۔ زما دوه پوائنټس دی۔ یو خو دا دے چې سوات ضلع 25 لاکھ آبادی ده او د هغې د 100 نه زیات ډیر ممبران دی او ډیر د افسوس مقام دے جی چې هغوی په خیرات باندې هالونه غواړی او خپل میټنګونه پکښې کوی۔ پیسې هم ورسره نشته چې په کرایه هال کښې، په هوټل کښې هغه میټنګ اوکړی۔ په دې وجه د هغوی سالانه، ماهانه، Quarterly meetings چې دی هغه ډیر متاثر کیږی۔ زما د منسټر صاحب نه دا تپوس دے چې یره د هغې د پاره څه مناسب اقدامات کیږی او که نه او بل دا چې څبنکالې به په ضلعوں باندې کټ څومره لګی پرسنټیج د فنډز؟ دا پیسې چې تاسو دا کومې 21% ورکوئ دا اے ډی پی نه نو دا په ضلعوں باندې به Average cut څومره وی؟

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب اگر یہ نوٹ فرمائیں، جب یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ بن رہا تھا، ویلج کونسلز، نیبرہڈ کونسلز، یونین کونسلز، تحصیل کونسلز، ڈسٹرکٹ کونسلز یہ جو ممبران کی تعداد کا Composition بن رہا تھا تو اس وقت بھی اسی سلیکٹ کمیٹی میں میں نے یہ رائے دی تھی کہ یہ جو نیو انٹری ہے ویلج کونسلز اور نیبرہڈ کونسلز یہ موزوں نہیں رہے گی اور ہمیں یونین کونسلز کی تعداد میں اضافہ کرنا

چاہیئے آبادی کو دیکھ کے تو یہ ذراFeasible رہے گا اور ابھی چونکہ اندازہ ہو رہا ہے کہ ویلج کونسلز اور نیبرہڈ کونسلز کی جو آپریشنل کاسٹ ہے وہ بہت زیادہ ہو رہی ہے، بہت زیادہ ہو رہی ہے یعنی جو غیر ترقیاتی اخراجات ہیں، اس میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، تو چونکہ منسٹر صاحب منسٹری کو بھی ڈیل کر رہے ہیں اور لوکل گورنمنٹ کو ڈیل کر رہے ہیں، انہوں نے کچھ اندازہ لگایا کہ یہ جو نیا تجربہ تھا ویلج کونسلز کا، نیبرہڈ کونسلز کا یہ نیا تجربہ کیسا رہا؟ اور دوسری، حکومت نے بونیر کی یعنی "Development Package for District Buner"، 300 ملین کی ایک اماؤنٹ رکھی ہے بونیر کی ترقی کیلئے، تو یہ ذرا پوچھنا چاہوں گا، جاننا چاہوں گا کہ یہ جو 300 ملین روپے ہیں یہ بونیر کی ترقی کیلئے ہیں یا اپنے حلقے کی ترقی کیلئے ہیں؟ اس کی وضاحت بھی کر دیں اور اس کی یقین دہانی بھی کرا دیں کہ اپنی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، صاحبزادہ ثناءاللہ!

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر! د لوکل گورنمنټ په حواله باندې جی خبره کیږی، جہاں تک لوکل گورنمنٹ کا تعلق ہے جناب سپیکر! کیا وزیر بلدیات صاحب ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ دیر میں رورل روڈز کیلئے جو 550 ملین روپے اسی سال رکھے گئے تھے 17-2016 میں، انہوں نے اپنے حلقے کیلئے 120 ملین روپے رکھے ہوئے ہیں اور میرے حلقے کیلئے 20 ملین، جناب سپیکر! یہ کتنا ظلم ہے کہ میں اپنی تنخواہ سے عدالت جا کے ہائی کورٹ میں میں نے کیس کیا ہوا ہے اور کل عدالت نے میرے حق میں فیصلہ دیا ہے، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو عدالت کا فیصلہ قبول ہو گا کہ نہیں ہو گا کیونکہ یہ عدالت سے بھی بالاتر ہے دیر میں۔ جناب سپیکر! میرے حلقے میں ایسے روڈز ہیں جن کیلئے پیسے مختص کئے گئے تھے، میں مثال کے طور پر گاملت روڈ کی بات کر رہا ہوں، کمرٹال روڈ کی بات کر رہا ہوں، گاملت ایک روڈ ہے جس میں انہوں نے ایک کروڑ روپے رکھے ہوئے تھے، جب ٹھیکہ ہوا، ٹینڈر ہوا، ٹینڈر کے بعد، جناب سپیکر صاحب! توجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری طرف سے وہ کر رہا ہے توجہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جب ٹینڈر ہوا، ٹینڈر کے بعد اس کے پی سی ون کو Revise کیا گیا، ایک کروڑ روپے میں 60 لاکھ روپے پی سی سی کیلئے تھے، 26 لاکھ روپے سٹرکچر ورک کیلئے تھے، 14 لاکھ روپے کٹائی کیلئے رکھے گئے تھے۔ جب ٹینڈر اس کے اپنی بندے، اپنے یونین کونسل کے ناظم کو مل گیا تو اس کا پی سی ون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Precise بات کریں، اس طرح لمبی بات کریں گے تو میرا خیال ہے سارا ٹائم آپ کو، Precise، پلیز مختصر۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب! اس کا پی سی ون Revise کیا گیا اور ٹوٹل پیسے ایک کروڑ روپے اس کو Revise کر کے کٹائی میں ڈال دیے تاکہ وہ پیسے اس بندے کو مل جائیں۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔ پلیز، جی صالح محمد صاحب!

جناب صالح محمد: سپیکر صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب! میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کی بات اس کو سمجھ آگئی ہے۔ جی جی، صالح محمد صاحب! پلیز۔

جناب صالح محمد: زما په حلقه کښې سپیکر صاحب! PK-55 مانسهره کښې زما په بفه د ټولو نه غټ کلے دے او بفه سپیکر صاحب! د انګریز وخت کښې، د برټش ګورنمنټ د هغه وخت ټاؤن کمیټی وه۔ چونکه د نن نه پینځلس کاله مخکښې هغه ځائې کښې د سینیټیشن سټاف 26 وو چې کله د بفې تعداد، د خلقو تعداد هلته شل زره وو نو هغه ټائم سینیټیشن سټاف 26 وو سپیکر صاحب! نن د سینیټیشن سټاف تعداد چهٔ دے۔ چونکه آبادي زمونږه د تین چار لاکھ نه تجاوز اوکړه، د تین لاکھ نه او زمونږ چې کوم سینیټیشن سټاف دے هغه چهٔ دے۔ نو زه منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چې کوم کسان ریټائر کیږی هلته دوباره نور کسان نه لګی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔

جناب صالح محمد: نو مونږ له د عارضی طور باندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! پلیز پلیز۔ بس دو منٹ، بس دو دو منٹ میں بات کریں تاکہ میں ابھی، چار گھنٹے ہوئے ہیں رولز کے مطابق اجلاس کا ٹائم، ابھی میں آگے جاؤں گا تیز تھوڑا۔ دو دو منٹ، پلیز۔

جناب بخت بیدار: شکریه سپیکر صاحب۔ خبره دا ده چې اوس د لوکل باډیز چې کوم ډیمانډ ئې پیش کړے دے دې ته به زه Yes کومه۔ څنګه چې ثناء اللّٰه صاحب هم اپوزیشن کښې دے هغه ته خو دوه فائدې ملاویږی، ده ته 120 ملاویږی او ما ته پانچ ولې ملاویږی؟ چې څنګه مطلب دے چې شاه فرمان راته د میرې مور څوئې وائی دغه شان راته دا عنایت الله چې کوم دے ځان له 120 کیږدی او ما له پانچ راکوی۔ اخری دا خو لږ انصاف اوکړئ زه به دې ډیمانډ ته Yes کوم څنګه؟ څنګه به ئے کوم؟ او که نه ئې کوم نو سکندر خان مې راځینګوی، وائی دا به پاس کوئ۔

Mr. Speaker: Sheeraz Khan, quick, please.

دو منٹ، دو منٹ۔ Two minutes please۔

جناب محمد شیراز: میں منسٹر بلدیات کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جناب منسٹر صاحب مجھے تعمیراتی کاموں کیلئے تقریباً چار سالوں میں پانچ کروڑ روپے ادا کئے گئے جس پر کہ ٹی ایم اے ٹوپی کی وساطت سے تعمیراتی کام ہو رہے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ سب کام ادھورے ہیں، اگر کام پانچ لاکھ کا ہوا ہے تو ان لوگوں کو بیس لاکھ کی ادائیگیاں کر دی گئی ہیں۔ چار مہینے سے میں ان کے پیچھے پھر رہا ہوں، کوئی مجھ کو حساب دینے کو تیار نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں آدمی تبدیل ہو گیا ہے، وہ ایم ڈی ساتھ لے گیا ہے۔ میں نے انٹی کرپشن کو بھی درخواست دی ہے، میں نے ڈپٹی کمشنر کو بھی، اس نے اس میں انکوائری مقرر کی تھی سی اینڈ ڈبلیو کے تھرو لیکن وہ لوگ اس کو ریکارڈ دینے کو ہی تیار نہیں ہیں تو اس کا ازالہ کیا جائے۔ میں نے نیب کو بھی درخواست دی ہے، اسی طرح سر! ٹوپی کیلئے میں نے بس ٹرمینل 2014-15 میں منظور کرایا تھا، یہ سی ایم کی، حکومت کی مہربانی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔ اچھا میں آج ایک بات کی طرف، میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ہر سال میاں جمشید صاحب کے بارے میں اپوزیشن کی طرف سے اور تمام ہاؤس کی طرف سے بہت بڑا خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں تو میں بھی اس چیئر سے ان کو Appreciate بھی کرتا ہوں، خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں کہ اس کے اندر یہ بہت بڑی Capacity ہے۔ عنایت خان! پلیز، جی عنایت خان، ٹائم شارٹ ہے، نیکسٹ آپ کو دے دیں گے، Quick please۔ جی قربان خان!

جناب قربان علی خان: سرا دا منسٹر صاحب د دې خبرې گواه دے، تاسو هم د دې خبرې گواه یئ چې دا ټول ډیپارټمنټ د دې خبرې گواه دے سرا زما فنډ 30 ملین دے، ډی ډی اے سی پاس کړو، DDC approve کړو هغه فنډ یوټیلائز نشو او ټینډر پرې اوشو، هغې کښې بیا سکیمونه چینج شول۔ ما دوئ ته Personally اووئیل او هغه ورځ ما په تقریر کښې هم خو زه نن Light mood کښې یم او زما خبره ډیره بنائسته ده او وائیورئ۔ ما دوئ ته اووئیل چې Violation د DDAC Act هم کوئ، د نیب آرډیننس هم کوئ، د احتساب 2014 ایکټ هم کوئ۔ اوس راته یو ملگری باهر اووئیل چې ته ساده سړے ئے، وئیل ئے د جماعت اسلامی خپل ایکټ دے په هغې کښې لاړ شه۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! پلیز۔

جناب قربان علی خان: اوس صاحب زما پیسې څه شوې، څوک ئې لگوی، سکیمونه چا چینج کړل، خدائے رسول اومنه یار۔ تا ته زه په څلور کاله۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! پلیز۔ عنایت خان۔

(اس مرحلہ پر محترمہ آمنہ سردار خاتون رکن بار بار ایوان کی کارروائی میں مداخلت کرتی رہیں)

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو دے دیں گے۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں بیٹنی صاحب کو، بیٹنی صاحب کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ ان کا مسئلہ میں Personally دیکھ کے اس کو حل کریں گے ان شاءاللہ تعالیٰ اور۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں آپ کو بات کرنے دونگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز بیٹھ جائیں، آپ کو موقع، نہیں جی بات کریں جی۔

سینیئر وزیر بلدیات: میں بات جاری رکھوں؟

جناب سپیکر: یہ طریقہ نہیں کہ مجھے کہتے ہیں کہ بات نہیں کرنے دوں گی، I will never نہیں آپ بات کریں جی، آپ بات کریں، میں اس کو اس کا موقع، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، بالکل یہ طریقہ نہیں ہے۔

عنایت خان! آپ بات کریں، یہ مجھے بتائیں کہ کبھی اس طرح ہوا ہے کہ کوئی ادھر کہے کہ میں بات کرنے نہیں دوں گا، کوئی طریقہ ہے یہ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): میں بات جاری رکھوں۔ اچھا، بابک صاحب نے ضلع کونسلز کی بات کی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ آمنہ سردار اور دیگر حزب اختلاف کی خواتین اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

سینیئر وزیر (بلدیات): بابک صاحب نے ویلج کونسلز کی بات کی ہے، ویلج کونسلز کی بات کی ہے تو ظاہر ہے اس کا پرفارمنس آڈٹ ہو گا کہ ویلج کونسلز کی افادیت کتنی ہے، کتنی نہیں ہے؟ یہ بات اس وقت انہوں نے بالکل، یہ بات میں مانتا ہوں کہ انہوں نے سلیکٹ کمیٹی کے اندر یہ بات اٹھائی تھی کہ ویلج کونسل کا یونٹ جو ہے وہ نہ Create کیا جائے لیکن چونکہ اتحادی حکومت کا یہ پلان تھا کہ اس کو Further devolve کیا جائے اسلئے اس بات پر عمل نہیں ہو سکا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ویلج کونسلز اچھے طریقے سے پرفارم کر رہی ہیں اور مستقبل کے اندر، پرابلمز ابتداء میں تھے اب یہ تجربہ Consolidate ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آگے کوئی نیا تجربہ نہیں کرنا چاہیئے اور اب اسی کو Consolidate کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان شاءاللہ ہم کوشش کریں گے کہ ویلج کونسلز کے ہی تجربے کو آگے Consolidate کریں۔ رورل روڈز کی مد میں صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب نے بات کی ہے، میں ان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ کورٹ کا جو Final decision آئے گا ان شاءاللہ اسی کو Implement کریں گے۔ باقی جو دو روڈز کا انہوں نے ذکر کیا، ان کے علم میں ہے کہ وہ کمیونٹی کی طرف سے Applications آئی تھیں، اس پر پورا پروسیجر چلا ہے اور پروسیجر کے مطابق یہ سارے چینجز ہوئی ہیں، جو حکومتی قانون ہے، ایک رولز اور ریگولیشن کے مطابق چینجز ہوئی ہیں۔ جو صالح محمد کا نکتہ تھا، وہ تجویز دے دیں شاید یہ پوسٹیں چاہتے ہیں سینی ٹیشن کی مد میں، پوسٹوں کی Sanction چاہتے ہیں تو یہ تجویز دے دیں ان شاءاللہ تعالیٰ، اس پر ہم غور کریں گے۔ بخت بیدار صاحب کو میں نے بتا دیا ہے اور ان کو پتہ ہے میں نے ان کو پچھلے سے پچھلے والے سال بھی Accommodate کیا تھا، اس سال بھی Accommodate کیا ہے اور ان شاءاللہ آگے بھی اگر میرے ڈیپارٹمنٹ کے اندر کوئی وہ آئے گا تو اس کو Accommodate کرنے کی کوشش کریں گے۔ شیراز کا جو نکتہ ہے، شیراز کا جو نکتہ ہے، وہ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں پلیز۔ صاحبزادہ صاحب! بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کا نکتہ میں نے نوٹ کر لیا ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب! آپ ہر چیز پر نہ اٹھیں، آپ بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جو قربان خان ہے، اس کا مسئلہ میں چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ڈسکس کروں گا۔ اب میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Put it for، (شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ پلیز بیٹھ جائیں پلیز، بیٹھ جائیں آپ۔۔۔۔۔

جناب اعزاز الملک: سپیکر صاحب! دا زمونږ د علاقې خبره ده، خپلو کښې مو پرېږده چې دوئ خبره کوی زه به ورله جواب ورکړم او چې زه خبره کوم دوئ به راته جواب راکړی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز، بیٹھ جائیں آپ، آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں آپ، بخت بیدار! آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا څه خبره ده۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، صاحبزادہ صاحب! آپ پلیز، آپ ڈیکورم کا خیال رکھیں، آپ پلیز ڈیکورم کا خیال رکھیں، نہیں ہے، یہ مناسب نہیں ہے، چلو میں Read کرتا ہوں اس کو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): د صاحبزاده صاحب Behavior ټهیک نه دے، صاحبزاده صاحب د جماعت اسلامی نه الیکشن ګټلے دے خو د هغې مطلب دا نه دے چې دے به په اسمبلئ کښې بدتمیزی کوی، دے به په تمیز خبره کوی، د رولز ریګولیشنز مطابق به خبره کوی او دے په اپوزیشن کښې دے۔۔۔۔۔

جناب اعزاز الملک: دا څه د * + ځائې نه دے او نه * + ده۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا * + هم نه ده۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیے گئے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پلیز، بیٹھ جائیں، پلیز، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، پلیز بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔ پلیز آپ بیٹھ جائیں، میں الفاظ حذف کرتا ہوں۔ جی۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر! جو آپ کا آرڈر نہیں مانے گا، پلیز باہر نکال دیں ہم آپ کے ساتھ ہیں، اس طرح اسمبلی نہیں چل سکتی کہ بد تمیزی بھی کریں اور مرضی سے اٹھیں، یہ اسمبلی ہے اور راجواڑہ نہیں ہے باہر نکالوان کو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نہیں، یہ قواعد کا آپ اگر اس طرح کریں گے، میں معذرت سے کہتا ہوں، دیکھیں اسمبلی میں بات کرنے کا ایک سلیقہ طریقہ ہوتا ہے، ہر ایک اپنے رولز کے اندر بات کرے، یہ تو اب سب اسمبلی کی Respect ہے، یہ کیا مطلب دنیا ہمیں دیکھ رہی ہے، ہم ایک Model character ہیں۔

The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 04 billion, 30 crore, 98 lac, 63 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Local Government? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 18, honourable Minister for Agriculture.

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 72 کروڑ 95لاکھ 44ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved, now the question is that a sum not exceeding rupees 02 billion, 72 crore, 95 lac, 44 thousand only,

may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Agriculture? Those who are in favour may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 19.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: لږ لږ پریږدہ خیر دے لږ لږ مخکښې څو کنه، لږ مخکښې څو ټائم راسره دغه دے اوس لږ که تاسو ته یو ډیپارټمنټ مې پریښودے دے۔

Special Assistant to honourable Chief Minister, Demand No. 19.

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی تحفظ حیوانات، امداد باہمی وماہی پروری): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 21 کروڑ 73 لاکھ 67 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 01 billion, 21 crore, 73 lac, 67 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect Animal Husbandry? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 20, Special Assistant to honourable Chief Minister.

معاون خصوصی تحفظ حیوانات، امداد باہمی وماہی پروری: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 70 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 03 billion, 70 lac only, may be granted to

the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Co-operation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 21, Special Assistant to Chief Minister for Environment.

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی ماحولیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 37 کروڑ 27لاکھ 20ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2018کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 02 billion, 37 crore, 27 lac, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Environment and Forestry? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 22, Special Assistant to honourable Chief Minister for Environment.

معاون خصوصی ماحولیات: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 47کروڑ 89لاکھ 80ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2018کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کی سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 47 crore, 89 lac, 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Forestry Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی.جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زما خو ریکویسټ دا وو چې بجټ، اوس د دې نه ښه دا ده چې دا خپل پاور استعمال کړه او پخپله Guillotine پرې Apply کړه۔ په دیکښې اوس هغه کومه طریقه مونږ چې کومه غوښتله هغه تاسو کوئ نه خو Anyhow بهرحال چې په څه باندې د سکشن کیدې شو هغې باندې د سکشن اوشو مونږ خو په هیلتھ او ایجوکیشن باندې خبره کول غوښتل او هیلتھ خو تاسو Skip کړو او ایجوکیشن مخې ته راروان دے۔ مونږ خو صرف د غه وئیل غوښتل اوس چې بیا هغه تاسو نه کوئ بیا خپل پاور استعمال کړئ۔ زما دا خیال دے بیا وبے روژه بیا د هغوی ولې وخت خرابوئ زمونږه ولې وخت خرابوئ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ځه مهربانی۔ Honourable Assistant for Fisheries۔

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی تحفظ حیوانات، امداد باہمی وماہی پروری): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 12 کروڑ 85 لاکھ 3 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 218 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 12 crore, 85 lac, 03 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Fisheries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ہیلتھ بس چلیں ہیلتھ میں دیتا ہوں لیکن پھر آپ نے آگے کو آپریشن کرنی ہے۔ ٹھیک ہے۔ ڈیمانڈ نمبر 13، مسٹر شہرام خان ترکئی۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جی اور بابک صاحب کا بھی شکریہ کام آسان کر دیا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 35 ارب 49 کروڑ 63 لاکھ 85 ہزار روپے، یہی ہے، انگریزی اردو مکس ہے، سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: جی، بیٹنی صاحب!

جناب محمود احمد خان: د منسٹر صاحب، سپیکر صاحب! توجه غواړو چې کم از کم په ټانک کښې سر! د لیډی ډاکټرز ډیر زیات پرابلم دے بالکل ډاکټران شته نه۔ ورسره دغه شان د میل هم پرابلم دے او سپیکر صاحب! د هسپتال داسې برا حال دے چې بالکل ټول سستم، منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې کم از کم د ده نه څومره کیږی د دې ډاکټرانو کمی خو د پوره کړی۔ دے منسټر دے، دے د وقت بادشاه دے کم از کم چې دے، د کومو ډاکټرانو Shortage دے دا خو د دے پوره کړی۔

جناب سپیکر: رشاد خان، رشاد خان، رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب! زه منسټر صاحب نه یو تپوس کومه جی۔ زمونږه 2010 نه دا موړئ بی ایچ یو هغه سیلاب وړې ده او تر اوسه پورې دا څلور کاله تیر وتل مخکښې هم په دې اسمبلئ کښې یقین دهانیانې راکړی دی چې دا بی ایچ یو به جوړه شی خو تر اوسه پورې په دا موړئ کښې بی ایچ یو نه ده جوړه شوې۔ زه ستاسو چې دا کوم دا واتنډاپ کیدو طرف ته روان یئ نو زه هغه نورو مسائلو نه، طرف ته یو اهم مسئلې طرف ته ستاسو په اجازت باندې خبرې کول غواړم۔ نن جی په ایچ ایم سی کښې د ینګ ډاکټرز احتجاج جاری وو او پرون هم هغوی خپل مطالبو د پاره ښه پرامن انداز باندې هغوی احتجاج اوکړو او حکومت د طاقت چې کوم استعمال اوکړو، هلته مسیحا ډاکټران کوم چې هغه زمونږ د معاشرې، زمونږ د مریضانو د درد یو مدوا جوړیږی، د هغوی ګریبانونو ته ئې لاس کړل، هغوی ئې رابنکل په روډونو کښې او ګرفتاریانې اوشوې۔ نو زه تپوس کول غواړمه د حکومت نه، زه منسټر صاحب نه دا تپوس کومه چې دا څه وجه ده د هغوی دوه درې مطالبې دی۔ سپیکر صاحب! یو هغوی د ادارې هغه فعالیت

غواړی، اداري خرڅيږی هغه نه پريږدی، خپل جائز مطالبات او دوئم دا برکی، برکی څوک دے جی هغه زمونږ د صوبې ډير غټ ضرورت دے، هغه نه بغير زمونږه، هغه نه بغير، برکی صاحب نه بغير، ډير غټ سړے دے جی، ډير غټ سړے دے، واشنګټن نه راغلے دے، هغه ځائې نه امپورټ شوے دے او د بره چا رشته دار هم دے، وائی د عمران خان د تره ځوئې دے که څه دے-----

جناب سپیکر: ماشاءاللہ اس کی بڑی Contribution ہے۔

جناب محمد رشاد خان: نو دومره غټ شخصيت، دومره غټ شخصيت دے هغه، هغه په خپل ځائې باندې خو دا ډاکټران زمونږ د صوبې خلق زمونږ د دې پاليسيانو د لاسه، د دوئ د لاسه زمونږ ماهره ډاکټران هغه روان دی بهر او نااهله ډاکټران هغوی ته-----

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد رشاد خان: زه عرض کوم، زه عرض کوم۔

جناب سپیکر: جی چیف منسٹر صاحب! چیف منسٹر صاحب، جی چیف منسٹر صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، جی چیف منسٹر صاحب!

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! یہ بڑی Important بات انہوں کی ہے، ہم نے پچھلے چار سالوں میں کوشش کی کہ ڈاکٹرز کی تنخواہیں بڑھائیں، جتنے مسئلے ہم نے ان کے حل کیے لیکن ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ کونسی جمہوریت میں یہ اجازت ہے کہ آپ ہسپتال کو بند کرو؟ کونسی جمہوریت میں اجازت ہے کہ آپ سڑک بند کرو؟ چار سال ہم نے برداشت کیا۔ پولیس کو میں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے آپ کو بااختیار کر دیا، میرا کوئی کام نہیں ہے Interfere کرنا، اگر قانون اجازت دیتا ہے کہ ہسپتال بند کرو تو بند کرنے دو پھر میرے پاس اختیار ہے کہ میں پولیس کے خلاف ایکشن لوں، اگر پولیس سمجھتی ہے کہ کوئی روڈ بند کرتا ہے بند کریں، کھولیں، ہمارا کام ہے کہ اگر پولیس نے غلط کام کیا تو ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے، تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس حکومت نے جتنی کوشش کی ہر ایک کے مسئلے حل کرنے کیلئے اور آئندہ بھی کر رہی ہے، اگر یہ ڈاکٹرز صحیح طریقے سے بات کریں تو یہ مسئلے آج میں نے دیکھے ہیں، یہ کوئی میرے پانچ منٹ کا کام ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کی مدد بھی کریں اور عوام کو نقصان بھی یہ پہنچائیں تو

میں اب بھی کہتا ہوں کہ ہسپتال جو بند کرے گا، یہ تو بہت کم سزا ہے ہم اور آگے جائیں گے، کسی کو اجازت نہیں کہ ہسپتال پر (تالیاں) کیونکہ ہم نے عوام کو Deliver کرنا ہے اور آگے یہ بھی بتاتا ہوں کہ جو سڑک بند کرے گا، میں نے پولیس کو کہا ہوا ہے کہ یہ عوام کیلئے تکلیف دہ ہے ٹریفک جام ہو جاتی ہے، لوگ پریشان ہو جاتے ہیں جس نے کسی اپنے محکمے کے خلاف کوئی آواز اٹھانی ہے تو جا کر اپنے محکمے کے سامنے آواز اٹھائیں، سڑکیں بند کرنا، ہسپتال بند کرنا، یہ بالکل غیر قانونی ہے۔ (تالیاں) میں کسی کو آرڈر نہیں کرتا کہ سڑک کھولو، میں کسی کو آرڈر نہیں کروں گا کہ ہسپتال کھولو، اگر غیر قانونی بند ہوا تو میں پولیس کے ساتھ حساب کتاب کروں گا، یہ Already میں پولیس کو کہہ چکا ہوں۔

جناب سپیکر: جی سلیم خان، محمد علی شاہ باچا، چلو محمد علی شاہ باچا بات کرلے گا جی۔

سید محمد علی شاہ: زه سی ایم ته دا عرض کوم جی چې چونکه روژه ده جی او احتجاج باندې دی، په سړکونو باندې دی، نو مونږه ټول درته ریکویسټ کوؤ جی چې خبره به په خبرو باندې ختمیږی په جهګړو باندې خبره نه ختمیږی نو زمونږه درته هم دا ریکویسټ دے چې یو کمیټی پکښې جوړه کړئ یا ئې رااوغواړئ چې د هغوی څه مسائل دی څه مطالبې دی چې کوم د کولو وی هغه به ترې اوشی او چې کوم د کولو نه وی نو هغه به اونی، ختمه به شی خو کم از کم هغه احتجاج به ختم شی۔ د روژې په خلې باندې جی پرون چې ورسره کوم عمل شوے دے په هسپتال کښې جی نو هغه زما په خیال په ټی وی باندې ټولو دنیا کتلے دے نو زمونږه-----

جناب وزیر اعلیٰ: دا کوم عمل چې د هغوی د مریضانو سره وو، د هغې سوچ نه کوئ د هغې سوچ هم پکار دے کنه؟

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب!

سید محمد علی شاہ: نقصان جی هم مریضانو ته دے۔

جناب سپیکر: ایک چیز ہے کہ-----

جناب وزیر اعلیٰ: دا کوم عمل د غریبانو مریضانو سره کیږی، ډاکټرز هسپتال بند کړی هغوی تباه و برباد بیماران پراته وی، د هغې عمل سوچ نه کوئ د چند

کسانو د پاره سوچ کوئ لیکن هغه غریبانان هسپتال کښې به څه کوی ستا بچے خو به بل پرائیویټ هسپتال لاړ شی، (تالیاں) دا نه ده خبره، عجیبه خبره ده۔

جناب سپیکر: جی، لطف الرحمان صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ان ڈاکٹروں کی ہڑتال کیوجہ سے 80 لوگ جان بحق ہوئے۔

جناب سپیکر: جی، لطف الرحمان صاحب!

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں حکومت کو جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈاکٹرز کوئی تقریباً سولہ سترہ دن تو یہاں پل کے نیچے انہوں نے کیمپ بنایا ہوا تھا، اس کے بعد انہوں نے میرے خیال میں بھوک ہڑتال کی، سٹرائیک کی، اس کے بعد ہاسپٹل میں انہوں نے دھرنا دیا، یہ ساری باتیں اپنی جگہ پہ ٹھیک ہیں لیکن پھر بھی حکومت جو ہے وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ ان کے، ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ کوئی غلط بھی کر رہا ہو حکومت کی نظر میں اگر وہ ان کو غلط نظر آرہا ہے اپنی جگہ پر لیکن ان کے ساتھ کوئی بیٹھ کے ایک طریقہ کار کے تحت ان کو واپس اپنی ڈیوٹیوں پہ لے جایا جاسکتا ہے اور چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ روڈ اور یہ ہم نے پولیس کو اختیار دیا اور روڈ کو نہیں بند کرنا چاہئیے، تو میں سمجھتا ہوں کہ جب اسلام آباد میں یہ سارے روڈز بند کرتے ہیں، وہ بھی روڈز ہوتے ہیں تو جمہوریت میں تھوڑی بہت گنجائش ہوتی ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

قائد حزب اختلاف: ایک منٹ، تھوڑی بہت، تھوڑی بہت گنجائش ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شہرام خان!

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! ایک منٹ۔

(شور اور تالیاں)

قائد حزب اختلاف: تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، لطف الرحمان صاحب، آپ بیٹھ جائیں میڈم! جی، لطف الرحمان صاحب!

قائد حزب اختلاف: میرا خیال یہ ہے، میرا خیال یہ ہے ذرا چیف منسٹر صاحب کی توجہ چاہیئے کہ اس میں ذرا دل بڑا کرنا ہوگا، برداشت کرنا ہوتا ہے حکومت کو، ان کا دل بڑا ہونا چاہیئے۔ تھوڑی بہت ان کے ساتھ Negotiation ہو جائے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ تو یہ ہونا چاہیئے یہ ہماری ریکویسٹ بھی ہے کہ اس پہ بات چیت ہو جائے، یہ جو معاملہ چل رہا ہے، یہ سارا ختم ہو سکتا ہے لیکن ان کے ساتھ کوئی بیٹھے، ذمہ دار لوگ بیٹھ کے ان کے ساتھ بات کریں۔

جناب سپیکر: جی، شہرام خان! شہرام خان، شہرام خان، شہرام خان وضاحت کر لیں تھوڑا، اس کے بعد سردار حسین صاحب! اس کے بعد آپ بات کر لیں، جی جی، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ ڈاکٹرز کے حوالے سے اصل میں میں ہوم پہ یعنی Policing پہ بھی آج میں بات کرنا چاہ رہا تھا اور چونکہ ابھی مجھے موقع ملا ہے تو دونوں باتوں کو نتھی کر کے کر لوں گا۔ کل ہمارے ہنگو ڈسٹرکٹ میں ایک ڈرون حملہ ہوا ہے ڈرون، ہنگو کا شلکانڈئی گاؤں ہے، میں صرف یہ یہاں پہ چونکہ فلور آف دی ہاؤس یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے دور حکومت میں اس طرح کے حملے ہوتے تھے ڈرون تو ہم پہ یہ الزام لگاتے تھے لوگ کہ اے این پی والوں نے امریکہ سے ڈالرز لئے ہیں اور یہاں پہ ڈرون حملے ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ پلیز، پلیز، پلیز آرڈر، آرڈر پلیز، آرڈر آرڈر، آرڈر پلیز۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز پلیز۔ پلیز جی۔

جناب سردار حسین: ماشاءاللہ مجھ میں سننے کی جرات ہے، ماشاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: ابھی یہ میں پوچھ رہا ہوں، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ابھی اسی دور حکومت میں یہ پتہ نہیں کونسا ڈرون حملہ ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسے عمران خان صاحب لے رہے ہیں، یہ پیسے سراج الحق صاحب لے رہے ہیں، یہ کون لے رہا ہے؟ اس کی وضاحت ہو جائے، ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب وضاحت کر لیں۔

جناب سردار حسین: ایک۔۔۔۔۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں بتاتا ہوں۔

جناب سردار حسین: بعد میں۔۔۔۔۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں بتاتا ہوں، میں بتاتا ہوں، دیکھیں اس وقت، اس وقت اگر ڈرون حملہ، ڈرون حملہ ٹرائبل ایریا میں ہوا ہے تو اس کا مطلب ہے آپ کہنا چاہتے ہیں کہ گورنر اور وزیر اعظم پیسے لے رہے ہیں، چونکہ ٹرائبل میں ہوا (تالیاں) تو وہ لے رہے ہوں گے عمران خان کا کیا واسطہ ہے، ہم تو اس کے مخالف ہیں، ہم نے احتجاج بھی کیا، ہمارے صوبے میں کریں گے ہم پھر احتجاج کریں گے تو آپ نے الزام لگا دیا کہ گورنر اور وزیر اعظم نے لئے، مذمت آئی ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔ جی سردار حسین صاحب! پلیز۔

جناب سردار حسین: بہر حال سپیکر صاحب! میں ریکارڈ کیلئے یہ بات کرنا چاہ رہا تھا۔ Secondly وزیر اعلیٰ صاحب نے، اور میرے خیال میں چیف ایگزیکٹیو کی موجودگی میں تو ہم سب کو خاطر کرنا چاہیئے اور پھر حکومتی ارکان کو بہت زیادہ احترام کرنا چاہیئے، ان کو خاموش رہنا چاہیئے۔ Secondly ہیلتھ کے حوالے سے جو کل ہوا ہسپتال میں یا جو کچھ آج ہوا، آج بھی ہوا، ظاہر ہے حکومت کے پاس اختیار ہے اور چیف ایگزیکٹیو صاحب نے ایک آرڈر بھی وہ کیا کہ یہ سزا کم ہے اور بھی سخت سزا ان کو دیں گے، ہم تو رائے دے سکتے ہیں، میں بھی یہ تجویز دوں گا، میں بھی یہ رائے دوں گا کہ اس طرح تو مسائل حل نہیں ہوں گے، اسی طرح اگر مسائل حل ہوتے تو یہ تو ہم نے آپ لوگوں سے سنا ہے، عمران خان صاحب نے ساری قوم کو بتایا کہ 126 روز کے دھرنے نے قوم کو شعور دیا یعنی قوم کو اپنے حق کیلئے آواز اٹھانے کا طریقہ سکھایا ہے، یہ عمران خان سے ہم نے سنا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: تو اگر پھر بھی، پھر بھی ہم نے سنا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: یرہ آپ لوگ برداشت پیدا کریں، پہلے سیاست میں برداشت بہت ضروری ہوتا ہے، برداشت پیدا کریں، سننے کی قوت پیدا کری،ں اس طرح تو کام نہیں چلے گا نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ادھر ہوں، ادھر، ادھر۔

جناب سردار حسین: یعنی یہ اندازہ کس طرح ہو گا کہ آپ لوگ بہت زیادہ زور آور ہیں کہ ہم بہت زیادہ زور آور ہیں تو اب آپ یہ ذرا مہذب طریقے سے بات کریں گے۔۔۔۔۔

حزب اختلاف کے اراکین: بچہ ہے، بچہ ہے۔

جناب سردار حسین: یہ بھی غلط ہے، یہ بھی آپ نہ کریں، یہ بھی آپ نہ کریں۔ پلیز، پلیز، پلیز یہ بھی نہیں کرنا چاہیئے، برداشت پیدا کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دیکھیں عمران خان کا، یہ اسلام آباد، اسلام آباد کو بند کرنا، رائیونڈ پہ حملہ کرنا، یہ اگر آج ڈاکٹرز غلطی پہ ہیں بقول حکومت، ان کے ساتھ بیٹھنا ہو گا، ان کو سننا ہو گا، ان کو Convince کرنا ہو گا، لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اذان، اذان۔

عصر کی اذان

جناب سپیکر: جی، بس سردار حسین صاحب! پلیز آپ مختصر کریں۔

جناب سردار حسین: زہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ ریکویسټ کومہ، روژہ هم دہ او دا ینګ ډاکټرز چې دی دا پورہ ډیر وخت نہ پہ هړتال باندې ناست دی نو زہ ریکویسټ کوم چې هسې هم روژہ دہ او پہ دیکښې خو مونږ ټولو مسلمانانو تہ هم دا درس راکوی چې مونږ بخښنہ اوکړو، مونږ معافی اوکړو، مونږ برداشت ځان کښې سیوا کړو۔ زہ صرف ریکویسټ کوم، ریکویسټ کوم چې تاسو یو کمیټی

جوړه کړئ، د هغوی سره به کښېنو او چې کومې جائزې خبرې دی، جائزې خبرې دی هغه به هم واؤری۔ که کومې ناجائزه خبرې دی هغه به هم واؤری خو زما دا خیال دے چې په دې روژه کښې دا کوم ماحول جوړ دے، دا ماحول چې دے دا مناسب نه دے۔ لهذا زه بیا ریکویسټ کوم چې یو کمیټی تاسو جوړه کړئ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب، جی!

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! ابھی کوئی گھنٹہ پہلے ہماری سیکرٹری ہیلتھ اور منسٹر ہیلتھ سے ڈسکشن ہوئی اور میں یقین دلاتا ہوں کہ تقریباً مسئلے ہم نے حل کر دیئے، صبح تک ایک ایسا مسئلہ ہے جو بالکل ناجائز ہے، باقی تقریباً سب ہم Agree کر گئے ہیں، ان شاءاللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شہرام خان! کوئیک پلیز، نماز کا، شہرام خان! پلیز۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جی۔ میں تھوڑا سا اس ہاؤس کو بریف کر دوں، بتانا بہت ضروری ہے۔ دیکھیں ڈیموکریٹک گورنمنٹ ہے، یہ ہاؤس سارا Elected ہے، ان کو یہاں پہ ووٹ ملا ہے، عمران خان صاحب نے ایک آواز دی جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ اپنے حق کیلئے کھڑے ہو جائیں، بالکل کھڑے ہونے سے کسی کو کوئی نہیں روک رہا، حق کیلئے کھڑا ہونا چاہیئے لیکن جس طریقے سے کھڑا ہوا جا رہا ہے، یہ غلط ہے، جو میرے بھائی نے کہا کہ مسیحا، وہ چند مسیحاؤں کی میں ویڈیو آپ کو دکھا دوں کہ رات کے دو بجے دنیا کے کسی مہذب معاشرے میں ڈاکٹرز آ کے رات کو دو بجے آپریشن تھیٹر کے تالے میں ایلفی ڈال رہا ہے، وہ چند ڈاکٹرز وہ اتنے بڑے مسیحا گروپ کو Represent نہیں کر رہا لیکن ایک بدنام کرنے کی کوشش کی جاری ہے، تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ جو تالوں میں ایلفی ڈال رہے ہیں، وہ مسیحا بالکل نہیں ہیں لیکن جو باقی ڈاکٹرز ہیں وہ بالکل مسیحا ہیں۔ وہ جو ایچ ایم سی میں جنہوں نے کل ہڑتال کو ناکام بنایا، وہ مسیحا ہیں جنہوں نے Patient care کو برقرار رکھا وہ مسیحا ہیں وہ نرسز، وہ پیرامیڈیکس، وہ چوکیدار، وہ پولیس، وہ ایڈمنسٹریشن، وہ مسیحا ہیں جنہوں نے مریضوں کو سروس ڈیلیوری دی لیکن حکومت Negotiations کرے گی، حکومت گزارا کرے گی لیکن حکومت کبھی بلیک میل نہیں ہو گی، یہ میں بالکل کلیئر کہہ دیتا ہوں،

(تالیاں)   اس میں ہم بلیک میلنگ میں نہیں آئیں گے،ایک۔دوسری بات یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے جس طرح بتایا، جو جائز مطالبات ہیں، میں اس ہاؤس کو، میڈیا بھی دیکھ رہا ہے،ان کی وساطت سے بتانا چاہتا ہوں کہ آج خیبر پختونخوا کا ڈاکٹر جو تنخواہ لے رہا ہے، پورے پاکستان میں کوئی ڈاکٹر کسی صوبے میں نہیں لے رہا، یہ اس حکومت نے کیا ہے، 3200 ڈاکٹرز کی Positions create کیں اس صوبے کے عوام کیلئے اور ان ڈاکٹرز کیلئے کیں، آج Trainee Medical Officer ایک لاکھ روپے Stipend لے رہا ہے، پورے پاکستان میں کوئی نہیں لے رہا، یہ چالیس ہزار سے اوپر گیا ہے۔ آج ہاؤس آفیسر بیس، پچیس ہزار سے اس کا Stipend ساٹھ ستر ہزار پہ گیا ہے، یہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے دیا ہے۔ Four tier formula کہ ایک ڈاکٹر سترہ گریڈ میں بھرتی ہوتا تھا اور سترہ گریڈ میں ریٹائر ہوتا تھا۔ اس حکومت نے Four tier formula دیا Four tier جس میں گریڈ اٹھارہ میں پوزیشنز بڑھائی گئیں، گریڈ انیس میں گریڈ بیس میں کہ جو Capable ہے جس میں Capacity ہے ترقی جس کی ہونی چاہیئے، وہ سارے ڈاکٹرز پروموٹ ہوں، وہ اسی خیبر پختونخوا کی حکومت نے کیا،   (تالیاں)   وہ اسی خیبر پختونخوا کی حکومت نے کیا۔ وہ چند لوگ وہ کھڑے ہوکے لوگوں کو، Patients کو باہر نکال رہے ہیں ہسپتال سے، یہ ظلم ہے۔ ہم چند، بالکل ہم بات کریں گے، ہم ضرور بات کریں گے لیکن ہم بلیک میل کبھی نہیں ہوں گے اور ہم اس بات پہ کلیئر ہیں کہ انہی کے برادری کے لوگ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی تنخواہیں پوچھ لیں، ان کی پروموشن پوچھ لیں اور جس بھائی نے بات کی کہ جی بڑا ظلم ہوگیا، یہ ظلم کل آپ نے پنجاب میں نہیں کیا تھا کہ ڈنڈے اٹھاکے اور کچھ بھی نہیں دیا تھا ان کو،   (تالیاں)   ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دی ان کو۔ خیبر پختونخوا کی حکومت نے چار سال اور آگے بھی ان شاءاللہ ان کو سینے سے لگاکے رکھا ہے جو کل حرکت ہوئی ہے، اس پہ ہمیں افسوس ہے، ہم خوش نہیں ہیں لیکن وہ کیوں ہوا؟ جب وہ ہسپتال بند کررہے تھے، بیماروں کو باہر نکال رہے تھے، مسئلہ بنا رہے تھے، ایڈمنسٹریشن کی اتھارٹی تھی وہ نہیں رک رہے تھے، ان کو مجبوراً باہر نکالنا پڑا۔ ہم بالکل اس پہ خوش نہیں ہیں لیکن جو ان کے جائز مطالبات ہیں اور پنجاب میں جو سٹرائیک ہورہی تھی ڈاکٹرز کی، وہ کس چیز پہ ہورہی تھی کہ جو مراعات خیبر پختونخوا کے ڈاکٹرز کو مل رہے ہیں، وہ پنجاب میں بھی دیئے جائیں، یہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے کیا ہے

(تالیاں) تو ہم نے اتنا کیا ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ روزہ ہے گزارہ ہونا چاہیئے جس طرح مولانا صاحب نے کہا، بابک صاحب نے کہا باقی میرے بھائیوں نے کہا، چیف منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے، ہم نے تھوڑی دیر پہلے بھی جو ان کے جائز مطالبات ہیں ہم بالکل مانیں گے، فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں سارے مانیں گے جس میں نہیں ہو سکتا وہ ہم نے کلیئر کہا اور انہوں نے جو سولہ دن کی ہڑتال کی ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ان کے پاس گئے ہیں، ان سے بات کی ہے۔ یہ سامنے ایک چیز ہوتی ہے اور پیچھے کوئی اور چیز ہوتی ہے۔اس وجہ سے یہ مسئلے بن رہے ہیں لیکن Overall ڈاکٹرز کمیونٹی کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، فلور آف دی ہاؤس ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں Specially ایل آر ایچ کی ایڈمنسٹریشن کو، ایل آر ایچ کے سارے ڈاکٹرز سٹاف کو جنہوں نے کل بھی اور آج بھی ایک سیکنڈ کیلئے ہسپتال بند کرنے کی کوشش کو ناکام بنایا، ایچ ایم سی کو بند کرنا ناکام بنایا اور ہسپتال میں سارے مریض جو آئے تھے، ان کو وہ سروسز Provide کیں جن کیلئے وہ غریب لوگ، مسکین لوگ، تکلیف دہ لوگ ہسپتال آئے تھے اور جو سروسز مانگ رہے تھے۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 35 billion, 49 crore, 63 lac, 85 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 24, 24, Sikandar Khan Sherpao.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao {Senior Minister (Irrigation)}: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that a sum not exceeding rupees 03 billion, 76 crore, 25 lac, 37 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Irrigation Department.

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 03 billion, 76 crore, 25 lac, 37 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending

30th June, 2018, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 25, Special Assistant.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): On behalf of Chief Minister

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50 کروڑ 42 لاکھ 6 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صنعت و حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 50 crore, 42 lac, 06 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 26, honourable Minister for Mineral Development.

Ms: Anisa Zeb Tahir Kheli (Minister for Mineral Development): I beg to move that a sum not exceeding rupees 56 crore, 57 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Mineral Development & Inspectorate of Mines.

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 56 crore, 57 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 27, Special Assistant to honourable Chief Minister, Minister for Information.

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: انڈسٹریز، انڈسٹریز۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ جی جی۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 کروڑ 13 لاکھ 89 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 15 crore, 13 lac, 89 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Stationery and Printing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 28, Shakil Sahib.

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 51 کروڑ 68 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 51 crore, 68 lac, 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 29, Special Assistant to honourable Chief Minister.

جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم): On behalf of honourable Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 25 کروڑ 11 لاکھ

7ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم اور افرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 02 billion, 25 crore, 11 lac, 07 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Technical Education, Manpower and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 30, honourable Minister for Labour.

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنی ترقی):</u> جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40 کروڑ 52 لاکھ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 40 crore, 52 lac, 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 31, Minister for Information, please.

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات):</u> جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 35 کروڑ 85 لاکھ 8 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات و تعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، سردار حسین خان، پلیز دو منٹ۔

جناب سردار حسین: شاه فرمان صاحب له خو به مبارکی هم ورکړمه نوي وزارت ورته ملاؤ شوے دے، ما وئیل چې اول ورله مبارکی ورکړمه او بیا مې وئیل چې لږ سپیکر صاحب! چې دا څومره اخبارات دی، زمونږه چې اے بی سی سرټیفائیډ دی۔ اشتهار چې انفارمیشن ډیپارټمنټ ورکوی دې صوبه کښې نو د هغې د پاره څه طریقه کار جوړ شوے دے یا کیټګریز دی۔ مثال زمونږ دلته ریجنل اخبارات دی، نیشنل اخبارات دی، انټرنیشنل اخبارات دی او پکښې لوکل هم ډ سټرکټ کښې هم اخبارات راوتې دی نو چې د هغه اشتهاراتو ورکولو چې دے په هغې باندې ما وئیل که لږ دغه اوشی نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان۔ بس پلیز وہ، جی جی۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! د انفارمیشن منسټر صاحب نه یو تپوس کومه چې آئے روز صحافیانو باندې هغوی ته تحفظ نه دے حاصل۔ هغه بله ورځ هم په هری پور کښې واقعه اوشوه۔ په نورو صوبو کښې ما اؤریدلې دی چې د صحافیانو د تحفظ د پاره او فیډرل لیول باندې هم، مرکزی لیول باندې هم د هغوی د پاره، د صحافیانو د تحفظ د پاره بل لګیا دے او حکومت اقدامات کوی، دا سا څه خبره زیر غور شته؟

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان خان! پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: بالکل جناب، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آنریبل ممبر کو یہ بتادوں کہ صحافی برادری ادھر بیٹھی ہوئی ہیں۔ جو پہلے انفارمیشن منسٹر تھا، اس دوران ان کی Residential کالونی کا ایشو تھا، وہ بھی ہم نے ان کی فیسز معاف کرائیں اور یہ واحد صوبہ ہے اور یہ پہلا صوبہ ہے کہ جس نے جرنلسٹس کیلئے انڈومنٹ فنڈ کا قیام عمل میں ہم لے آئے اور ہم نے Precedent بنایا اور پاکستان، فیڈرل گورنمنٹ کیلئے بھی بنایا اور باقی صوبوں کیلئے بھی بنایا۔ اگر سیکورٹی کا ایشو ہے تو ان شاء اللہ ان کے عہدیداران کے ساتھ بیٹھ کے جو بھی ان کی Requirements ہوں گی، وہ ہم پوری کریں گے۔ بابک صاحب نے سوال اٹھایا، بالکل ایک پالیسی ہے۔ ایک پالسی کے تحت اخبارات کی کیٹگریز بھی ہیں، ریجنل، ریجن کے

حوالے سے بھی ہے لیکن چونکہ میں، مجھے کوئی دس پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ اگر بابک صاحب کو خاصکر کسی پوائنٹ کے اوپر اعتراض ہو تو That is will taken, that will be built لیکن آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کے ساتھ پھر میٹنگ کر لیں گے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: آپ، آپ مجھے بتا سکتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 35 crore, 85 lac, 08 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Information & Public Relations? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 32.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao {Senior Minister (Irrigation)}: Thank you Mr. Speaker. Sir, I beg to move that a sum not exceeding rupees 63 crore, 50 lac, 75 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Social Welfare, Special Education & Women Empowerment Department.

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 63 crore, 50 lac, 75 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Social Welfare, Special Education and Women Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 33.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 کروڑ 49 لاکھ 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے

ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 23 crore, 49 lac, 42 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Zakat & Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 34.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 52 ارب 60 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 52 billion, 60 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Demand is granted. Demand No. 35, honourable Minister for Food.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): شکریہ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 90 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم برائے گندم Subsidies کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding 02 billion, 90 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of

Subsidies? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 36.

Minister for Finance: 36?

Mr. Speaker: 36.

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 28 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری و طے شدہ حصہ داری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 28 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Government Investment and Committed Contribution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 37, honourable Minister for Auqaf.

وزیر زکواۃ و عشر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 96 لاکھ 17 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 09 crore, 96 lac, 17 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Auqaf, Religious, Minority & Hajj Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 38.

جناب محمود خان (وزیر کھیل و ثقافت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 57 کروڑ 36 لاکھ 50 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت و عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 57 crore, 36 lac, 50 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Sports, Culture, Tourism & Museums? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 39.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 ارب 2 کروڑ 8 لاکھ 4 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کا غیر تنخواہی حصہ یعنی District Non-salary کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 21 billion, 02 crore, 08 lac, 04 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of District Non-salary? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No .40, Senior Minister for Local Government.

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 ارب 18 کروڑ 74 لاکھ 39 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران گرانٹ ٹو لوکل کونسلز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 05 billion, 18 crore, 74 lac, 39 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Grant to Local Councils? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. 41, Demand No. 41.

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 87 لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 03 crore, 87 lac, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 42, Senior Minister for Local Government.

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ ایک کھرب 21 ارب 37 کروڑ 78 لاکھ 73 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو

کہ 30جون 2018کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کا تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 01 trillion, 21 billion, 37 crore, 78 lac, 73 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of District Salary? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 43, Minister for Law, Minister for Law, Abdul Haq Sahib, Abdul Haq Sahib!

جناب عبدالحق خان (مشیر برائے بین الصوبائی رابطہ): سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5کروڑ 65لاکھ 24ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2018کو ختم ہونے والے سال کے دوران آئی پی سی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 05 crore, 65 lac, 24 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Inter-Provincial Coordination? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 44, Minister for Energy & Power.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے انرجی اینڈ پاور): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9کروڑ 5لاکھ 74ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2018کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 09 crore, 05 lac, 74 thousand only, may

be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 45.

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ): On behalf the Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 26 کروڑ 29 لاکھ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 26 crore, 29 lac, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Transport and Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 46.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 53 کروڑ 41 لاکھ 86 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 04 billion, 53 crore, 41 lac, 86 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Elementary and Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 47, Minister for Law.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 95 کروڑ 62 لاکھ 70 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد، بحالی، آبادکاری اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 04 billion, 95 crore, 62 lac, 70 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Relief, Rehabilitation and Settlement? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 48.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 59 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیاں Loan & Advances کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 59 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Loans and Advances? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 49.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 85 ارب 82 کروڑ 74 لاکھ 71 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی

جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران State Trading in Food Grains and Sugar کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 85 billion, 82 crore, 74 lac, 71 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of State Trading in Food Grains & Sugar? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 50, P&D.

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 22 ارب 30 کروڑ 49 لاکھ 53 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 22 billion, 30 crore, 49 lac, 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 51.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ لوکل گورنمنٹ کی کتنی ڈیمانڈز ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): اصل میں لوکل گورنمنٹ Basically یہ جو ایجوکیشن کے پیسے جاتے ہیں، ہیلتھ کے ڈسٹرکٹس کے اندر، وہ بھی لوکل گورنمنٹ کے تھرو جاتے ہیں تو ان کی ڈیمانڈز زیادہ ہیں۔ لوکل گورنمنٹ کے سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ اچھا جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 ارب 16 کروڑ 50 لاکھ 5 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 17 billion, 16 crore, 50 lac, 05 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Rural and Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 52.

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 ارب 16 کروڑ 3 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 05 billion, 16 crore, 03 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 53, Atif Khan.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 ارب 32 کروڑ 19 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے پیش کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 20 billion, 32 crore, 19 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Education and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 54, Senior Minister for Health.

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب 23 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 12 billion, 23 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Health Services? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 55.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao {Senior Minister (Irrigation)}: Mr. Speaker Sir, I beg to move that a sum not exceeding rupees 07 billion, 09 crore, 11 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Construction of Irrigation Department.

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 07 billion, 09 crore, 11 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Construction of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 56.

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جی، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 ارب 73 کروڑ 9 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 13 billion, 73 crore, 09 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Construction of Roads, Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 58.

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 28 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 28 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of District Programme? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 59 and last.

جناب عبدالحق خان (مشیر برائے بین الصوبائی رابطہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 82 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 82 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2018, in respect of Foreign Aided Projects? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Thr 'Ayes' have it. Demand is granted.

فنانس بل مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

جناب سپیکر: فنانس بل، آئٹم نمبر 5 اینڈ 6۔ مظفر سید! پلیز کہ لږ Fast کړے شی نو مهربانی به وی۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): اوکے جی۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا فنانس بل 2017 کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill.

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: وہ آگے ہے۔ The Bill, therefore, the question before House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Ji, Muhammad Ali Shah Bacha, Muhammad Ali Shah Bacha.

Syed Muhammad Ali Shah: I beg to move that in Clause 3, in table, specified in Appendix-II, serial No. 31 may be deleted.

جناب سپیکر صاحب! دیکښې دې درزیانو باندې چې کوم ټیکس لګیدلې دے نو که په درزیانو باندې څومره ټیکس اولګوئ خو زور خو بیا ټول عوامو ته رااوځی ځکه چې سلائی خو که خان دے او که غریب ټول تقریباً کپړے دغه کوی نو زما دا ګورنمنټ نه ریکویسټ دے چې کم از کم د ټیلرنګ شاپ نه دا ټیکس ختم کړئ۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! پلیز۔

وزیر خزانه: جناب سپیکر صاحب! پرون په اسمبلئ کښې ما خبره هم کړې ده او د ګورنمنټ Consensus په دې برابرېږی چې 31 a، دا د بل نه Appendix-II کښې د بل نه حذف شی۔

Mr. Speaker: Okay, you agreed?

وزیر خزانه: یو سره، د a سره باقی سره نه یو Agree۔

جناب سپیکر: a سره Agreed۔

وزیر خزانه: باقی سره نه یو Agree۔

Mr. Speaker: Okay, the Government agreed to the amendment in para a of serial No. 31-----

سید محمد علی شاه: دیکښې دا ده چې Waistcoat هم خلق ګنړی، کوټ هم پکښې ګنړی، کپړے هم پکښې ګنړی نو دا اوس صرف په قمیص پرتوګ باندې ټوټل---

وزیر خزانه: کوټ او د هغې دغه شلوار قمیص ګنړی، هغه-----

سید محمد علی شاه: دیکښې سپیکر صاحب! کنفیوژن به پیدا کیږی کنه جی۔ دا به څوک دغه کوی Clarify کوی چې ما ورله سوټ راوړو، ما ورله قمیص راوړو یا ما ورله Waistcoat راوړو۔

Mr. Speaker: Ji, quick.

وزیر خزانه: سپیکر صاحب! بس مونږه د دې 31 a سره Agree یو باقی سره نه یو Agree او د دغې سره Agree نه یو۔

Mr. Speaker: Okay. The Government agreed to the amendment in para a of serial No. 31. Now I put it to the House that the amendment, agreed by the Government, may be-----

(Interruption)

Mr. Speaker: May be deleted, may be deleted-----

(Interruption)

جناب سپیکر: a, a، ہاںYesوہی والا۔

(Interruption)

Mr. Speaker: Now I put it to the House that the amendment, agreed by the Government, may be deleted and motion of the honourable Member as amendment to that extent, para b and d of serial No. 31 also stand part of the Bill. Clause No. 4, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 4 stands part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

فنانس بل مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا فنانس بل 2017 کو منظور شدہ ترمیم کے ساتھ پاس کیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب کل ان شاءاللہ تعالیٰ تقریر کریں گے۔

منظور شدہ اخراجات کے توثیق شدہ جدول برائے مالی سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 07. Honourable Minister for Finance, to please lay on the table of the House the-----

Minister for Finance: Thank you Speaker Sahib. I beg to lay on the table of the House the Authenticated Schedule of Authorised

Expenditues of Annual Budget for the year 2017-18 under Article 123 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Speaker: It stands laid. The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon, tomorrow.

چیف منسٹر صاحب کل خطاب کر لیں گے۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 15 جون 2017ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)